

U0392

10/1  
20/1/20









## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة علی محمد وعلیٰ آہل بیئہ الہدایہ الطیبین الطاہرین  
 اما بعد میں کتابہ بندہ گنہگار محتاج شفاعت امہ اطہار اجماعی عفو بر قو  
 رضی بن غنی العقیلی عفی اللہ عنہ عن براہمہا کہ یہ رسالہ مختصر ہے جو متوفی  
 مسائل فقہ اور اکثر احکام متعلقہ طہارت و صلوٰۃ و صوم کے کہ جو اجماع پر  
 یا مشہورین بیان فقہانی اعلام علیہم رضوان اللہ الملیک العلّام  
 یا موافق امتیاز کے ہیں زبان فارسی واسطے انتفاع عامہ مومنین و طالبات  
 احکام شریعت میں کے بنا بر فرمائش الشریعہ باب جلالت انتساب کو بسی تم  
 و محلات مالا کلام بیوان شائستہ و سلوب باستہ علی ہر ایرایہ جمیع و تالیف

اگر کسی شخص حال ہو کہ اس جمیع تالیف کو وسیلہ نجات اخروی قرار دے  
 اور باعث سعادت دنیات مولف غافل کثیر المعاصی کو اس کے اور خدمت بلکہ  
 ایمانی میں عرض رساند کہ اس سالہ سحر جب منتفی ہوں مولف کو بدعاسی خیر یا  
 فرمائیں اور جس مقام پر اس جاہل پچھان نہ تقصیر و غلط واقع ہوئی ہو اس کی

اصلاح میں دربلغ نہ کریں اور اس سال کا نام رکھا سمجھتے ہو منہ میں اور مرتبہ ہوا  
 اوپر ایک تہہ اور تیسری باب اور خاتمہ کے واللہ الموفق والمعين سب  
 اجتہاد اور تقلید کے بیان میں ہو پس مخفی نہ رہے کہ بعد اصول خمسہ کے احکام  
 شرع میں حضرت سید المرسلین کا جتنا ضرور اور لازم ہو اس لیے کہ پیدا ہونا  
 انسان کا اس جہان میں حصہ بننا برزخاۃ اور عبادت خالق حقیقی کو جو  
 تازیہ و آخروی حاصل کرے اور حیات ابدی میں اس کو کام آسے ہر چند کہ جناب  
 ربی کے کی عبادت اور بندگی کا محتاج نہیں کہ سوا سطر کے کامل بالذات اور مستغنی  
 الصفات بزرگوار فرما اسکا بندہ کی اہم مائش میں ساتھ کالیف شرعیہ کے  
 تعریف میں قرآن اہل کراڑوی عمل کے اسیان ہر ایک کا مطیع اور  
 ماضی و حاضر غلام میں حاصل ہوا و حجت خدا تمام ہو پس اب لازم یہ ہے  
 وہ سطر مابعد داری خالق کے اطاعت اور عبادت میں مصروف ہو جائے اور  
 اور اللہ تعالیٰ غیر متناہی کا ہو لیکن چونکہ اکثر احکام ربانی بے واسطہ انبیاء  
 و انبیاء الاحرام کو خالق تک نہ پہنچ سکتے تھے لہذا ازراہ لطف عنایت کو  
 واسطے ان کی ہدایت کے ان کو پیغمبر مقرر کیا گیا تا بہر شہر و بقع بعض احادیث کہ ایک  
 کمرہ چوبیس ہزار تھے اور ہر ایک پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے سب پیغمبروں سے بہتر اور  
 افضل ہیں اور ان پیغمبروں میں تم کی تہذیب و انوار کوئی پیغمبر نہ ہو گا پس وہ جناب  
 محمد کرامت محمد میں تبلیغ احکام شریعت فرماتے تھے اور وہ منہ خالق اللہ تعالیٰ  
 بنیدیم و رضا و نگو بجا لاتے تھے لیکن اس جناب کو انیس کے بعد ہدایت خلق کی  
 اپنی بعد بھی بہت تھا و ان کو اہل بیت کہ باب میں کہ محافظان شریعت و اہل  
 امت بعد اس جناب کو تھے اکثر تمام منظر نظر رہتا تھا چنانچہ پیغمبر اپنی  
 وفات کو ارشاد فرمایا اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ الثَّقَلِیْنِ کِتَابُ اللّٰهِ وَ عَلَیْکُمُ الْمَسْأَلَةُ

تَسْلُوا بَعْدَ حَيِّ حَتَّى يَرُدَّكَ عَلَى الْخَوْضِ يَعْنِي اُسے گروہِ خلوت  
 ورسے جاتا ہوں دو چیزیں بزرگ ایک کلام اللہ دوسرے  
 میرے و نو بعد ائمہ ہونکو جب تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں  
 میں دونوں کی طرف رجوع کر گیا بعد میرے وہ گمراہ نہوگا اور یہ حدیث  
 اہل بیت علیہم السلام اور اہل بیت و اوصیا اوس جناب کو بارہا میں کہتا  
 کہ ایک کرار شاہ فرماتے تھے چنانچہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے  
 اَلَا يَسْمَعُ الْاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُولِيَ الْاَمْرِ  
 یعنی عرض کی مینی یا رسول اللہ اطاعت خدا اور رسول کی تو  
 میں نے یہ سنا کہ اہل ایمان اہل الامر کون ہیں کہ جنکی اطاعت خدا و اساتھ اطاعت  
 خدا کی ہے میرا واجب کی ہے ایسے جناب فرمایا کہ اہل جابر اہل الامر  
 جناب ہیں اور بعد ائمہ کو حسن علی اور بعد ائمہ کو حسین اور بعد ائمہ کو  
 حسین بن علی اور بعد ائمہ کو محمد بن علی کہ تورات میں ملقب  
 ہے جابر بن قحطریہ تہا و نسو ملاقات کر گیا پس اس وقت سلام میرا  
 بعد ائمہ کو جعفر صادق علیہ السلام اور بعد ائمہ کو موسیٰ کاظم علیہ السلام اور بعد ائمہ کو  
 علی الرضا اور بعد ائمہ کو محمد تقی علیہ السلام اور بعد ائمہ کو علی نقی علیہ السلام اور بعد ائمہ کو  
 محمد علی اور بعد ائمہ کو قائم آل محمد علیہ السلام اور ہم کینیت میرا کہ یہ سب  
 اہل امام اور پیشوا ہیں ہر مسلمان کو اور حجت الہی ہیں اور تمام خلق کو  
 انہیں کی یہ کوئی سمجھ کر اوس جناب فرمایا اظہار وصایت اور امامت سے  
 ان کی اور امامت کو سال پر چھوڑ کے اس جہان فانی سے ملک بقا کو  
 ان سے راہروی بلکہ ان پر حضور میں حکم خداوندی یہ رغدیر خم میں علی بن  
 ابی طالب اور جانشین مقرر کیا بنا بر روایات فقہ ربیعین کے

چہ فرمایا میں کہتے ہو کہ لا فاعلیٰ ثم ہو کہ لا اللہ قال من والاکہ و عادی من  
 عادیاکہ و اخص من اخصک و اخصک من حدک و العن من ظلم۔  
 یعنی جس کا میں مولا ہوں اوس کا علی بھی مولا ہے خداوند دوست رکھے اوس کو  
 جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اس کو جو علی کو دشمن رکھے اور مدد کر اوس کی  
 جو علی کی مدد کرے اور بخذول کر اوس جو علی کی اعانت نہ کرے یا جو اہل بیت کو اوس پر  
 و علی پر ظلم کرے پس ہو جب حکم اوس جناب کو تاحی عورت اور مرد و صاحب  
 اور انصار و مہاجر نے جناب علی ابن ابی طالب سے بیعت کی آزان باہر بیعت کی  
 ہی بیعت کی اور کھینچ بیچ لاک یا علی اصبحتم ہو کہ لا بی و قس لے  
 علی المؤمنین و المؤمنات یعنی مبارک ہو تم کو امی علی امامت اور امارت و نورانی  
 سر تم مولا میرے اور مولا جمیع مومنین اور مومنہ کو ہو پس اوس وقت جب رسول  
 ص ب جلیل سے یہ آئے لا الہ الا انتم اکملت لکم دینکم و اتممت  
 علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا یعنی جناب قدس اس  
 نہ مانا ہو کہ اب تک دن کامل کیا مینی ہمارے دین کو اور تمام دین کو اب  
 تمہارا نعمت اپنی اور پسند کیا میں نے و اسے تمہارا دین اسلام کو پس حضرت  
 نے تکبیر کھی اور فرمایا الحمد للہ بحسبہ اکتمال الدین و اتمت النعمۃ  
 رحمہم اللہ برسالتی و ولایۃ علی من بعدی یعنی شکر کرتا ہوں میں  
 اپنے پروردگار کا کہ کامل کیا اوس دین کو اور تمام کی اوس نعمت اپنی اور  
 رب میرا ساتھ رسالت میری کو اور ولایت علی کی بعد میرے لیکن  
 یہ کائنات کی از بسکہ سابق ہی اکثرین کو دلو مین اہل بیت نبی  
 کہنے نہ مان تھا اوس کو خطاب کیا اور بطرف آرا کا سد و اپنی کو جو  
 السلام بطرف ہوا ہیکہ حق کو اوف کو حیدر۔



اگر نبی مجتہد جامع الشرط مجتمع ہوں اور علم و کمال میں  
 نہ مساوی رکھتا ہوں تو مخیر ہے کہ جسکی چاہو تقلید کرو مگر اوس صورت میں  
 ایک مسئلہ میں ایک مجتہد کی تقلید کر کے عمل کر چکا ہو تو دوسرے مجتہد کے  
 عمل پر عمل کرے اور سکویر ہم کرے احوط ہو اگرچہ پشلاو سکو جب کوئی صورت  
 پیش ہو تو دوسرے کی رائے پر عمل کر سکتا ہو اور اگر اوس سے بہتر ہو تو رجوع  
 و سبکی طرف کرے کسواسطو کہ رجوع طرف فاضل کو ترجیح رکھتی ہو پس علماء  
 نہایت خاتم المسلمین کو امانت داریہن اور متبعین میں مثل پیغمبر ان نبی سزا  
 ہے ہن چنانچہ جناب رسالت مآبؐ مآثورہن علماء امتی کا نیکہ بیٹے  
 سزا اٹیل یعنی علمامیری امت کو مثل پیغمبر ان نبی اسسائل ہن اور مراد  
 علماء و مجتہدین ہن نہ ائمہ معصومین اسواسطو کہ بعض احادیث سے مستفاد  
 ہے کہ ان ائمہ علیہم السلام پیغمبر ان سلف سے سوا ہمارے پیغمبر سے اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کا افضل ہن اور بے اجتہاد یا تقلید کو عبادات بلکہ معاملات ہی  
 پانچ اور تاسدین جب مخالف حکم مجتہد حجتی کے ہوں اور ان مضامین پر  
 حدیث بہت ہو لالہ کہتے ہن باب اول بیان مسائل طہارتین  
 ہے اور اسہن کئی مطلب ہن مطلب پچھلا او ان چیزوں کو احکام میں  
 رجوع نجاست ہو پاک کرنے والی ہن اور وہ کئی ہن پچھلی آب مطلق یعنی  
 پانی ہے کہ وہ ہر چیز کو پاک کرتا ہو جو قابل پاک ہونیکو ہے بخلاف آب نہ  
 مثلاً آب انار اور گلاب کو اور آب مطلق کی کئی قسمیں ہن قسم پچھلی آب  
 سبب اور آب جانی و پانی ہو کہ ماوہ او چشمہ سے آتا ہو پس مجب و ملاقات نجاست  
 ہن ہوتا و قتیکہ سبب عین نجاست کو رنگ یا بو یا خور او سکا  
 ہن و خواہ کہ کم ہو خواہ زیادہ بنا بر قول مشہور کہ اگرچہ کما ہونا احتیاج

قسم دوسری آب ایستادہ ہو اور آب ایستادہ وہ پانی ہے کہ چشمہ میں نہ  
 پس اگر کسی کم ہو تو بجز ملاقات نجاست کو نجس ہو جاتا ہے اور اگر کبھی  
 تو نجس نہیں ہوتا جب تک کہ بسبب عین نجاست کو رنگ یا بو یا عذراؤں کا  
 متغیر نہ ہو اور بنا بر مذہب قمیین کی ستائش بالشت ہو اور بنا بر مذہب  
 مشہور کو بیا لئیل بالشت اور سات ثمن بالشت ہو اور مراعات قول  
 مشہور احوط ہے قسم تیسری آب حمام ہو حمام کہ چھوڑی حوضوں کا بھی  
 پانی بجز ملاقات نجاست کو نجس نہیں ہوتا جس وقت کہ وہ کسی ملوہوں اور  
 احوط یہ ہے کہ مادہ کرے زیادہ ہو اسطورہ پر کہ آب زائد از چھوڑی حوضوں میں  
 اور کبھی مادہ کرے ناقص نہ ہو قسم چوتھی آب باران ہو آب باران بھی بجز  
 ملاقات نجاست کو نجس نہیں ہوتا جب تک کہ متغیر نہ ہو اگر اسقدر بارش ہو  
 کہ پانی زمین پر جاری ہو تو وہ پاک اور پاک کر نیوالا ہو مگر تقاطع پس اسکو  
 اگر زمین نہ بربسانہ کہ زمین تو وہ پاک کر نیوالا ہو گا والا بنا بر مشہور کہ پاک کر نیوالا  
 لیکن اعتبار جریان باران کا احوط بلکہ اظہر ہے قسم پانچوین آب چاہو  
 ملاقات نجاست کو نجس نہیں ہوتا بلکہ حکم جاری کا رکھتا ہو بنا بر فتویٰ اور مشہور  
 و میان متاخرین کو اگر ماہو رکھتا ہو یعنی چشمہ اور اگر پانی بطریق ترشح کے  
 جس طرح عرق اور رمی کو بہ لسنو نکلتا ہو نکلو بجز ملاقات نجاست کو علی الا  
 نجس ہو جائیگا اگر کم ہو اور اگر بہت ہو گا خلاصہ یہ کہ اوپر حکم آب  
 غیر جاری جاری ہو گا و اللہ اعلم اور قدرات شرعی کا کمالنا مشہور اور  
 احوط ہو اور بعض علما واجب جانتہ ہیں پس معلوم ہو کہ اسطورہ نے شتر  
 خواہ نہ ہو خواہ مادہ خواہ بڑا ہو خواہ چھوٹا ہو شراب کو گرنے میں تمام پانی  
 نکالو اور اسی طرح تمام پانی نکالنا احوط ہو بسبب وقوع منی انسان حیوان

صاحب خون جندہ کو اور بسبب گرنے خون حیض یا استحاضہ یا نفاس کے اور  
 سبب وقوع میتہ گاؤں کو نہ ہو یا مادہ بلکہ احوال یہ ہے کہ مالاخص فیروزین یعنی جس شخص کا  
 لم دار نہیں ہو واجب وہ اندرون چاہ واقع ہو تو سب پانی کھینچ ڈالیں اور اگر  
 فی اوسین بہت ہو کہ تمام نکالنا مستغذ نہ تو ایک روز چار روز بیشتر صابو  
 سے اور بعد غروب آفتاب کو تھوڑی سی ات تک اسوا سطح کو تمام دن پانی کے  
 مینچنے کا یقین حاصل ہو پانی نکالیں جس قدر ہو گا اور ایام سر ما اور گرامین کچھ  
 مین لیکر اسطے نماز جماعت کو سب کا باہم توقف کرنا بنا پر مشہور کو جاننا ہے اور اسو  
 یہ دو شخص باری باری کھینچیں اور چاروں جماعت واحدہ نماز پڑھیں  
 بارہ دو شخص کو جو کھینچ چکے ہیں اور انکی باری نہیں ہو وہ دونو نماز پڑھیں اگر  
 نوئی اون دو میں قابل پیش نمازی ہو تو وہ مقدمہ ہو اور دوسرے مقتدی ہو  
 با کسی او پیش نماز کو وہ دونو اقامت کر کے جماعت پڑھیں الا مستغذ نماز پڑھیں اور  
 ہی حکم ہو اون دو کا جو باقی ہیں اور واسطے مرنے کے ایک کر پانی نکالو  
 اور بعضی علما فرماتے ہیں کہ بھی مرنے میں ایک کر فرمایا ہو اور گھوڑی او بیل  
 کے بھی مرنے میں ایک کر ہے بنا بر قول ایک جماعت کو اور سند اسکی وضع  
 نہیں اور انسان کے مرنے میں تہ ڈول نکالے اگر چہ مردہ کافر کا بھی ہو  
 بنا بر قول بعض کے لیکن مردہ کو نہ ضرب و قہر ہو چاہ میں تو زندہ با بر او  
 یا مر جاوے سب پانی نکال دین اور واسطے فضلہ انسان کو خواہ مسلمان ہو  
 خواہ کافر کاجب کہ تر ہو یا خشک ہو اور بعد کنوین میں گر نیلے اجزا اس کے  
 پر لگدہ ہو جاوین تو بعد اجماع میں نجاست کو پچاس ڈول کا احتیاطاً  
 اگر پانی متغیر نہ ہو اور کتہ اور بلی کے مرنے میں چالیس ڈول کا لے اور  
 اسقدر یعنی چالیس ڈول واسطے بول مردوں کے دار دین بعض دیا



میں اور اصل اخبار میں واسطے کرنے بول کے نسخہ جمع اب یہ اور یہ احوال  
 اور بعض آیات میں داد ہو کر واسطے اور بتی اور چوہی اور کیو تر اور مرغ خا  
 کے چند ذول کافی میں اور ہندوں کو مرنے میں کہ او میں ہی نہایت چھوٹا کہ  
 اور فاختہ وغیرہ اور بڑا شتر مرغ و سائے ذول بظاہر کافی میں اور سیطر  
 چوہی کو بھی مرنے میں جسوقت کہ کھال اوسکی بوسیدہ ہو کر شکافتہ یا جدا ہو جائے  
 والا تین ذول کافی میں بنا پر مشہور کہ اور بعض علماء نو سائے ذول فرما می میں  
 اور مطلقاً سیطر اوس رنگ کی پیشاب میں کہ وہ دیتا نہوا اور سن بلوغ کہ  
 پہونچا نہوا بنا پر مشہور کہ اور سیطر غسل جنب میں ہی سائے ذول  
 اگر نجاست منی وغیرہ نہوا اور سیطر کئی کے ہی کرنے میں سائے ذول  
 اگر زندہ باہر آوی اور این اور لیس نے فرمایا ہے کہ چالین ذول حبس طرچ واسطے  
 سگ مردہ نکالے جاتی ہیں سیطر چالین ذول واسطے سگ زندہ کو  
 ہی میں اور عمل پر اولی ہو و الله العلم و چھپکلی کے لیون ذول میں  
 قول بعض علماء کہ اور چایا کو مرنے ایک ذول کافی ہو اور سیطر بعض  
 شیر خوار کے ہی پیشاب میں ایک ذول فرمایا ہو غرض یہ حکم اوس صورت میں  
 واجب یا سنت ہیں کہ سبب نجاست پانی متغیر نہوا ہو لیکن جس صورت میں  
 کہ رنگ یا بو یا مزہ میں تغیر ہو تو زوال تغیر جب مقدار شرعی میں ہو جاوے  
 علی الظاہر کافی ہو اور اگر قبل تمام ہونے مقدار شرعی کے زوال تغیر ہو جاوے  
 تو کچھ مقدار شرعی ہو اوسکو تمام کرے اور اگر مقدار شرعی ہی تغیر نہوا ہو تو اسقدر  
 پانی کھینچے کہ زوال تغیر ہو جاوے اور اگر کچھ اسقدر پانی نکالے کہ زوال تغیر  
 ہو جاوے اور کچھ مقدار شرعی نکالے تو احوط ہو اور جبکہ کنوین میں پانی متغیر  
 پائے پس حسبہ قت ہو کہ علم نجاست کا حاصل ہو تو حکم اوسکا منجر کا ہوتا ہو

و دوسرے آفتاب ہو کر زمین اور دیوار اور جسم اور بلور پاک آفتاب اور آفتاب  
لیکن جبوقت کہ تر ہو اور دھوپ ہو خشک ہو جائے اور اگر قبل پہنچے آفتاب  
موضع نجاست خشک ہو جاوے اور بعد اس کے دھوپ آوے تو وہ پاک نہیں ہوتا  
لیکن اگر اسکو تر کر دیں اور پھر آفتاب خشک کرے تو پاک ہوگا اور اگر تیرہ سوچے  
آفتاب کی گری ہو یا بالکل ہو یا خشک ہو جاوے تو پاک نہوگا اور اسبطح اگر  
اصل دیوار پاک ہو اور دونوں طرف سے کچھ نجس ہو جاوے اور دونوں طرف میں سے  
ایک طرف کو آفتاب خشک کر دے تو وہی جانب پاک ہوگی نہ جانب آخر  
لیکن اگر باقی نجس سے دیوار خام بنائی جاوے تو بعض اقسام نے ارشاد کیا ہو  
اور بعض نے ارشاد کیا ہے کہ پاک ہو جائیگا مگر حکم خالی تامل سو نہیں پس حکم نجاست  
اور نجاست سے پاک کر دینا ہے اور ہر چیز کو کہ جسپر چلتے ہیں جبکہ پندرہ مائے کھڑ  
بعض اقسام نے ارشاد کیا ہے کہ طہارت معتل ہے اور شرط ہو کہ عین نجاست  
نہ ہو اور اگر پاک اور بوکا باقی رضا قباحہ میں رکھتے لیکن زمین کا  
نہ ہو اور اگر پاک ہو جائے تو احتیاط ہے چہ تھے آگ بڑکے دن چنکر کہ پاک  
پاک ہو جائے کہ اگر کر دے خواہ نجس چنخواہ نجس چن ہو بلکہ ہو ان بھی  
اسکا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اکثر علماء فرمایا لیکن روغن نجس کے دھوینے  
و جنتاب لازم بلکہ اوس شو نجس کے کہ جس کے اجزاء دھوین کو ساتھ متعلق  
ہو جائے بین اور دھوین و منفصل ہو سکا بین شان و متعلق  
یہی اجتنب لازم ہو و اللہ اعلم اور وہ طرف نجس چن ہو سکا بین  
طہارت میں اوسکی تامل بہت ہو بلکہ کہ لو ان کی بھی طہارت میں اوسکی  
اور اجتنب باعہ ایہ پانچوں میں متعلق ہوتا ہے کہ دھوینے سے پاک ہو

ہو جانا مثل اوس خون کو کہ ریم او سکون جائے اور مثل اوس نطفہ کے کہ پاک  
 حیوان یا انسان او سکا ہو جائے اور مثل اوس نجس پائیکے کہ حیوان حلال  
 گوشت کا دودھ یا پیشاب ہو جائے کہ اوسکے سبب وہ پاک ہو جاتا ہو چھٹی انتقال  
 ہے مثل اسکو کہ شراب سرکہ ہو جائے کہ بعد سرکہ ہونیکر پاک ہو بلکہ اسکی تبعیت سر  
 ظرف ہی پاک ہو جاتا ہے ساتویں انتقال ہے مثل اسکے کہ خون انسان کا چھہر  
 اور جو نکبدن میں منتقل ہو جائے کہ اسکو سبب سے وہ پاک ہو جاتا ہے اور ظہر  
 فصل کا بھی حکم ہے لیکن چونکہ وہ مانند اوسکو پس طہارت اوس خون کی جو  
 پئے ثابت نہیں ہے آٹھویں نقصان ہے مثل اسکی کہ شہرہ انگور کو  
 حصونین سے دو جل جائیں کہ وہ تیسرا حصہ پاک ہو جاتا ہے اگر سکر او سین  
 وقت جو شہرہ حاصل ہوا ہو اور اوسکی پاک ہو تیسرے ظرف بھی اوسکا پاک ہو جائے  
 بنا بر قول بہ نجاست حصیر غنبد بدون سکر جیسا کہ بعد ازین مذکور ہو گا +  
 نویں اسلام ہے کہ نجاست کفر سے انسان کو پاک کرتا ہے لیکن کپڑوں کا  
 اوسکو پاک نہ ثابت نہیں کہ جو پھینچا ہو اور اسید طر حسیوہ چیز ہی پاک نہیں آٹھ  
 کرمان کہ مردن جسکو رطوبت سرچھہ ہو دسویں مومن کا غائب ہونا نجاست پر کیا  
 اور پانچویں کہ پاک کرنا والا ہے بشرط اسکو کہ وہ عاقل اور بالغ ہو اور اسنجاست  
 پر پاک ہو کہ پیراہن یا بدنیں پہن اور اتنی دیر تک غائب رہو کہ پاک کرتا  
 ہو وقت کا اتنا وقت گزرے کہ گمان غازی پڑنے کا ہو  
 نہ غازی کو ترک کرے گا تو البتہ واسطو نماز کے طہارت  
 کے بعد اسکی وضو کرنا سنیین کے محفل صحت پرین پس اس صورتین  
 میں طہارت پر کر سکتے ہیں بنا بر قول بعض اور احوط ہے کہ جب تمام وقت  
 نہ ہو گیا سو یا کچھ نہ والہ نہارت پر قائم ہو جب حکم طہارت کیا جاوے

کیا رہوین انسان کی تکمیل اور ناک اور کان اور منہ کے اندر سے جو چیزیں نکلتی ہیں  
 زائل ہونا ہے کہ ان کو پاک کرنے والا ہے بلکہ اس کو سبب سے دندان اور لعاب و  
 بھی پاک ہو جاتا ہے لیکن بقیہ طعام ہے جو کچھ کہ دانتوں میں رہ گیا ہے اگر وہ  
 کر کے تو یہ بہتر اور مقدم ہے والا کلی سے پاک ہو سکتا ہے اور حیوانات کے پل  
 پاک ہونے میں عین نجاست کا زائل ہونا کافی ہے خواہ درندہ ہو خواہ پرندہ  
 یا رہوین تبعیت ہو مثل اس کے کہ کافر مسلمان ہو جائے تو اس کو لڑکے جو صغیر  
 ہوں اور تیز نہ رکھو ہوں پاک ہو جاتے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ کافر کا لڑکا جنت  
 کہ مسلمان کے ماتھے میں اسیر ہو اور ملک میں اس کو آئے تو اس کو سبب سے  
 وہ پاک ہو جاتا ہے لیکن حکم نجاست احوط ہے مطلب دوسرا اول چیز  
 بیان میں ہے کہ جو نجس ہیں اور وہ کئی ہیں بنا بر فتوے کو پھلو اور دوسرے  
 بول غائط نجس ہے اس حیوان کا گوشت اس کا حرام ہو اور خون جندہ  
 بھی کھتا ہو یعنی خون رگ سے اچھل کر آتا ہو بلکہ اگر گہنہ خون جمع ہو اگرچہ  
 وہ میں قوت خرم جندہ کو نہ ہو تو بھی اس کے بول و غائط کو نجس سمجھنا واجب ہے  
 خواہ پرندہ خواہ جلال اور وہ اس حیوان سے عبارت ہو گندہ اس کی فضیلت انسان کا  
 ہو اور بول چمکاؤں کا بھی علی الظاہر نجس ہوتا ہے اور احوط یہ ہے کہ اس کی فضیلت سے بھی  
 جتناب کرے تیسرے منی نجس ہے اس حیوان کی کہ وہ خون جندہ رکھتا ہو  
 خواہ حلال ہو خواہ حرام اور جو خون جندہ رکھتا ہو اس کی منی کی نجاست میں  
 تردد ہے اور احوط جتناب ہے اور مذی پاک ہے اور اسی طرح وہ غلیظ پانی کی بے حیثیت  
 آتا ہے پاک ہے جو وقت کے بعد استنجا اور استبراک کے آئے اور منج بول نجاست  
 پاک ہو چوتھی میت انسان کی نجس ہے اگر معصوم اور شب کی نہ ہو اور اس میں  
 میت حیوان کی بھی نجس ہے بشہ طہ کہ نفس سدا رکھتا ہو خواہ حلال ہو خواہ حرام

چسپکلی اور زخموں اور لومڑی کا انہیں روایات مختلف ہیں اور بنا پر مشہور ہے  
 پاک ہیں اور جو روایت کہ نجاست پر دلالت کرتی ہو وہ معمول کراہت پر ہے  
 تیسرے مسوغات میں سو اکٹھ و ختر نیک اور نجاست او کی ثابت نہیں ہوا  
 فتویٰ اور مشہور کہ چوتھی دودھ اوس عورت کا ہو کہ پیدا ہوئی سے دختر کے بعد  
 ہو چو کہ سند اوس کی نجاست کی ضعیف ہو اور کراہت یا تقیہ پر معمول ہو یا پنجویں  
 قے ہو کہ بعضوں نے اسکو بھی نجس جانا ہو اور بنا پر فتویٰ کہ نجاست اسکی ثابت نہیں  
 چھٹی آہن ہے کہ بعض روایات شیعہ میں اوس کی نجاست کہ اور بنا پر تحقیق کراہت  
 او سینہ سب علماء میں کا ہو ساتویں مزی ہو کہ یہ بھی پاک ہو چنانچہ ذکر اسکا  
 سابق میں ہو چکا ہو آٹھویں سورول الزنا ہو کہ یہ بھی پاک ہو بشرط اسکو کہ اعتقاد  
 او کو چھو ہون اگر چہ کراہت ہو اور مخفی نہ ہو کہ ہر چیز پاک ہو جب تک کہ نجاست کا اوسکی  
 علم شرعی حاصل نہ ہو پس ہر چیز کہ نہیں جانتا کہ نجس ہے یا پاک مثل اسکو کہ پیر کی  
 پاک کیا ہو اور بعد اوسکو شک کر کہ آیا پیشاب اس میں لگ گیا ہو یا نہیں یا جانتا  
 کہ کوئی طوبت اس میں پہنچی ہو لیکن نہیں جانتا کہ وہ طوبت پیشاب کی ہو یا پانی کی  
 حکم اوسکا پال کا ہو تا ہو اور ہر چیز حلال ہو تا وقتیکہ خلاف اوسکا ثابت  
 نہ ہو پس نجاست اور حرمت ثابت نہیں ہوتی مگر اوس صورتیں کہ تعین ہو جائے  
 اور اعتبار طہر کا نہیں مان اگر علم حاوی او نظر غالب قریب یقین حاصل  
 یا گواہی و عامل کی ہو چو تو بنا پر فتویٰ کہ حکم نجاست کا ہو سکتا ہو اور قبول قبول  
 ایک عدل میں مسئلہ حل اشکال ہے اور اسی طرح جو سوقت کہ علم نجاست کا ہو تا  
 حکم طہارت کا نہیں کہ سکتو جب تک طہارت کا علم یا ظن غالب حاصل نہ ہو اور  
 جو سوقت کہ نجس کہ پیر او اسطر تطہیر کے کسی مسلمان کو دیا ہو جانی کہ او ستر پانی  
 دیا ہو یا چو کہ افعال مسلمیر کے معمول صحت پر ہیں کافی ہو گا اور نہ ہونی

کہ کپڑوں کو دھو کر بن لیں جبوقت کہ اوس سے معاملہ اجارہ پہنچ شہر پر  
 کرنے کے کپڑوں کو واسطے ہو جاوے تو طہارت میں تامل نہوگا اور معاملہ اجارہ واسطے  
 واقع کر کے مزدوری اور کپڑوں کو معین کرے اور دھو بی کو راضی کر کے کھڑک میں بنے  
 آنی کپڑوں کو پاک کر نیکی واسطے اتنی مزدوری پہنچا دے اور دھو بی کھڑک میں قبول کیا اسطرح  
 ارشاد کیا ہے بعض اعلام فرمایا کہ بن خاظمی میں یہ بات مخطوہ ہوتی ہے کہ اگر دھو بی  
 مسلم کا کچھ مشاہیر معین کیا ہو جیسا کہ متعارف ہو یا کچھ اجرت لباس میں ہونے کی  
 مقرر کی ہو وہ اسکو موقوف بنجاست لباس سے مطلع کر دے اور نیم پاک کر نکال کر بعد  
 ازان عین اوس بنجاست کا لباس میں نہو اور بقرآن معلوم ہو کہ اسکو کپڑے کی آب  
 کشیر میں غوطہ دیا ہو تو وہ کپڑا پاک ہوگا اور یہی طریقہ علماء اور صلی کا اس شہر میں بلکہ  
 اکثر بلاد میں رائج ہے معاملہ اجارہ شریعہ کے عین مسموع نہیں ہو اجنباب خلیدین مکان  
 روئے الاحکام میں فرماتا کہ بن احتمال راجح نیست کہ ہر گاہ مسلمان را با سورہ تطہیر  
 سازند و بدانند کہ در آب نیدہ است چونکہ افعال مسلمین معمول بر صحت اندکانی باشد  
 پس گاہر پاک پارچہ را میشویند ہر گاہ اینہارا ما سورہ پاک ساختن پارچہ نمایند و بعد  
 شستن عین بنجاست باقی نباشد طہارت آن خل تامل نخواہد بود و وجہ ایک اصل  
 شستن معلوم نباشد بر محض اخبار مخبر اعتماد مشکل است الا آن یکو در کتاب  
 انتھی کلام الشریف اور یہ کلام نہایت متین اور لطیف ہے و اللہ اعلم  
 مطلب تیسرا نجس چیزوں کو پاک کر لینا ہے اگر نجس کپڑا اگر آب جاری  
 یا آب کشیر میں پاک کرے تو بعد دور کر کے اصل بنجاست کو ایک مرتبہ دھو نا یعنی  
 ایک مرتبہ غوطہ دینا کافی ہے اگر کپڑا رنگین بھی ہو اور رنگ خشک ہو گیا ہو  
 اور پانی تمام جگہ پہنچا ہو لکن رنگ تازہ نہ ہو کہ اوسوقت رنگ نجس میں  
 ڈالے اور پھر آب کشیر میں ڈال دے تو پاک نہوگا اس جہت سے کہ رنگ آب

مضافت اور بدول استساک کو پاک نہیں ہو سکتا اور اگر بانی مضافت چاہے  
 تو وہ بھی نجس ہو جائیگا اور اگر نجاست پیشاب کی ہو اور آب قلیل ہو ہو کے  
 تو دوسرے مرتبہ ہونا لازم ہو خواہ کپڑا ہو یا بدن لیکن کپڑے میں دوسرے مرتبہ عصر اور طہارت  
 بعد غسل اول اور بعد غسل ثانی اور اگر بعد عصر اول ہاتھ کو پاک کر کے عصر ثانی  
 کرے اور بعد ازاں پھر ہاتھ پاک کرے تو احتیاط ہو اور کپڑے کو اگر ظرف میں رکھ کر  
 پاک کرے تو اسکی صورت یہ ہو کہ پھر کپڑے کو ظرف میں رکھے اور پھر اس پر پانی ڈالے  
 اور بعد اسکی ٹیچوڑ ڈالے اور ہاتھ اپنا پاک کرے اور احتیاطاً ظرف کو پاک کرے  
 اس طرح کہ تین مرتبہ پانی ڈالے بلایا دے اور پانی کو پینے کے واسطے نہ کرے اور پھر کپڑے کو اس میں بہا کر  
 پانی ڈالے کہ علی الظاہر ظرف اور کپڑا پاک ہو جائیگا اور احتیاط یہ ہے کہ تین مرتبہ  
 اسی طرح طہارت دیوے اور سو او پیشاب کو باقی اور نجاستوں کا ایک مرتبہ دہونا  
 بعد از ان نجاست کر علی الظاہر واجب ہے اور دوسرے مرتبہ احتیاط ہو مگر دہونی میں  
 عین نجاست کا زائل ہونا شرط ہے اگرچہ رنگ یا با باقی رہے لیکن یہ کہ رنگ  
 جرم نہ رکھتا ہو اور پھلے ہو اور صابون وغیرہ سے ملے خوب دھویا ہو تو ہضم و تہ  
 رنگ کا زائل ہونا کچھ در زمین پسین احکام لباس اور بدن نجس کے ہیں  
 لیکن اگر زمین نجس ہو اور آب باران یا آب روان یا آب کثیر یا آفتاب سے  
 پاک کرنا مقصود نہ ہو یعنی اوپر دھوپ بھی نہ آتی ہو ہضم و تہ میں جس قدر نجس ہو  
 اس کو کھو دے کچھ نیک ہو اور پاک مٹی سجھا دے اور اگر زمین سچتہ یا دیوار سچتہ کہ اوپر  
 کچھ ہو اور دوسرا شیب ہو کہ انفصال عسالہ او سے سجھنی ہو سکے تو آب قلیل سے  
 تطہیر اسکی سہل ہے مگر دیوار خام یا زمین نرم کہ تطہیر اسکی محال کلام ہے اگرچہ  
 خام دیوار اور زمین سر اشیب پاک ہو سکتی ہیں اگر عسالہ غیر متغیر منفصل  
 ہو جائے تو وجوب وقت کہ جو من نجس ہو پس پاک کرنا اسکا مثل پاک کرنا

ظروف کو غسل ہے یعنی پتھر اور سکوپانی سرسبز کر دے اور بعد اس کے پانی سے  
 بھاد مٹھری سے یا کسی طرف سے خالی کر دے لیکن اگر سے پاک کرنا اور اس کا احتیاط  
 اور ظروف نجس کے پاک کرنے کی بنا بر حدیث کی صورت یہ ہے کہ پہلے اوچھین پانی  
 ڈالے اور اس کو ہلا دے اور بعد اس کے پانی کو پھینکے اور جب اس طرح سے  
 تین مرتبہ کرے تو حدیث میں آیا ہے کہ وہ پاک ہو جاتا ہے اور اگر ظرف زمین میں  
 مڑا ہوا اور اوکھاڑنا اس کا مشکل ہو تو پانی کسی اور ظرف میں کالاد اور اس  
 ظرف کو زمین طہیر کے اوچھین و بار بار داخل نہ کرے اسی طرح تین مرتبہ پاک کرے  
 تو حتمال پاک ہو جائیگا اور اگر حوطیہ ہے کہ اوکھیر کر پاک کرے جب طرح بیان ہوا  
 اور اگر تھو کے چاڑھ ہوے برتن کا سات مرتبہ دھونا سنت ہو کہ وہ ہر ایک کی کچھ مرتبہ  
 پہلی خاک سے ملنا احتیاطاً لازم ہے اگر آب قلیل سے پاک کرے اور اگر آب کثیر میں  
 تطہیر کرے تو بہتر ہے کہ ایک مرتبہ زیادہ دفعہ خاک سے دھو کر اوچھین غوطہ دے و اللہ اعلم  
 اور اگر ظرف شراب سے نجس ہو یا سورنے پانی پیسا ہو یا چونا مر گیا ہو تو اس کا  
 بھی سات مرتبہ دھونا احتیاط ہے اور ظروف مشرکین کے پاک ہیں جب تک  
 کہ قرآن وغیرہ ستر ثابت نہ ہو کہ تر ہاتھ اذکار لگا ہو اور اس میں طہارت سے جس چیز کو کہہ  
 لیا ہو پاک ہے سو اگر گوشت اور پوست کی بابت اس کو کہ اشیا میں اصل طہارت  
 لیکن از روئے احتیاط چیز سے احتراز بہتر ہے اور اگر قرآن سے دریافت ہو جائے  
 کہ مشرک نے بر طوبت مس کیا ہے پس اجتناب لازم ہے و مطلب چوتھا  
 ظروف کی احکام میں اس ظروف کا پاک کرنا واجب ہے و اس میں استعمال کھانا اور پینے  
 اس کے ظروف نجس کا استعمال درست نہیں اور اس میں طہارت سے ظروف نقرہ اور طلا کا  
 بھی استعمال درست نہیں بلکہ اذکار بنا اور بیچنا اور خریدنا بھی حرام ہے لیکن  
 قالب عود یاہ راگوٹھی کی ظرفیت و اس میں تعویذ اور نگینہ کو علی الظاہر ضائع نہیں



کپڑے کی اونگلی اور انگلی ٹھکانا اور کھانہ کر کے اور زور سے زائد از محدود ہوں  
 من باب مقدم از مہر اور گھنڈا زہی کے اندر پانی پہونچانا ضروری نہیں بلکہ  
 چوتھوں کی زینت و زیبائش ہونا بشرطیکہ لازم ہے پیشتر سے دلو  
 یا تو باہر ہونا و کار بستہ لیکن پہلی دھنی یا تہہ کو دھوئے اور بعد اس کے بائین  
 ہاتھ کو کھنی سے سر انگشتان تک اور اگر ناخن بڑے ہوں تو اونکو میل کا  
 کیا اعتبار ہے اگر بعد اعتقاد سوزاندہ ہوں والا ضروری چوتھی مسح  
 سر کا و کار ہو لیکن بعد رسمی کافی ہو یعنی عرف میں جس پر مسح کرنا کہیں اور بعد  
 تین اونگلیوں کو طول اور عرض میں مسح کرنا احوط ہے یا پچھون مسح کرنا و نہ  
 پاؤں کا در کایہ سر انگشتان سے ساق اور قدم کو جوڑ تک اور راستہ ہر  
 اور بی کہی چیز میں ہیں کہ ذکر کرنا اونکا ضرور ہے پہلی یہ کہ واسطی مسحون کے  
 رطوبت ہاتھ کی زیادہ نہ ہو بلکہ کم ہونا احتیاط ہے کہ عرف میں جس کو کوئی دھونا  
 چھوے دوسرے یہ کہ مسح پاؤں کا کف دست سے کرنا چاہیے لیکن ضرورت میں  
 پشت دست سے بھی کافی ہو تیسری یہ کہ مسح سر اوردانہ پاؤں کا دھونا ہونا  
 اور مسح بائین پاؤں کا بائین ہاتھ سے اولی بلکہ احتیاط ہے چوتھی یہ کہ  
 مسح جس عضو پر کرے تو اس پر اثر رطوبت درکار ہو اور اگر مسح کے مقام  
 میں سبوت سے کچھ رطوبت ہو پس اگر اس قدر تری ہو کہ تری و غلو  
 جو ہاتھ میں ہے نہ ملے اور تو متضائقہ نہیں والا اجتناب میں احتیاط  
 یا پچھون یہ کہ مسح کرنا ہاتھ کی رطوبت سے لازم ہے کہ جو تری بقیہ و غلو  
 رہی ہو پس اگر ہاتھ میں رطوبت باقی نہ ہو تو ریش اور ابرو سے دھو سکتا  
 لیکن ریش کے اوس مقام سے لے کہ جب کاد ہونا واجب ہو اور اگر  
 اعضا کے وغیرہ میں تری باقی نہ ہو تو وضو باطل ہے اگر غلط طریقہ



دوسری یہ کہ اعضائے وضو کا خود ہونا اور مسح کرنا واجب ہو مگر وہ نہیں  
 غیر شخص سے دہلوانا مضائقہ نہیں بلکہ واجب ہو اور مگر احتیاج اجرت دینے کی  
 تو علی الظاہر اجرت دینا لازم ہے تیسرے یہ کہ پانی کا مہل ہونا واجب ہے  
 پس غصبی پانی سے وضو صحیح نہیں لیکن اگر غصبی چوب ہو پانی گرم کرے  
 تو اس سے طہارت علی الظاہر ہو سکتی ہے اگرچہ گنہگار اور فسد دار ہو گا چوتھی  
 یہ کہ جب وقت افعال وضو کسی فعل میں شک کرے پس اگر وہ وضو خارج ہو  
 تو اس فعل کو بجا لاوے کہ جسم میں شک کیا ہو اور بعد اس کے جو فعل ہو اس کو عمل کرے  
 لائے اور اگر بعد وضو شک کرے تو اس کا اعتبار نہیں لیکن اگر مسح میں شک  
 کرے تو ہر صورت میں بجا لائے اگر اعضائے وضو خشک نہ ہو گئے ہوں والا  
 اعادہ وضو احوط ہے اور اگر کوئی شخص کثیر الشک ہو تو اس پر اعتنا کرے اگرچہ  
 وضو سے فارغ نہوا ہو یا پنجویں یہ کہ حدث میں شک ہو اور طہارت میں یقین  
 تو طہارت کرنیکی حاجت نہیں لیکن اس صورت میں کہ حدث میں یقین ہو  
 اور طہارت میں شک ہو تو طہارت ضرور ہے اور اگر طہارت اور حدث دونوں کا  
 یقین ہو مگر یہ شک ہو کہ آخرین کون واقع ہوا ہے تو البتہ طہارت لازم ہوگی  
 اور مراد طہارت سے وضو اور غسل اور تیمم ہے تیسرا امر وضو کو مستحباً نہیں ہے  
 اور وہ کسی میں پہلے مستحب ہو کہ قبل وضو کے مسواک کرے اور دوسری مستحباً  
 کہ بسم اللہ کھجربوقت کرے تا کہ وہ کو پانی میں ڈالے اور ہنہ کے دہونی میں بھی مستحباً  
 تیسری مستحب ہو کہ دو یا تین بار گے سے ایک مرتبہ دھوے اگر خواب کیا ہو  
 اور اگر بول یا غلط کیا ہو تو دو مرتبہ دھو یا پانی چہ تہی مستحب ہو کہ تین مرتبہ بھی کرے  
 اور تین مرتبہ تک میں پانی ڈالے یا پنجویں یہ کہ دعا ہے افعال وضو  
 ہر فعل میں جس طرح مانو ہے خصوصاً سورہ انا انزلنا کہ حدیث شریف میں ہے



ایک پر معلوم ہو کہ یہ منی میری بہادر نسل کرنا ضرور ہے بچاوت  
 اور یہ شخص جو نہیں مشترک ہو یا بہانی و سکو باری باری و پتہ پتہ  
 سترہ سو تو ہوں اور معلوم نہ ہو کہ یہ منی کسکی ہے تو غسل کسی وجہ  
 نہیں ہونا جیسا کہ بعض علما فرمایا ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ ہر ایک شخص  
 اون دنوں میں سے غسل کر کے پیشاب کرے اور بعد اوسکو وضو بھی لائے دوسرے  
 قبل سوئین بقدر حشفہ کو دخول کرنا پس فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہوتا  
 اور وطی ہیائیم میں اگرچہ یہ فعل حرام ہے اگر انزال ہو تو غسل واجب ہو اور اگر  
 انزال نہ ہو اور بقدر حشفہ کو دخول ہو تو احوط یہ ہے کہ غسل کر کے پیشاب کرے  
 اور بعد اوسکے وضو کر کے نماز کو بجا لائے اور دبر میں مسئلہ اختلافی ہو اور احوط یہ  
 کہ غسل کر کے بول کرے اور بعد اوسکے وضو کرے دوسرا امر جنب کو احکام  
 میں ہے اور وہ کئی ہیں پہلے جنب کو واسطے نماز کو غسل کرنا واجب ہے دوسرے  
 جنب کو اون سورتوں کا پڑھنا حرام ہے کہ جن میں سجدہ واجب ہو اگرچہ ایک ایک یہ  
 بنا بر قول احوط کو اور وہ آلمہ اور رحمہ اور والنجمہ اور اقل ہیں تیسرے  
 جنب کو قرآن شریف کو حرفوں کا چھونا درست نہیں چوتھے جنب کو بنا  
 مذہب بعض علما کے اسماء الہی کا بھی چھونا درست نہیں خواہ روپیہ یا شرفی پر  
 نقش ہو یا لکھا ہو اور اسید طرہ سے اسماء انبیاء و مرسلین اور ائمہ معصومین صلوٰۃ  
 علیہم اجمعین کا بھی چھونا درست نہیں پانچویں جنب کو مسجد الحرام اور مسجد  
 نبی میں جانا اور پھر نا حرام ہے لکن مسجدوں دونوں مسجدوں کا اور مسجدوں میں  
 رنگ کرنا حرام ہے چھٹے جنب کو مسجد و زمین کسی چیز کا کہ جس میں زمین  
 ساتویں جنب کو نہ وضو نہیں میں تک جنابت سے رہنا درست نہیں  
 میسر است کہ بہ زمین کرے نہ جنابت میں جیسا عمل



اور اگر اٹنا کے غسل میں حدث اصغر صا اور ہو پس یہ سناہ خلافیست۔ احتیاطاً  
 یہ کے کاوس غسل کو سرفو بجا لاوی بہ نیت قربت اور بعد فراغ کے ناقصین غسل  
 مثل بول کے بجالاوسے اور وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر غسل جنابتین  
 اور بھی غسل شامل ہوں مثل غسل حیض اور نفاس کے تو ایک غسل بقصد  
 سب غسلوں کو کافی ہے علحدہ علحدہ غسل کر نیکی احتیاج نہیں پانچویں  
 پانی کا پاک اور مباح ہونا واجب ہے اور اسید طر جسے مکان کا بھی مباح ہوتا ہے  
 جیسا کہ مباح ہونا آب و مکان وضو کا واجب ہے اور اس مقام میں امام ہیں  
 کئی چیزیں ہیں کہ قبل غسل کے اونکا بجالانا سنت ہو چنانچہ قبل غسل  
 بول کرنا سنت ہے ایک احتطاً ہے بعد اوسکی استبر کرنا اور اگر بعد انزال کے پیشاب  
 کیا ہوا اور استبراء کے کہا ہوا بعد غسل کے رطوبت ظاہر ہو کر وہ غبی سے  
 مشابہ ہو تو نہ پانی مانگے اور اسید طر جسے قبل غسل کے دونوں باتوں کا تعلق ہے  
 دھونا اور کھلنا اور ناسین میں پانی ڈالنا سنت ہے اور اعضا کے دھونے میں  
 باتوں کا طمانیہ سنت ہے اور ایک جماعت علمائے فرمایا ہر کہ اعضا کی  
 غسل سے ہر کوئی مستحکم کو تیل مرتبہ دھونا سنت ہے دو مسرا غسل حیض ہے  
 پانچ روزہ یا بیشتر میں اوس خون کو حیض کہتے ہیں کہ جو بعد بلوغ کے  
 رحم سے جاری ہو اور نہ اسکی تین روز سے کم اور دس روز سے زیادہ نہیں  
 ہوتی پہلے اسکی تین نماز اور روزہ واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور دوسری  
 نزدیک ہی حرام ہے اور جو کچھ بیان ہوا کہ جنب پر حرام ہے وہ حائض پر بھی  
 حرام ہے مثلاً قرآن مجید کے حرفوں کا پھونکا دینا اور سورۃ کے سجدہ کا تلاوت کرنا  
 اور اگر وہ واجب ہیں پس جسوقت کہ حیض سے پاک ہو تو اسے طے غانکی  
 غسل کے طور سے کہ جنب میں بیان ہوا اوستہ اوسکی وضو بھی

واجب ہوتا ہے بنا بر قول احوط و اشہر کے لیکن قبل غسل کے وضو کرنا احوط ہے  
 تیسرا غسل استحاضہ ہے اور استحاضہ وہ خون ہے کہ سوائے حیض کے رحم سے آتا ہے  
 کہ اکثر اوقات سرد اور زرد اور رقیق ہوتا ہے لیکن اس صفت کا ہونا کچھ ضرور  
 نہیں بلکہ جو کچھ کہ اسکو حیض کی عادت سے زیادہ ہو اور دسل نسری تجاوز کرے تو وہ  
 خون استحاضہ کا ہے اگرچہ اسکی صفت پر نہ ہو اور وہ خون کہ حیض سے دسل و زکام  
 فاصلہ نہ رکھتا ہو یا تین روز سے کم آئے یا سن میں کہ ایام حیض کے منقطع  
 ہو گئے ہوں تو وہ استحاضہ ہے اگر خون جروح اور قروح کا نہ ہو بنا بر قول مشہور احوط  
 اور حکم خون استحاضہ کا یہ ہے کہ اسکا امتحان کرے اس طریق سے کہ وہ عورت  
 اپنے عروج میں ہو اور کمر اور اندک صبر کرے پھر اسکو نکالے اور دیکھے اگر خون ہو تو  
 اندر نفوذ کر گیا ہو تو وہ خون استحاضہ قلیلہ کا ہوتا ہے پس ہر نماز کے لیے وضو علیحدہ  
 ہے اور اس رونی کو بھی تبدیل کر ڈالے اور اگر احتیاطاً ایک مرتبہ ہر روز غسل  
 کرے تو بہتر ہے اور اگر خون رونی میں نفوذ کر گیا ہو اور بہا نہ ہو تو  
 دوبارہ غسل کرنا واجب ہے پس احکام استحاضہ قلیلہ کے بجا لا کر ایک  
 غسل صبح کی نماز کے لیے زیادہ کرے اور اگر ایسا طہا تین غسل بجا لاوے جو سطح  
 عہد میں بیان ہوا کا تو بہتر اور احوط ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو ایک انگوٹ کو بھی بدل  
 ڈالے اور اگر خون کپڑے میں پہوٹ کر بہہ نکلا ہو تو یہ خون استحاضہ کثیرہ کا ہوتا ہے  
 پس احکام قلیلہ اور متوسطہ و نو کے بجا لا کے دو غسل زیادہ کرے ایک غلط اور  
 ایک صحیح ہے اور وہ دونوں نماز کو جمع کر کے یعنی پچھلے دن کا سہ نکرے اور اسے سطح  
 ایک غسل صبح اور عشاء کے لیے جو کتنا غسل نفاست سے پس معلوم ہو کہ نفاست  
 وہ خون ہے کہ بعد ولادت کر رحم سے آتا ہے یا ساتھ ولادت کو بنا بر مشہور کہ اگر اس  
 سے کسی ایک نقطہ سے دسل و زکام ہو اور اگر اس سے تجاوز کرے تو یہ بھی خون



کا ہوا ہے بہا بر سہو رے اور احوط یہ ہے کہ الر صاحب کا دست ہو  
 تو ایام عادت کو خون نفاس قرار دیوے بعد اوسکے ہاں تک کہ ابتدائی  
 خون آنے سے اٹھارہ بلکہ اکیس روز گزر جاوین عمل استحضار کا بجالا کے نماز  
 اور روزانہ نیت قمرت بجالاوے اور احتیاطاً بعد عادت کے جو روز نکلا  
 دن تک اوسکی قضا کرے وہو العالم پانچویں غسل اموات ہے  
 جس کی امر میں کہ ساتھ اوسکے تعلق رکھتی ہیں پس پہلا امر اولن چیزونکے  
 بیاضین کی قبل موت کے جبکا بجالا حاضر رہے یا بہتر ہے پس گنہگار پر  
 واجب ہے کہ قبل مرگ کو توبہ کرے بلکہ جسوقت کہ مرتکب معصیت کا ہو تو توبہ  
 لازم ہوئی ہے اور حال زندگی میں جو کچھ کہ اوسکے ذمہ واجبات سر گیا ہو  
 مثل نماز یا روزہ یا حج کے اور مثل زکوٰۃ یا فرض کے تو اوس سے اپنی تین  
 برحق الذمہ کرے اور جو کہ بالفعل نہ ہو سکے تو اوسکے لیے وصیت کرے اور مریض کو  
 مناسب ہے کہ واسطے اپنی شفا کے دعا اور قرآن پڑھے خصوصاً سورہ حمد بلکہ منیر  
 سے ہی التماس دعا کرے اور خاک شفا کماے کہ ہر دردی دوا ہے الامرگ کی  
 اور مؤننین کو عیادت کیواسطے آئینکا اذن دے کہ عیادت بیمار و فی سنت مکمل  
 ہے اور بیمار کی بیخ اور تکلیف کی شکایت نہ کرے بلکہ صبر کرے کہ صابر و فکریلے  
 اجر جیسا ہوتا ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ شکایت اسے کہتی ہیں کہ کھو  
 کہ میں ایسی بلا میں گرفتار ہوا کہ کوئی مبتلا نہیں ہوا اور یہ شکایت نہیں کہ کھو  
 کہ میں بیماری سے جاگتا رہا یا کھانا کھاسکا اور اگر حال احتضار کا ہو تو بجز خدا  
 کے مشغول نہو اور امید وار ثواب الہی کا رہے اور کلمہ توحید کو زبان پر  
 بہت جاری کرے اور موت سے کراہت نہ کرے اور حاضرین کو چاہیے کہ وقت  
 جان کنندن کے اوسکو رو بہ قبلہ کر دیں اسطورے کے پاؤں اوسکو قبلہ کی طرف

ہو جائیں اگر ممکن ہو سکے اور شہادتین اور اقرارانہ معصومین جملہ اہل بیت علیہم  
 اجمعین اوستے تلقین کرے بلکہ سانسوں کے کلمات فرج کو بھی بیان کریں  
 اور صورت اوسکی بنا بر اوسکے کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا ہے یہ ہے  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا لِيَهُنَّ  
 وَمَا لِيَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ اور قرآن مجید کا تلاوت کرنا اوسکے پاس سے پڑھنا  
 سورہ والصفات اور سورہ یس اور آیۃ الکرسی کا پڑھنا اور سورہ  
 روح مفارقت کر جانے تو اوسکو منہ اور آنکھوں کو بند کر دین اور پھر  
 باندہ دین اور ماتہ اور پاؤں قبلہ کی جانب سیدنا کر کے ایک بار پڑھنا  
 اور اوسکو تنہا نہ چھوڑ دین اور حال احتضار میں جنب اور جملہ اہل بیت علیہم  
 اجمعین کو انکو آنا مکروہ ہے اور مومنین کو اوسکے موت کی خبر کریں اور  
 تعمیل کریں اگر موت اوسکی مشتبہ نہ ہو والا دفن کرنا حرام ہے تا وقتیکہ زمین  
 موت کا حاصل نہ ہو و سر امر احکام غسل میں ہی ہے جس سے مسلمان  
 کے مردی کو غسل دینا واجب کفائی ہے اگرچہ اسقاط مل ہی ہو مگر اگر  
 کہ خلقت میں تمام ہو اور حدیث میں وارد ہو ہے کہ چار مرتبہ غسل  
 تمام ہوتی ہے پس اوسکو غسل اور کفن اور جنو ط کر کے دفن کرنا واجب  
 اور اگر تمام اہل خلق نہ ہو تو بے غسل ایک کپڑے میں لپیٹ کے دفن کرنا  
 اور اسی طرح جسوقت کہ میت کے کسی ٹکڑے کو پاگے یا کھانسی یا  
 تو اوسکو بھی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دے اور اگر وہ کھانسی یا  
 غظم ہو یا خالی غظم ہو تو غسل اور کفن کر کے دفن کرنا احوط ہے اگر سنیہ نہ ہو والا

باب ہوگی اور نماز واجب نہیں ہوتی جب تک کہ میت کا سر چھ پرہیز  
 کا ہو۔ ہر باب امور واجب کفائی ہیں اور واجب کفائی اوسکو کہتی ہیں  
 کہ ایک شخص کے بچا لانے سے اور دوسرے ساقط ہو جاتا ہے لیکن ہر امر میں اجابت  
 ولی کی درکار ہے بلکہ مقدم ہے تیسرا امر کیفیت غسل میں ہے پس کیفیت  
 اوسکی یہ ہے کہ واجب ہو کہ پتہ میت کے بدن کو نجاست خارجیہ سے پاک کر دے  
 اور بعد اوسکے تین غسل دے اول آب سرد کا دوسرا آب کافور کا تیسرا  
 آب نالصر کا اسطور سے کہ بعد ابا کے غسل کے دوسرے میں مشغول ہو اور ہر  
 غسل میں یہ میت کی سر اور گردن کو دھوئے اور بعد اوسکے دھو جائے کہ  
 کا دھوئے ہر امر اشتہا پانک بعد اسکے اسی طور سے بائیں جانب کو دھوئے  
 اور ان دونوں پانی میں سرد و کافور بقدر مسنی کافی ہے اور سرد و کافور بقدر  
 نہ کہ بہ صاف اوسپر صاف آوے اور اگر سرد و کافور ہم نہ ہو تو احتیاطاً  
 چون غسل آب خالص سے ہو اور اگر میت پر غسل جنابت یا حیض باقی ہو تو  
 غسل میتہ کافی ہے اور غسل جنابت یا حیض دینا اوسکو واجب نہیں ہے  
 بلکہ استہباب اوسکا بھی ثابت نہیں واقعہ علم اور اگر غسل دینے سے اجزاء جلد کے  
 شق ہو نیکافہ ہو تو ہر غسل کے عوض تیمم دی لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے  
 کہ کسی طح یا یکا اتصال اوسکو جسم تک نہیں کر سکے پس اگر ناتہ سے ملنے میں خوف  
 انشقاق جلد وغیرہ ہو نہ پانی سے تو غسل دے اسطور پر کہ پانی بترتیب غسل اوسکو  
 جسم پر ڈالتا جائے اور ناتہ نہ لگائے یا آب کثیر میں بہ ترتیب غسل دے بلکہ صورت  
 مذکور میں بعید نہیں کہ غسل ارتحاسی ممالا لکن لازم ہو یعنی بعد میت کے میت کو  
 ایک نفع عوض یا دیا میں ڈبو کر نکالیں لیکن جواز غسل ارتحاسی در غیر صورت مذکور  
 نہ جملہ ارتحاسی اور پانک اتصال اوسے مضر ہو اور غسل ترتیبی ممکن ہو پس

مختلف فیہ ہے اور جناب سید سدرہ نے شرح کبیر میں فرمایا ہے کہ اگرچہ جوہر ہے  
 لیکن اول یعنی غسل ترتیبی احوط ہو و اللہ اعلم اور چاہیے کہ غسل سینچے والا ہو  
 اور ہم مثل ہو یعنی مرد کی نیت کو مرد غسل دے اور عورت کی نیت کہ عورت یا عین  
 ثقیل برہن تنگ کر لیسر کو عورت غسل دے سکتی ہے اور اگر غسل میں نہ ہو تو مثل  
 منقود ہو تو مجرم غسل نہ لگایا مگر لباس کے اوپر سے ہر جہاں کہ مجرم کو سو دینے کے  
 نظر کرنا ناجائز ہے اور احوط یہ کہ شوہر اپنی زوجہ کو تو نہ وجہ اپنے شوہر پر نہ  
 غسل نہ دے بلکہ شوہر زوجہ کو بلا ضرورت مطلقاً غسل دے اور اگر عورت کو  
 کہ پہلے نیت کو ایک تختہ پر لٹا کے پھونکو اور تاروں سے لٹا کر کسی کے پاؤں کی  
 طرف سے کھینچ لے لگا اجازت ولی سے اور نیز یہ نیت سے کہ عورت کو  
 وقت غسل کے احوط ہو جس طرح کہ حال احسن میں روئے کرنا یا نہ ہونے پر  
 لٹا کے اور تلوے اس کے قبل کی طہ ہوں یہ سارے بعض افاضل نے فقیر کو فرمائی ہیں  
 اور کو سکی اور لگیوں کو نرمی سے دبا اور شکم کو بے ہتنگی مس کر کے قبل غسل اول  
 اور قبل غسل دوم اور تیسری غسل میں ہر شکم کو نہ مس کرے ناجائز ہے ہر شکل  
 جائے مگر شکم حائل کو کہ مبادا اس کے شکم سے نہ لگے لیسر پر نہ لگے نہ زلف ہو تو  
 بائیں پہلو کو چیر کے لٹکا کاٹا لے اور چاروں مقام کو مس کرے تو نہ جائز نہیں  
 اپنے ہاتھوں کو کہیں تک نہیں بڑھ ہو و لے اور بعد غسل کی نیت سے کہ بدھو  
 خشک کرے اور دھوئے اب غسل کے ایک گڑھا کو دھو دھو دھو دھو پانی بہاؤ  
 چوتھا امر نیت میں ہے پس نیت ہر عبادت کی جس میں شریعت اور سنت  
 غسل یا بھی منجملہ عبادت کو ہے پس نیت وہ ہے جس میں ہر قسم کی عبادت اور  
 اور قصد قربت کافی ہے لیکن اگر غسل نہ ہو تو سب احتیاج ہے اور اگر  
 دکانے میں ہی شایک ہوں تو سب احتیاج ہے اور اگر

[illegible]

لکھا سنت ہو یا بزرگ شو کے اور کفن کا مال میت میں سولینہ واجب ہے۔  
 اور کفن مقدم ہو فرض پر آوردہ مقدم ہے میت پر آوردہ مقدم ہے میراث پر  
 جیسا کہ بعض روایات میں تصریح وارد ہوئی ہے لیکن کفن زوجہ کا شوہر پر  
 واجب ہے اگرچہ عورت مالدار بھی ہو اور بعد کفن کے میت کے جنازہ پر نماز نہیں  
 پڑھنا واجب ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ذکر اس نماز کا باب نماز میں ہو گا۔ تورات  
 احکام دفن میں ہے پس بعد نماز کے میت کو قبض میں دفن کرنا واجب ہے اور اس قبضہ  
 کر زمین مباح ہو اور قبر کو دیکھ کر مدیہ ہو کہ وہ اس کی ظاہر نہ ہو۔ آیت دینہ او سے  
 کہ جس کی قبر کو دیکھ کر مدیہ ہو اس کی ظاہر نہ ہو۔ آیت دینہ او سے  
 جنازہ پر آوردہ زیادہ چلنا اعلیٰ ہے اور سوا سنہ نامکروہی  
 اور ہوتا ہے۔ یہ سب خبریں میت کو لپیٹنے سے تو سنت یہ ہو کہ جنازہ کو ایک لمحہ  
 کہ ہو اور تین مرتبہ میں قبر کی طرف تفل کرے اور مستحب ہو کہ جنازہ مرد کو پہنچی  
 قبر کے رکھیں اسطورہ کہ سر یا جنازہ کا قبضہ کی پائنتی ہو اور اس طرح قبر کی طرف  
 قبضہ میں داخل کریں اور جنازہ عورت کو بڑے قبر کے بجانب قبلہ رکھیں اور عرض  
 میں سے اوتاریں اور بھی مستحب ہے کہ بوجھ قبضہ میں اترے اور میت کو اوتا  
 نو سو یا پانچ سو اور بند کشاہ ہو مگر اس کا اقربا قبر میں سے نہ ہو یا بزرگ شو کے  
 کہ موجب قساوت قلب کا ہوتا ہے لیکن عورت کی میت میں محرم کا ہونا چاہیے  
 اس میں کراہت نہیں ہے اور شوہر اعلیٰ ہے پس قبر میں میت کو نہ مٹی کرے نہ  
 اس کے اسطر حصہ کر منہ اس کا او بقیہ بدن قبلہ کی طرف ہو جائے یہ لازم  
 اور بعد اس کے کفن کے بند کرے و لو کہ اسے اور تو مٹی خاک شفا میں کرے کہ جسے برابر  
 نہ یا جنسار و نکر اور اخوند علیہ الرحمہ نے زوا و المعاد میں لکھا ہے کہ بہتر ہے کہ  
 کہ نہ مٹی نہ مٹی کے دھنر نشانیکہ کرے اور بایں مائتہ میں نہ مٹی نہ مٹی

بسم الله الرحمن الرحيم

شائستہ کو حرکت دے اور پھر تین پڑھے اور صریح تلقین کی یہ ہر اسمع  
 اَللّٰهُمَّ اسْمِعْهُمْ اَفْهَمْهُمْ اسْمِعْهُمْ اَفْهَمْهُمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ پس اس مقام میں  
 نام میت کا اور نام اس کے باپ کا لے اور کہہ اَنْتَ عَلٰی الْعَهْدِ الَّذِيْ  
 قَارَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ  
 وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ  
 الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَحِيْدِيْنَ وَاَمَامُ الْاَفْكَارِ  
 اللّٰهُ طَاعَتُهُ عَلٰى الْعَالَمِيْنَ وَاَنَّ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ  
 وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسٰى  
 وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْعَاقِبَةَ الْحُجَّةَ الْمُهَدِّيَّ  
 صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَيُّمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَّجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ  
 وَاَيُّمَّةُ اَيُّمَّةُ هُدًى اَبْرَارٍ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اِذَا اَتَاكَ الْمَلِكُ كَانَ  
 الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَلَامًا عَنْ رِيَّاتِ  
 وَنِيَّاتِ وَعَنْ دِيْنِيَّاتِ وَعَنْ كِتَابِيَّاتِ وَعَنْ قِبْلِيَّاتِ وَعَنْ اَيُّمِّيَّاتِ  
 فَلَا خُفَّ وَفُلٌ فِيْ جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ اَلَهُ رَبِّيْ وَ مُحَمَّدٌ خَلَصَ اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَاٰلِهٖ نَبِيَّهِ وَاَلَا سَلَامٌ دِيْنِيْ وَالْقُرْآنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ  
 الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلْحُجْبِيُّ اِمَامِيْ  
 وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلْاَشْهَدُ بِكَ بِرَا اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَلِيْدِيْنَ  
 اِمَامِيْ وَ مُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِيْ وَ جَعْفَرُ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَمُوسٰى  
 الْكَاطِمُ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ بِالرَّضَا اِمَامِيْ وَ مُحَمَّدٌ بِالْجَوَادِ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ  
 بِالْمَعْدِيِّ اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُهَدِّيُّ الْمُنْتَظَرُ  
 اِمَامِيْ هُوَ اَوْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَيُّمَّةُ وَسَادَتِيْ وَقُلَاتِيْ





پاشا ڈاکو پر اسی جا ختم کرے جہاں سے شروع کیا تھا اور اگر کچھ پیسے رہے تو اس کے  
 بیچ میں ڈال دے اور بعد اسکے حاضرین قبر پر ہاتھ رکھ کر رکعت سات سوڑ  
 اٹھائیں اور پھر پین اور پھر مشایعت کر نیوالے رخصت ہو جائیں لیکن جو کس  
 باؤار بلند اس میت کو تلقین کرے اور بعد دفن کے قبر کو دنا جائز نہیں بلکہ  
 حاشیہ شیر علی بن شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر قبر میں کوئی چیز قیمتی گھڑی  
 تو اس کے لئے قبر کو دنا جائز ہے اور اگر کسی شخص نے دریا میں انتقال کیا ہو تو  
 بعد غسل اور جنوہ اور کفن کے اور غار کے اگر خشکی میں لاسے دفن کرنا ہو سکے  
 پس یہ مقدم ہے والا میت میں کچھ بوجہ باندہ کے رو قبلہ دریا میں دفن کر  
 یا یہ کہ اس کو ایک ظرف گلی میں رکھ کر منہ اس ظرف کا بند کر دے اور پھر پانچ روز  
 چھ روز کو پس ان دونوں صورتوں میں بخیر ہے کہ جس کو چاہے اختیار کرے بنا بر مشہور ہے  
 اور بعض علمائے دوسری صورت کو مقدم جانا ہے پس یہ صورت خوب ہے  
 بلکہ احوط ہے آٹھواں امر احکام صاحب غزائین ہے پس صاحب کو گریبان  
 چاک کرنا اور کپڑے پہنا ڈالنا درست نہیں بنا بر مشہور کے لیکن پیرایہ برادر  
 کے نام میں مضائقہ نہیں بلکہ بعض اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستحب ہے اور  
 عزادار کو لباس کا تغیر کرنا سنت ہو یا چھوٹا جائے کہ صاحب غزائین نے مگر مذہب پیروی  
 اور زانو پر ہاتھ نہ مارے کہ ثواب اس کا جاتا ہے اور چاہیے کہ فریاد و شہیوں  
 بھی نہ کرے بلکہ صبر کرے اور فضلے الہی پر راضی رہے اور جانو کہ قتلے  
 صابر و نکو اجر جیسا کہ امت فرماتا ہے اور باؤاز معتدل رو فیہن قیامت میں  
 وقت مصیبت کے اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہو کہ اس کو کہنے سے گناہ گذشتہ  
 بخشے جاتے ہیں اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جب کا فر زندہ رہ جائے اور وہ صبر  
 کرے اور اللہ سے ڈرے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے تو وہ سب سوار ہوں اور وہ اللہ کے

بہا کرین اور منقول ہے کہ ہر روز عالم جس کو دوست رکھتا ہو اس کے بہترین  
 فرزند و مین سے لے لیتا ہو اور ہم منقول ہے کہ فرزند کے مرتبے میں کوئی  
 ثواب بہت ہو خواہ سب کے خواہاں کرے اور پسند مغیر منقول ہو کہ حضرت  
 امام جعفر صادق علیہ السلام وقت عصیت میں اس دعا کو پڑھتے تھے  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لِمُصِيبَتِيْ فِيْ مَوْتِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ  
 لَوْ شَاءَ اَنْ يَكُوْنَ فَكَانَ اَنْ اَمْر اِحْكَامِ تَعْرِيتِ مِيْنِ ہر پس تعزیت کا کم و کم  
 مرتبہ یہ ہو کہ صاحب غزل اس شخص کو دیکھ لے مگر پاس اس کے جانا اور کلمات صبر  
 اور شکیبائی کے کہنا سنت ہو علی الخصوص بعد دفن کے اور صاحب غزا کو  
 تین روز تک کہنا بھیجا سنت ہو خصوصاً ہمسایہ کو اور تین روز سے زیادہ  
 نام نہ کر لیکن عورت کو شوہر کی یاد دہانی دینے اور دل میں ماتم کرے اور گھبراہٹ  
 کیے نہ ہو اور نہ نیت کرے و سوانہ امر زیارت قبر مومنین میں ہر پس  
 زیارت قبر مومنین کی سنت ہو کہ وہ مخصوص غریزہ کی اور روز پنجشنبہ  
 اور جمعہ کے جہاں سنت ہو جس وقت کہ قبرستان میں داخل ہو تو یہ کہو  
 اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا قُرْطُبٌ وَنَحْنُ  
 اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لِحَقُوْنَ اور دوسری روایت میں ہو کہ اس کو کہو اَلسَّلَامُ  
 عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحِمَ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ  
 سَاوَالِسْ اٰخِرِيْنَ وَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لِحَقُوْنَ اور ایک ایسی میں ہے  
 اِسْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحِمَ اللّٰهُ وَرَحِمَ اللّٰهُ  
 اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ بِكُمْ بِرَحِمَ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ  
 وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لِحَقُوْنَ اور اکثر یہ مومنین وارد ہو کہ جو





اپنے فرزند کے لیے جو آدھ روز اپنے پدر کے لیے پڑھ کر رکعت نماز پڑھتے  
 پہلی رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ ... سہری رکعت میں بعد الحمد کے  
 انا اعطیناک اور ایک روایت میں وازہی جہنم میت کے پہلے  
 کچھ تصدیق کرے تو حق تعالیٰ حضرت جبرئیلؑ کو حکم فرماتا ہے کہ تشریف فرست  
 ایک اوسکی قبر پر جا اور ہر فرشتہ کو ماتمین نعمت الہی سے ایک طبق  
 ہوگا اور وہ کہیں کے السلام علیک اے دوست خدا یہ دید ہے  
 غلام نے مومن کا واسطے تیرے پس قبر اوسکی روشن ہو جائیگی اور  
 حق تعالیٰ بہشت میں اوسکو بہار شہر عنایت فرمایا گیا اور بہار جوین  
 اوسکے ساتھ تہ تیغ کر گیا اور بہار خدا اوسکو نہایا گیا اور بہار حاجت و کار  
 رالایا گیا اور حدیث معتبرین منقول ہے کہ چھ چیزیں ہیں کہ بعد وفات کے  
 مومن کو ثواب اوزکا پہونچتا ہے ایک وہ فرزند ہے کہ اوسکے لیے  
 استغفار کرے دوسرے قرآن یا کتب علمی سے وہ کتاب ہو کہ اوس کو  
 چھوڑ گیا ہو اور بعد اوسکے لوگ پڑھیں تیسرے وہ درخت ہو کہ اوس کو لگایا ہو  
 اور زندگان خدا اوس سے نفع پالیں چوتھے وہ پانی ہے کہ جاری کیا ہو  
 مثل نارس کے پانی پینے والے کو ان ہاں کہ اوس نے بنایا اور اوس سے مخلوق  
 خدا مستفیع ہوں اچھے وہ طریقہ خیر کہ جاری کر جائے خواہ بانی لوگوں کے  
 تعلیم کرے خواہ تصنیف کرے کہ خلق اوس سے ہدایت پاؤں جیسے علی  
 مس میت ہو پس جہنم کی مرد کو بعد مردہ ہو نیکی تو ابل غسل ہو چھو  
 تو غسل اوس پر واجب ہوتا ہے بنا بر فتویٰ اور شہادہ کے لیکن اگر مردہ  
 انسان کا سر نہ ہوا ہو یا غیر انسان کا مردہ ہو تو غسل ہونی سے غسل کی  
 حاجت نہیں ہوگی اور اگر مردہ انسان کا سر نہ ہو تو غسل ہونی سے غسل کی



ایک سو تین شب کا ہے اٹھواں غسل تیسویں شب کا ہے تو ان غسل شب  
 عید الفطر کا ہے و شواں غسل روز عید الفطر کا ہے گیارہواں غسل روز عید الفطر کا ہے  
 پس عیدین میں ہر وقت اوسکا طلوع فجر صادق سے دو پہر تک تو اٹھواں غسل  
 روز عرفہ کا ہے تیرہواں غسل ماہِ جب کی پندرہویں  
 غسل سومیت کا ہے کہ ستائیسویں شہرِ جب ہی پندرہویں شواں غسل ماہِ جب کی  
 پندرہویں شب کا ہے کہ صلاوات اللہ علیہا و آلہا و سلم  
 شمسِ روزِ عیدِ غدیر کا ہے کہ اس میں ماہِ ذی الحجہ ہے نہ ذی الحجہ نہ ذی القعدہ  
 یہاں لکھ کر چوبیسویں روز کی ہے پندرہویں شب کے اور بعض علماء نے  
 چوبیسویں شب کا ہے کہ اس میں ماہِ ذی الحجہ ہے نہ ذی الحجہ نہ ذی القعدہ  
 اٹھواں غسل اٹھواں شب کا ہے کہ اس میں ماہِ ذی الحجہ ہے نہ ذی الحجہ نہ ذی القعدہ  
 اسیدہ ام ہانکہ کرام کا بیسواں غسل امیہ کا ہے کہ کفر سے بے یافق ہو جو او مرتکب  
 ان کا کہ کبیر کا ہوا ہو خواہ صدیق کا اور ایک جماعت نے لکھا کہ وہی تیسویں  
 ایک سو اٹھواں غسل واسطے طلب حاجت کو ہے خداوند باری تعالیٰ کے واسطے  
 اس لیے نے مسجد الحرام کے چوبیسواں غسل واسطے طلب حاجت کو ہے خداوند باری تعالیٰ کے واسطے  
 اس لیے داخل ہونے خانہ کعبہ کے چوبیسواں غسل واسطے طلب حاجت کو ہے خداوند باری تعالیٰ کے واسطے  
 مسجد نبی کے چوبیسواں غسل واسطے استغفار کے ہے کہ ہر ایک کی حاجت  
 انھارے غارِ خسوف و کسوف کے ہے بشعرا و کفار و منافقین و کفار  
 گن لگا ہوا اٹھواں غسل صبح اللہ کی شہادت کا ہے کہ وہ  
 باعدت جناب رسالت مآب کا ہے مطلب یہ ہے کہ اس میں  
 اور او میں کئی امر ہیں پہلا امر ان شرطوں کے بیان میں ہے کہ  
 نیم صبح ہوتا ہے اور وہ کئی ہیں پہلی یہ ہے کہ واسطے وضو اور غسل

میسر نہ ہو یا بقدر وضو کے ہوا اور غسل کے نہ ہوا اور احتیاج وضو کی اور غسل  
 دونوں کی ہو تو واجب ہو کہ وضو کرے اور عوض غسل کے تیمم اور اگر بقدر غسل  
 کے ہوا اور وضو کے نہ ہو تو واجب ہو کہ غسل کرے اور عوض وضو کے تیمم لیکن  
 جسکے لیے کہ پانی موجود نہ ہو تو پہلے اس کے لیے پانی تلاش کرنا لازم ہو علی الظاہر  
 موافق اپنی وسعت اور طاقت کے اور اگر تلاش خود نہ کر سکے تو نائب کرے  
 اگر عامل بجم پونچھ تو بہتر ہے والا جسکو چاہے اور نائب کرنا لازم ہو اگرچہ باجرت  
 بنا بقول احوط کے اور حسب طرف کہ پانی کا نہونا ثابت ہو تو واسطہ تلاش ساقط  
 ہے اور اگر بقدر واجب کو جستجو آب میں قصور کرے اور تیمم کر کے نماز پڑھے  
 تو اس صورت میں لازم یہ ہے کہ جسوقت پانی مانتہ آئے تو طہارت کر کے نماز کو ادا  
 کرے اگر وسعت وقت میں تیمم نہ نماز کے ہو اور اگر وقت مضیق میں تیمم کیا ہو  
 اور نماز سبجالا ہو تو اعادة احوط ہو اور اگر نہ نماز کا تنگ ہوا اور وضو یا غسل سب  
 فوت ہونے نماز کا ہو تو بہت قریب تیمم کرنا نماز سبجالا وے اور پھر احتیاطاً  
 اعادہ کرے اور اسبطح جب ازالہ نجاست کرانے میں جانے کے وقت جانا ہو  
 تعبیر ازالہ نجاست کو نماز سبجالا وے پھر اعادہ کرے دوسری یہ ہو کہ پانی  
 سبب ہو لیکن استعمال میں اس کے کوئی عذر ہو مثل اس کے کہ بیمار ہو اور پانی کی طہارت  
 سے خوف ضرر کا کہتا ہو یا کسی مرض کے حادث ہونے کا اندیشہ ہو یا پانی کو صرف  
 احتمال تشنگی کا ہو کہ زمانہ آئندہ میں پانی نظر نہ آئیگا خواہ واسطہ انسان کے خواہ  
 واسطہ حیوان کے یا پانی تک پہنچنا ممکن نہ ہو بسبب جگہ کے یا بسبب بیماری  
 یا ضعف پیری یا تنگی وقت کے یا بسبب خوف جان یا مال یا آبرو کے یا پانی  
 قیمت سے مانتہ آتا ہے اور قیمت اسکی موجود نہیں یا پانی کنوین میں ہو اور اول  
 کالے لٹکی کوئی چیز ممکن نہیں اگرچہ تعمیر ہو تو ان سب صورتوں میں تیمم



واجب ہوتا ہے دوسرا اعراد میں سے کوئی بھی نہیں کر سکتا جس میں صحیح ہو جائے  
 پس اب یعنی مٹی خالص ہے تمیز کے لئے اور اگر مٹی میں تھوڑا سا مال ضرور نہیں  
 سنگ پر ہی صحیح ہے بلکہ کپڑے کے غبار یا زین یا گھوڑے کے بال پر بھی ہو سکتا ہے  
 اگر اسے ملو غبار کا کرنا ممکن ہو سکے والا غبار کو جو کچھ کے تیمم کرے اور اگر غبار  
 و تھوڑا سا تو گیلی مٹی پر تیمم کو بجا لاؤ اور اگر تھوڑا سا تھوڑا سا غبار کے  
 یا ساتھ گیلی مٹی کے تو احوط یہ ہے کہ دو نوپر ملے و غبار تیمم کرے اور جس وقت  
 کہ حیثیت نے تیمم کیا ہو اور بعد اسکے صحت اصغر صادر ہو اور عذر اس کا منہ ہو  
 تو واسطے غار کے پہر عوض غسل کے تیمم کرے لیکن جس مقام میں کہ پانی اور خاک  
 ایک ہی طہارت کے لئے ممکن نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ غار کو بے تیمم اور وضو کجا لاؤ  
 اور جب طہارت ممکن ہو تو بے نیت قربت اس کی قضا بجا لاؤ و تمیز اہل تمیز کر  
 وقت میں کہ پس پشتیر وقت نماز تیمم صحیح نہیں اور اس مسئلہ میں کہ چھوٹا  
 نہیں لیکن سخت وقت میں اختلاف ہے اور بنا بر تحقیق کے وسعت وقت میں  
 صحیح ہے جس وقت کہ رفع عذر کی امید نہ رکھتا ہو اگر چہ تنگ وقت میں یا طہر  
 چوتھا اگر تیمم کی نیت میں ہے پس نیت واجب ہے اور قصد قربت کافی ہے  
 اگر قصد استباحث صلوٰۃ کا ہی ساتھ قصد قربت کر ہو سکتا ہے پانچواں  
 اگر تیمم کی کیفیت میں ہے پس کیفیت اس کی یہ ہے کہ بعد نیت کو وہ نہ اسے  
 زمین پر مارنا ہے اور بعد اسکے اونہیں ہاتھوں سے مسح کرنا ہے ابتدا میں شایہ  
 تک کی جڑ تک اور بعد اسکے بائیں ہاتھ کی پٹیلی سے دہنے ہاتھ کی پشت پر  
 مسح کرنا ہے چند دست سر انگشت تک اور بعد اسکے اسطوریہ و تھوڑا تھوڑا  
 پٹیلی سے بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کرنا ہے اور پے درپے بجا لانا احوط بلکہ لازم  
 اور سٹے مسح کی ایک ضرب چار تیمم بدل وضو کے اور دو ضرب بدل غسل کے

علی الاشهر کافی ہے لیکن احوط و ضرب بین مطلقاً پہلی ایک ضرب سے مقصد  
 وجوب کو مسح سر اور دو نو مائتہ کا بجالا دے اور پھر دوسری ضرب کے بعد  
 بقصد قربت مسح ہاتھوں کا احتیاط کرے اور اگر دو تیمم کرے ایک ایک ضربی اور  
 دوسرا دوسری بقصد احتیاط تو نہایت احتیاط ہے چھٹا امر اول چیزوں کے  
 بیان میں ہے کہ جب تک سب سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے پس معلوم ہو کہ جن چیزوں سے کہ وضو  
 اور غسل زائل ہوتا ہے انہیں سے تیمم ہی ٹوٹ جاتا ہے مگر تیمم کے ٹوٹنے میں ایک  
 چیز زیادہ ہو کہ استعمال یا نیکام ممکن ہو سکے پس اگر تیمم کیا ہو اور نماز شروع نہ کی ہو  
 اور پانی مائتہ آئے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور طہارت پائینکی واجب ہوتی ہے مگر  
 وقت ایسا ننگ نہ ہو کہ گمان کرے کہ پائینکی طہارت و وقت جاتا رہے گا تو اس  
 صورت میں تیمم ناقص نہ ہوگا پس اس تیمم سے نماز بجالا دے اور احوط یہ ہو کہ اعادہ کر  
 کرے اور اگر بعد نماز کے پانی مائتہ آئے تو اگر وقت باقی ہو تو احوط یہ ہو کہ اعادہ کرے  
 اور اگر اٹھائے نماز میں اگرچہ بعد تکبیر الاحرام کے پانی پائے پس نماز کو تمام کرے  
 لیکن بعد نماز کے طہارت پائینکی کر کے اعادہ کرنا احتیاط ہے خصوصاً اگر قبل رکوع  
 کے پانی بجم ہو چکا ہو یا اب دوسرا نماز میں ہے اور اس میں کئی مطلب ہیں  
 مطلب پہلا اول شرطوں کے بیان میں ہے کہ جب تک سب سے نماز صحیح ہوتی ہو  
 اور کئی میں پس پہلی طہارت ہو اور بعد طہارت وضو اور غسل اور تیمم ہو  
 اگرچہ کاسابق میں ہو چکا ہے دوسری مکان کا اباح ہونا ہے خواہ میں مکان  
 ملک ہو یا غلام و نفع او سکی بطور کہ ایہ کے یا صاحب مکان کو اذن ہو کہ اس  
 مکان میں داخل ہو سکا صحیح ہو مثل اسکے کہ کچھ میں نے اپنے مکان میں غلام کو  
 اجازت دی یا غلامی یعنی بہ طریق اولیٰ مثال اسکے کہ شوکی اجازت دی تو نماز کی  
 اجازت بہ طریق اولیٰ ہوگی یا اذن او سکا کسی اور قریب سے پایا جاتا ہو اور اکثر

علما نے فرمایا ہے کہ اگر ظاہر حال شاہد ہو کہ مالک کی اجازت ہو تو کافی ہو مثل  
 اون باغات کو کہ عمارت نہ ہو اور کوئی اوسمین رہ نہ ہو اور جائیداد منع نہ ہو اور اسطرح سے  
 حمام اور سرسراہین مین آپس زمین غصبی اور سقف غصبی پر نماز صحیح نہیں اور اسطرح  
 تخت غصبی پر بھی نماز صحیح نہیں خواہ غاصب ہو خواہ غیر غاصب اور اگر غصبیت  
 سے مطلع نہ ہو تو معذور ہے لیکن بعد علم غصبیت اعادہ نماز احوط ہے خصوصاً جبکہ  
 وقت نماز باقی ہو اور جاہل مسئلہ کا معذور ہو نہ ثابت نہیں ہو اور اگر نہ بول گیا ہو  
 تو بعید نہیں کہ نماز اسکی بھی صحیح ہو لیکن احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے مطلقاً اور  
 اسطرح سے جائے سجدہ کا پاک ہونا شرط ہے مگر مصلیٰ کی جگہ کا پاک ہونا کچھ ضروری نہیں  
 اگر خشک ہو اور باعث تعدی نجاست کا بدن اور کپڑے کی نہ ہو اور مخفی نہ رہے  
 کہ اگر کوئی عورت کسی مرد کے پاس نماز پڑھے اور وہ بھی نماز پڑھتا ہو اور درمیان مین  
 اونکو کوئی چیز حاصل نہ ہو اور نہ مال تہہ کا فاصلہ ہی نہ ہو اور مرد مقدم ہی نہ ہو تو بنا بر  
 قول اکثر فقہاء کے حرام ہے اور دونوں کی نماز در صورت اقتراں باطل ہے اور اگر  
 ایک کی نماز کو تقدم ہو تو دوسرے شخص کی نماز باطل ہوگی خواہ محرم ہو خواہ  
 غیر محرم ہو اور بعض علما مکروہ جانتے ہیں اور رعایت قول اول کی احوط ہے  
 اور اگر فاصلہ دس ہاتھ کا ہو یا مرد کے ہو اور عورت اسکی پیچھے یا کوئی چیز مثل  
 دیوار یا پردہ حاصل ہو تو کراہت یا حرمت کا احتمال نہیں لیکن اگر ایسے مکان مین جو  
 کہ فاصلہ دس ہاتھ کا متصور نہ ہو اور کوئی ایسی چیز بھی نہ ہو کہ اسکو حاصل کرے اور  
 نہ مرد آگے او سکے بسبب تنگی کے نماز پڑھ سکے پس اگر وقت تنگ ہو تو حرمت  
 اور کراہت جو کچھ کہ ہو علی الظاہر زائل ہوگی اور احوط یہ ہے کہ بہر دو نو اعادہ  
 کر لیں اور اگر وقت وسیع ہو تو پہلے مرد نماز کو ادا کرے اور بعد اس کے عورت اگر  
 ملک مکان مین دو نو مساوی ہوں اور اگر ملک عورت کی ہو تو بہر دو نو اسکی اجازت کو

مرد پہلے نماز نہ پڑھے گا اور مرد کو سنت ہے کہ نماز فریضہ کو مسجد و زمین سجائے اور عورتوں کو لیے اولیٰ یہ ہے کہ نماز کو گھسیں اور اگرین خواہ واجب ہو خواہ سنت  
 اور مکروہ ہو نماز پڑھنا بنا بر مذہب مشہور کہ حمام اور مقابلہ میں اور اوس مکان میں  
 مصلیٰ کو نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ شراب یا اور نشہ کی چیز پیو یا آگ و سکو آتش یا چراغ  
 روشن ہو یا کوئی تصویر ہو یا مصحف کھلا ہو اور اگر کسی چیز کو آگے رکھ لے  
 کہ مماثل ہو اگرچہ کوئی چوب یا کلاہ ہو بنا بر مشہور کہ کراہت جاتی رہیگی تیسرے  
 لباس اور فرش کا مباح ہونا ہے کسوٹے کہ مال غیر میں تصرف روا نہیں اور  
 اسید حصہ لباس اور بدن کا پاک ہونا شرط ہے کہ نجس بدن اور نجس لباس سے  
 نماز صحیح نہیں لیکن خون کمرہ مقدار درہم سے معاف ہے اگر لباس میں ہو اور بدین  
 اگر قعدہ بخود ہو تو ظاہر اِمعاف ہونہ زیادہ اوس کے بشرطیکہ وہ خون غلیظ نجس العین  
 یعنی سگ و خوک کا فرد وغیرہ مار لٹے ہو اور اسید طرح نجاست اوس کے پڑے ہی  
 کہ جو ساتر عورتین نہ ہو معاف ہے علی الاشہر اور اگر پاک کریمھا ممکن تو احوط ہو گا  
 چوتھی عورتین کا چھپانا ہو لیکن اگر ظاہر ہو اور نہ جانتا ہو مثل اسکے کہ لنگی یا پانچا  
 پہنا ہو اور اوس شخص کو اصلاح نہ ہو تو نماز میں کچھ خلل نہیں خواہ تمام نمازین  
 اتفاق ہو یا بعض میں اور اسید حصہ اگر بے اختیار اوسکی عورت کامل جلے  
 اور بدون فعل کثیر کو اوسکو چھپائے تو اس صورت میں بھی نماز میں خلل ہونا ثابت  
 نہیں لیکن احتیاط یہ ہے کہ اعادہ کرے اور اگر چھپانا بھول گیا ہو تو احتمال بطلان نماز کا  
 خواہ تمام نمازین بھولے ہو یا بعض میں پس وقت میں اعادہ اور خارج وقت میں  
 قضاء لازم ہے بنا بر قول احوط کہ اگر عورتوں کو تمام بدن کا چھپانا واجب ہو گا منہ کے  
 جسد کہ وضو میں ہو یا جاتا ہو اور دونو ماتوں کی کٹے تک اور دونوپاؤں کی گئی تک  
 بلکہ احتیاط یہ ہے کہ سوکھنے کو کچھ نہ کھلا ہو آہستہ کرے بالون کا بھی چھپانا لازم ہے الا کثیر اور

دختر غیر بالغہ کو موسے سے کچھ پانا دے کر زمین فقط بدن کا چھپانا کافی ہو پس  
 اگر ایسا باریک کپڑا ہو کہ بدن نمایان ہوتا ہو تو نماز باطل ہے لیکن جب وقت کہ صلی  
 کوئی چیز ہم نہ پہنچے کہ اپنی بدن کو چھپائے تو ناچار نماز کو برہنہ بجالائے اور واسطے  
 رکوع اور سجدہ کو اشارہ کرے پس اگر ایسا مقام ہو کہ ناظر سے ایسی معنی تو نماز کو کھڑی  
 ہو کر ادا کرنا ضروری ہو والا بیٹھ کے مگر اپنی بدن کو ناتھہ سے چھپائے اور اعادہ نماز بعد وال  
 عذر احوط ہے یا نجوشن نیت ہو کہ انشاء اللہ اگے اسکا بالذات فیصل بیان ہو گا چھٹی  
 اوس چیز پر سجدہ کرنا ہو کہ سپہ جائز ہو مثل زمین کو یا جو کچھ کہ اوس سے پیدا ہو بشط اسکو  
 کہ عادت میں کہانی اور پختہ نہ ہوں اور طلا اور نقرہ اور عقیق اور جو اہر پر سجدہ در  
 نہیں اور اسطرح سے کہ اور پونہ اور خشت پختہ پر ہی بنا بر قبول احوط کو درست نیز  
 لیکن تنگ غیہ معدنی پر درست ہو اور اسطرح سے چوب صندل پر بنا بر شہو  
 سجدہ جائز ہو اور یہ قول بظاہر قوت رکھتا ہو اور کاغذ پر ہی درست ہو لیکن احوط یہ ہے  
 کہ جب معلوم ہو کہ اصل اوسکی وہ چیز ہو کہ سپہ سجدہ درست ہو تو سجدہ کرے اور کاغذ  
 امارہ نہ ہو اور احوط یہ ہو کہ لکھا ہو ابی نہ ہو اور بعض علمائے باوصف امارہ کو جہ کہ  
 تجوین کیا ہو اور یہ مشکل ہے پس جب وقت واسطے سجدہ کو مضطر ہو تو جو چیز کہ زمین  
 پیدا ہوئی ہو اس پر سجدہ درست ہو اگرچہ کہانی اور پختہ میں آئے ہو چنانچہ زمین  
 اختلاف ہو مثل رومی کے کہ بالفعل پیونین نہیں فی رجب بعد کا و اور بنی کے اوست  
 پن سکھ پن تو وہ مقدم ہو اور اگر یہی میسر نہ ہو تو اپنے کپڑے پر سجدہ کرے اور اگر  
 یہ بھی ممکن نہ ہو تو سجدہ پشت پر کر سکتا ہو لیکن بعد زوال عذر احتیاطاً  
 نماز کا اعادہ کرے اور اگر کوئی شخص نماز میں مشغول ہو اور واسطے سجدہ کے پتہ  
 آگے کہے اور وہ ہوا سوا اور جابے پس اگر وقت تنگ ہو اور کوئی چیز نہ پاے جس پر  
 سجدہ درست ہو تا ہو مگر فعل کثیر ہو کہ منافعی نماز کا ہو تو ناچار حال اضطرار میں یہی

کہ یہ پڑھ کر سکتا ہو اور اگر وقت وسیع ہو تو بعد تحصیل مسجود علیہ کے نماز کا  
 احتیاطاً اعادہ کرے ساتویں وقت کا داخل ہونا ہی پس جب تک کہ یقین  
 داخل ہوئے وقت کا نہ ہو تو نماز کو نہیں پڑھ سکتا ہو اگر یقین حاصل کر سکتا ہو  
 اور اگر سبب ابریا اور کسی مانع کو سبیل علم و یقین کی مسدود ہو تو گمان  
 عمل کر سکتا ہو پس قبل وقت کر نماز صحیح نہیں خواہ تمام نماز خارج وقت میں واقع  
 ہوئی ہو یا کچھ وقت اور کچھ غیر وقت میں مگر اس صورت میں کہ یقین وقت کا اصل نہ ہو  
 اور گمان غالب ہو پھر بھی اگر نماز میں مشغول ہو اور بعد نماز کو معلوم ہو کہ وقت نماز کا تھا  
 پس اگر نشانے نماز میں وقت داخل ہوا ہو تو بنا بر شہور کو نماز صحیح ہو لیکن احتیاطاً  
 اگر اعادہ کرے اور اگر تمام نماز خارج وقت میں ہوئی ہو تو اعادہ لازم ہے پس مخفی نہ رہے  
 کہ وقت نماز صحیح کا صحیح صاوق سے طلوع آفتاب تک ہو بنا بر قول مشہور کو اگر یہ قول  
 بطاہر قوت رکھتا ہو لیکن اگر حرجت مشرقیہ ظاہر ہو گئی ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اس وقت فرض  
 صبح پختہ ہو جبکہ بیت بجا لاوے یقین ادا یا قضا کرے و اللہ اعلم اور وقت نماز ظہر کا  
 اول زوال آفتاب سے عصر کے پہلے رکعت آفتاب سے زوال آفتاب سے دو پہر کا  
 پہلا ہو اور وقت نماز عصر کا بعد ظہر کے پہلے رکعت آفتاب تک پس معلوم ہو کہ بقدر حرکت  
 کے اول زوال سے مخصوص وقت ظہر کا ہو اور بقدر چار رکعت قبل غروب آفتاب کو خاص  
 وقت عصر کا ہو اور یہاں میں وقت دونوں کا مشترک ہو اور وقت نماز غروب کا بعد  
 یقین غروب آفتاب کو پہلے اور انظار زوال مگر مشرقی کا احتیاطاً کہ لازم ہو اور  
 نماز غروب کا پہلے غروب آفتاب تک شب تک پس معلوم ہو کہ بقدر حرکت  
 اول غروب سے مخصوص وقت غروب کا ہو اور حسبہ وقت کہ غروب سے شب میں وقت چار رکعت  
 ہے تا وہ وقت مخصوص عشا کا ہو اور یہاں میں وقت دونوں کا مشترک ہو اور اگر وقت  
 پانچ رکعت کا ہو تو پہلے نماز مغرب کا ہو اور اگر لازم ہو تو بعد اسکے عشا اگر چہ عشا کی

ستون و تاجہ ہزار اور غیر نماز... نو میں درست ہو بشرط اسکے کہ عرفین اور سید...  
 استعمال غیر شریعہ کر محض لیسیمین لیں اور نہ شیشین کا مصافقہ نہیں دوسرے  
 طلافی لباس کی کہ غارہ و دیکھی... نہیں بھی صحیح نہیں بلکہ استعمال اسکا بھی حرام ہے اگرچہ  
 غیر نماز میں ہو لیکن اشرفی یا کسبی اور طلافی کو مکمل یا حبیب میں کہنا قباحت نہیں  
 اور اگر چاہتے ہوں فرمایا کہ اگرچہ خیر سے نماز صحیح نہیں کر پشت پا کو ہاتھ اور ٹخنوں کو چھپا  
 سکتے ہیں اسکا احتیاط یہ کہ نہ میں کوئی حدیث صحیح نقل فرمیں نہ میں گدڑی اور  
 نہ میں نے نقل سنی کی منع کی نصیر کی ہو مگر نعل عربی پہن کر غارہ نہ نہاست  
 بنا بر شہود... یا لباس نماز نہ ہو سوا عمامہ اور داتا و موز کو اور اسید طر سے  
 اور برنگین کپڑے نہ پہن کر اہمیت ہو جب گاہ... کا شوق ہو نہ موصدا بہت سرخ ہو  
 دس کپڑے میں ہی کر اہمیت ہو کہ اس میں تصویر فی روح کی ہو اور اسید طر سے  
 وہ انگوٹھی لگاویں کسی... اسید طر کی تصویر نہ ہو اور احتیاط ترک میں ہی  
 تیسے کمال میتہ کی ہو کہ نماز نماز اور عورت... نہ لگی اس سے صحیح نہیں اگرچہ پکاب  
 اور دبا میتہ کی ہو لیکن اسکو بال... شیش یا سناٹہ نہیں اگر یہ میچا ہو حلال ہے  
 اور اوکو مقرر اس سے کہتا ہو اور اگر چہ یہ ہو کہ مارا ہو وہ دھوا لے اور اسید طر سے وہ  
 ہو ست اور کمال ہو کہ کافر ہو لی ہو اور نہ جانتا ہو کہ میتہ کی ہو یا زنجیر کی تو حکم اسکا  
 ہی میتہ کا ہے تاہم اگرچہ میتہ کا حاصل نہ ہو اور اسید طر سے وہ چمرا کہ مشکوک ہو  
 کہ اسکو نہ پائے یا اور شخص سے کہ حال ہو اسکا گاہ نموتہ اسکا ہی استعمال  
 نہ کرے مگر کہ اگرچہ... یا ان سے نہ لیا ہو اور جلد میتہ ہو نا اسکا  
 سنا جانتا ہو اور اسید طر اگر مسلم ہو لے یا بلد  
 مسلم ہو بش... بلکہ یہ نہ ملو کہ وہ گت جلد میتہ جہان پاک جاتا تو میں  
 والا بنباب و مر... جو تھے حیوان حرام گوشت کی کمال ہو کہ نماز اور

بہ صحیح نہیں لیکن غیہ نماز میں استعمال ہو سکا۔ ضایعہ نہیں کہ تابشہ طاری کیلئے مکہ  
 وچ گیا ہو اور وہ قابلیت فرج اور شکار کی بھی شرعاً کہتا ہو مثل شیر کریم اگر شیر کریم  
 پاسے اور اسکو ذبح کرے بطور شرع کو تو کمال اور گوشت اور چربی اسکی پاک ہو جاتی ہے  
 علی الظاہر اور اگر کمال اسکی دباغت کر کے استعمال کرے تو احوط ہے لیکن بہن کے  
 اسکو نماز نہیں پڑھ سکتا ہے یا پنجویں حیوان حرام گوشت کو بال اور رونگوٹین  
 کہ نماز نسوی صحیح نہیں اور استخوان حرام گوشت سے بھی جناب احوط ہے  
 نان اگر بال یا نا نہیں اپنویا اور کسی مسلم کو کپڑے پہننے میں ہوں تو احتیاطاً لازم نہیں چھو  
 نجس لباس کے نماز اس سے بھی صحیح نہیں خواہ شہاب سے نجس مع خواہ خوشبو یا اور  
 کسی نجاست سے نان لباس میں اگر خون درجہ بغلی تحریم ہو سو خون حیض نفار  
 اور استخوان کے اور سو خون نجس العین مثل ہسک و خوک اور کافر کو نماز میں  
 معاف ہو گا جیسا کہ قبل ازین مذکور ہوا اور لباس کہ نجاست اسکی معاف  
 نہیں پس اگر اسکی نجاست طامع ہو اور بعد نماز کو کپڑے یا بدن پر پا پس اگر  
 وقت نماز کا گذر گیا ہو تو علی الذلہ نماز واجب نہیں اور اگر وقت باقی ہو تو اعادہ  
 نماز احوط ہے لیکن اگر قبل نماز کے شراب ہو یا وضو نجاست میں اور یہ شخص  
 اہمال اور سستی کرے اور بعد نماز کے نہیں ہو جاوے یا نجس تھا تو اعادہ کرے اور  
 اگر وقت باقی نہ ہو تو قضا کرے اور اگر اٹھنا سے نماز میں کچھ تو احتیاط یہ ہو کہ اس  
 کپڑے کو پیشینگی کرے اور سر امیہ ہو یا آب کشیدہ غیہ طہر ہو اگر ممکن ہو بشرط اسکے  
 کہ باعث فعل کثیر اور نہانی صلوٰۃ کا نہ ہو اور نماز کو تمام کرے اور امتیاطاً پھر اعادہ  
 کرے اور اگر تبدیل اور قطع یہ سن نہ تو نماز کو قطع کرے اور دوبارہ سجلاوے اور اگر  
 بھول گیا ہو اور نماز میں یاد آئے تو نماز کو توڑ ڈالے اور پھر سر سے شرع کرے  
 اور اگر بعد نماز کو یاد آیا ہو تو اس نماز کو اعادہ کرے خواہ وقت ہو خواہ نہ ہو یا پھر



قول حوط کو اور اگر سچا ستون کی کمتر درجہ بنی ہو تو معاف ہو اور مانین کہ  
 خلل نہیں مگر مقدار و درجہ میں اختلاف ہو جس بعض عالموں بقدر پورا بالا انکوش  
 فرمایا ہو اور بعضوں لکھا ہو کہ بقدر پورا بالا انگشت و ریان اور بعضوں کو کلام سے ظاہر  
 ہوتا ہو کہ برابر بعد انگشت سب سے جوابہام سے متصل ہو اور بعضوں کو نزدیک بقدر  
 گوہر ال کف دست پس اگر بند سب سے ہی کم ہو تو بلاشبہ معاف ہو اگر کہ زمین ہو اور اگر  
 بدین ہو تو بقدر بخون کو یعنی جو کہ زیر علی الطاہر معاف ہو اور اگر بقدر درجہ کم ہو تو اور  
 معاف ہو زمین خلاف ہو اور ہونا اسکا حوط بلکہ اطراف و آویز یا دو کا ہونا واجب ہو  
 باتفاق علماء اور اسطرح سے اگر نجس ہو کہ اس کے ساتھ عورتین نہ ہو سکی مثل ٹوپی اور  
 زبازہ اور خراب نجس کے تو یہی معاف ہو بشرطیکہ ان پر عمل ہو پرہیز جس عضو میں  
 اور کم ہستی میں اویسی جگہ نہ ہو نہ اور کسی مقام پر اور خشک ہون اور بخت بقدر  
 کے نہ ہوں اور بعض علماء نے عوی اتفاق کیا ہو اور اسطرح سے نجس ایس اس  
 عورت کا بھی معاف ہو کہ بچہ پر نہ ش کرنا ہو بشرط اس کے کہ درجہ ست سو  
 پیشاب بچہ کے اور کوئی نہ ہو اور سو اس کے کہ بچہ کو دوسرا بھی ممکن نہ ہو پس ہر روز  
 ایک مرتبہ اور دو ہو ڈال اگرچہ پر نجس ہو جائے ساتوین غیر شخص کا کپڑا ہو کہ نماز اس  
 جی صحیح نہیں جب تک کہ واسطے نماز کے اجازت اس کے کسی قرینہ یا شاہد حال سے  
 معلوم نہ ہو آٹھوین غصبی کپڑا ہو کہ نماز اس سے بھی صحیح نہیں خواہ غاصب ہو نہ او  
 غیر غاصب لیکن اگر اذن مالک حاصل ہو تو قباحت نہیں مطلب تیسرا  
 نماز واجب میں اور نماز واجب کئی میں پہلی نماز پوسیدہ چکانہ کہ یہ ہر مکلف واجب  
 ہو پس وہ ہر شبانہ و زمین پانچ نمازین میں کہ اونکی شہادتیں ہوتی ہیں چنانچہ  
 صبح کی دو رکعت اور ظہر اور عصر اور عشا کی چار چار اور مغرب کی تین تین  
 ایک ہر چار رکعتی نماز کی دو رکعتیں ساقط ہو جاتی ہیں اور نافذ

ظہرین ہی ساقط ہو اور نماز شب کی باقی رہتی ہو مگر نافلہ عشا میں کلام ہے  
 اور بنا بر مشہور کے یہ بھی ساقط اور رکعتین نوافل کی فرضیہ ہو وچند بین  
 پس وچوتیس رکعتین بین بنا بر مشہور کا انا بجز قبل فرضیہ صبح کو دو رکعتین  
 بین اور قبل ظہر کے آٹھ اور قبل عصر کے بھی آٹھ اور بعد مغرب کو چار اور بعد  
 عشا کو دو کہ ان کو نور کوٹھوٹھوٹھو کہتے ہیں اور حساب میں ایک رکعت ہوتی ہو اور  
 اوسکو وتیرہ کہتے ہیں اور نافلہ شب کی گیارہ رکعتیں ہیں کہ ان میں سو دفع اور  
 ایک ترکی ہو پس یہ سب فرضیہ اور نوافل ملا کے اکاون رکعتیں ہوتی ہیں  
 اور نوافل کی دودو رکعتیں ہیں کہ ہر دوسری رکعت میں ایک تشهد اور سلام  
 ہے کہ ایک رکعت دودوسری نماز جمعہ اگر غیبت امام علیہ السلام میں اسکو  
 وجوب میں اختلاف ہے کہ وقت کہ شہداء جمعہ کی پائی جائیں تو بعض علماء  
 واجب تخییری اور بعض واجب مبنی اور بعض میں نہیں جانتے لیکن  
 حضور امام میں تو یقینی واجب عینی تھا اور غیبت میں قول وجوب تخییری  
 خالی رجحان سے نہیں مگر بعد نماز جمعہ کے نماز ظہر احتیاطاً پڑھ لے بنا بر رعایت  
 قول اول عالموں کو کہ جو جائز نہیں جانتے اور اول وقت نماز جمعہ کا نوافل آفتاب  
 اور ممتد ہونا وقت کا یہاں تک کہ غروب آفتاب میں چار رکعت کا وقت باقی  
 رہے متصل ہے مگر احتیاطاً یہ کہ بعد زوال کے شروع کرے اور تاخیر نہ کرے وھو العالم  
 یہ سہری نماز عید رمضان اور عید قربان کہ غیبت امام علیہ السلام میں انکی بھی  
 وجوب میں اختلاف ہے اور ظاہر اسبوقت کہ شرطین جماعت نماز عید کی موجود  
 ہو تو وجوب خالی رجحان سے نہیں پس مخفی نہ ہو کہ وقت ان دونو کا طلوع  
 آفتاب سے زوال تک ہو بنا بر مشہور کا اور یہ دو رکعت ہیں اور ترکیب اسکی یہ ہے  
 کہ بعد از تکبیر الاحرام یعنی اللہ اکبر کہہ کر حمد پڑھو اور بعد اسکے ایک مرتبہ کوئی

اور سورہ پھر پڑھا اور افضل ہے کہ سورہ والشمس وضحیٰ پڑھا اور بعد اسکے اللہ اکبر  
 کیلئے قنوت پڑھیں پس سید طریقت پانچ مرتبہ قنوت کو پڑھا اور ہر قنوت کو پڑھا کہ  
 ہی کھڑا اور بعد پانچویں قنوت کہ اللہ اکبر کیلئے رکوع میں جائے اور بعد رکوع کو سید  
 کھڑا ہو اور سمیع اللہ لمن ھلّا کہ کھڑا اور سجدہ میں جائے اور بعد سجدہ اول  
 سر اوٹھا کہ قدس مجتہد و آویہ و ستر سی میں جائے اور بعد سجدہ دوسرے کو سید ہموں  
 یکایک پڑھ جائے کہ اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں اور بعد اسکے دوسری رکعت کر لے  
 اور نماز سید یا کھڑا ہو اور سید طریقت سے اسکو بھی عمل میں لائے اور دوسری رکعت پڑ  
 بعد حمد کہ ایک مرتبہ سورہ ہلّا تاکہ حدیث الغاشیہ کو پڑھا اور بعض ویار  
 ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سورہ کہ رکعت اولیٰ میں سورہ اعلیٰ اور ثانیہ میں والشمس  
 پڑھا اور چار مرتبہ سورہ پڑھا اور بعد دوسری سجدہ کو آرام اور اطمینان سے بیٹھ کر تشهد  
 اور سلام کو پڑھا۔ سورہ فافاع ہو اور صورت قنوت کی یہ واللھم  
 اھل الکبریا والاعظمۃ و اھل الجود و الجبروت و اھل العفو  
 والرحمۃ و اھل التقویٰ والمغفرۃ اسئلک بحق هذا الیوم الذی  
 جعلتہ للمسلمین عیداً و لحکم خیراً و کرامۃ و شرفاً و مزیناً  
 ان تصدق علی محمد و آل محمد و ان تذلّ علیّ فی کلّ خیر لا ھلک  
 فیہ محمد و آل محمد و ان تحببنی من کلّ سوء اخرجت  
 منہ محمد و آل محمد صلواتک علیہ و علیہم اجمعین  
 اللھم انی اسئلک خبر ما سئلک بہ عبادک الصالحون  
 و اسئلک ما استعاد منہ عبادک الخاضعون و چون نماز  
 میں اور سورج گھٹن کی ہو کہ یہ بھی واجب ہے بسوقت کہ گھٹن شروع ہو  
 کہ اگر نماز اور احتیاط یہ ہو کہ انجلا شروع نہ ہو یا پے کہ نماز کو بجی لائے

اور اگر وقت وسیع ہو تو نماز کا طویل مینا اور سورہ طویل پڑھنا اور پھر نماز کا اعادہ کرنا  
 سنت ہے جب تک کہ گن لگتا جاتا ہو وقت میں وسعت باقی ہو اور جو وقت کہ چھوٹا  
 شروع ہو تو نزدیک بعضی عالموں کو وقت جاتا رہتا ہے لیکن بعد تمام انجلا کو وقت ک  
 فوت میں کچھ خلاف نہیں پس بعد منجلی ہو جائیکے قضا بھی لازم ہوتی ہے اگر عدا تیر  
 کی ہو اور اگر سبب عدم علم کو ترک ہوئی ہو اور معلوم ہو کہ تمام قرص کو گن نہیں ہوا  
 تو پھر قضا کی حاجت نہیں اگرچہ قضا احوط ہے اور اس میں سے نماز زلزہ اور آندہ ہی سرخ  
 اور سیاہ کی بھی واجب ہو اور اس میں تاخیر و انہین اور اگر تاخیر کرے تو گنہگار ہو تا ہر  
 او قضا لازم ہے بنا بر قول احوط کو مگر جب علم حاصل نہ ہو تو قضا ثابت نہیں ہے  
 لکن احوط ہے اور نماز زلزہ کی قضا نہیں ہوتی بلکہ تمام عمر تک ادا ہے بنا بر مشہور کو  
 اگرچہ در صورت تاخیر عدا و اختیار گنہگار ہو گا اور احوط یہ ہے کہ بعد بطلت ہو نماز زلزہ کو  
 بہت قریب پڑے اور ادا او قضا کی نیت کچھ نہ کرے اور اگر وقت نماز حاضر ہو میتہ کا  
 تنگ ہو خواہ نماز آیات ادا ہو خواہ قضا تو پہلو نماز یومیتہ کو بجا لاو اور بعد اسکے نماز  
 آیات کو پس معلوم ہو کہ نماز آیات کی دو رکعتیں ہیں کہ ہر رکعت میں پانچ پانچ  
 رکوع ہیں اور ترکیب اسکی یہ ہے کہ بعد نیت کو تکبیر الاحرام کہے خدا اور ایک سورہ تمام  
 پڑھے اور بعد اسکے رکوع میں بجا اور رکوعی سے سر اوٹھا کر سیدنا کھڑا ہو اور فقط تکبیر کہے  
 اور پھر حمد او ایک سورہ پڑھے خواہ وہی سورہ ہو خواہ دوسرا اور بعد اسکے قنوت پڑھے  
 اور رکوع میں بجا پس اس میں سے پانچ رکوع بجا لاو اور ہر دوسری رکوع کو قبل قنوت  
 پڑھے اور بعد پانچویں رکوع کو سیدنا کھڑا ہو اور سمیع اللہ لمن سمعہ کہے سجدہ میں جا  
 اور تہجد اول سے سر اوٹھا کر قدری بیٹھے اور پھر دوسری سجدہ میں جا اور بعد دوسرے  
 سجدہ کا اندک بیٹھ کر سیدنا کھڑا ہو اور پھر اس میں سے دوسری رکعت کو بھی عمل میں  
 لائے اور بعد دوسری سجدہ کو تشهد اور سلام کہے نماز سرفارغ ہو بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے

کہ بعد حمد کو ایک سورہ کی آیات کو پانچ حصہ کر دے اور ہر ایک کو قبل ہر رکوع کو پڑھے  
 اور اس صورت میں پھر حمد پڑھنا ضرور نہیں لیکن اور کسی امر میں فرق نہیں ہے  
 یعنی جب سطح قنوت وغیرہ صورت اولیٰ میں بجا لانا چاہیے اور سطح اس صورت میں  
 اور سطح دوسری رکعت کو بجا لانا یعنی حمد پڑھو تمام اور اس کو بعد ایک آیت  
 کسی سورہ میں ہی پڑھو یا دوسری رکعت اولیٰ لیکن نماز پڑھنا بطریق اول یعنی ہر رکوع کو  
 پہلے حمد اور سورہ کامل پڑھنا افضل ہے بلکہ وسعت وقت میں مما لکن احوط ہو  
 اور قنوت اس نماز میں پس پہلی رکعت میں دوہین ایک قبل دوسری رکوع کو  
 دوسرا قبل چوتھی رکوع کو اور دوسری رکعت میں تینہین ایک قبل پہلی رکوع کو  
 اور دوسرا قبل تیسری رکوع کو اور تیسری رکعت میں پانچویں رکوع کو پانچویں نماز و عہد  
 کہ یہ بھی واجب ہے اپنا اور صیغہ نذر اور عہد سے واجب کرے پس مخفی نہ ہو کہ صیغہ  
 نذر کا عربی میں مثل اس کی ہے کہ **لَعَلَّہُ عَلَیْ اَنْ حَصَلَ مَطْلُوْنِ اَنْ اُصَلَّی**  
**اَرْکَعَتَیْنِ** اور اگر عربی اس کی نہ جانتا ہو تو زبان ہندی میں یوں کہو کہ اگر فلاں مطلب  
 میرا حاصل ہو جائے تو واسطے خدا کو دو رکعت نماز کی پڑھو گا اور واسطے جسے اگر فریضہ  
 نذر کرے یا رخصتہ ایمن کہہ دینے کی نذر کرے تو واجب ہوتا ہے اور اگر عہد کرے تو اس کا بھی  
 صیغہ عربی میں واسطے کہ **لَعَلَّہُ اَنْ اُصَلَّی اَرْکَعَتَیْنِ** اور اس کی بھی  
 عربی نہ جانتا ہو تو ہندی میں کہو کہ عہد کیا میں خدا سے کہ اگر فلاں مطلب میرا حاصل  
 ہو جائے تو دو رکعت نماز کی پڑھوں یا دنس و پے مومنوں کو کہ وہ تم سے زمین  
 اس کا وفادار لازم ہے چھٹی نماز قسم ہے کہ یہ بھی واجب ہے جو وقت عربی میں نہ حکم دے  
**وَاللّٰہُ لَا اُصَلَّی اَرْکَعَتَیْنِ** تو دو رکعت نماز کی واجب ہوگی اور اگر ہندی میں  
 کہو کہ قسم خدا کی دو رکعت نماز پڑھو گا تو بھی نماز واجب ہو جائیگی ساتویں نماز  
 طواف ہے کہ یہ بھی واجب ہے اگر طواف واجب ہو آٹھویں نماز واجب ہے کہ یہ بھی واجب ہے

جسوقت اجزاء پورے اپنے اوپر واجب کر لوں گے وہ نماز ہو کہ باپ و قضا ہو تو بعد  
 اسکو انتقال کے پسر کلان پر واجب کیا اسکو اور اگر بولیں اس میں کچھ شرط ہیں کہ کتب  
 مبسوط میں مفصل ہیں دسویں غار میت ہو کہ یہ بھی واجب اگر میت کا جس پر  
 کم ہو پس بعد غسل و کفن کو اس پر نماز پڑھو اور اس نماز میں وضو اور غسل شرط نہیں  
 اگرچہ بہتر ہو تو یہ بھی بلا عذر ہو سکتا ہے بلکہ لباس اور بدن کا بھی پاک ہونا ثابت  
 نہیں ہے اور بعض عالم ضرور جانتے ہیں تو پاک کر زمین احتیاط ہو اور تہ کی لباس نماز کی یہ ہے  
 کہ جنازہ کو اپنی سامنے قبلیط رکھو اسطر جس کے سر میت کا دہنی طرف ہو نماز پڑھو لیکن  
 اور اسکی کم کے برابر کھڑا ہو اگر جنازہ مرد کا ہو اور اگر جنازہ عورت کا ہو تو محاذی سینہ کے  
 نماز پڑھو پیش نماز ہو خواہ مفرد اور بعد اس کے نماز میں مشغول ہو اور اس نماز میں واسطہ  
 جنازہ مومن کو پانچ تکبیریں واجب ہیں پس بعد میت کو بقصد وجوب اللہ کہ کھڑے ہو  
 بعد اسکو شہادتین پڑھو اور طریقہ مختصر یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ  
 اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کھڑے ہو موافق منقول کے شہادتین کو طول نماز یہ بہتر ہے  
 اور پھر اللہ اکبر کھڑے ہو اور بعد اسکو رُوئے کھڑے ہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَلِ مُحَمَّدٍ  
 اور پھر اللہ اکبر کھڑے ہو اور بعد اسکو واسطہ مغفرت مومنین کو دعا کر اس طریقہ سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ  
 لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ اور پھر اللہ اکبر کھڑے ہو اور بعد اسکو میت کو لیے دعا کر  
 اسطر سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ الْمَيِّتِ اور پھر اللہ اکبر کھڑے ہو کو فارغ ہو پس اس قدر  
 کافی ہے لیکن انکا طول سے نہ بہتر ہے اور اس نماز کی دعائیں اور اذکار کی طرح سے  
 حدیث مومنین حضرت سے منقول ہیں از انجمل ایک یہ ہے کہ بعد تکبیر اول کو اسطو سے کہ  
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَنْرِ سَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَ نَذِيْرًا لِّبَنِي  
 اَدَمَ السَّاعَةِ اور دوسری مرتبہ اللہ اکبر کھڑے ہو اسکو یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَالْمُحَمَّدِ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَالْمُحَمَّدِ وَارْحَمْ  
 مُحَمَّدًا وَالْمُحَمَّدَ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَمَا بَارَكْتَ  
 وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَالْمُحَمَّدِ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ  
 وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِينَ أَوْ رَأْسِ الْكِبَرِ كَمَا اسْكُو بِهِمُ اللَّهُمَّ  
 اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ  
 مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَا خَيْرَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ  
 الدُّعَوَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَوْ رَأْسِ الْكِبَرِ كَمَا اسْكُو بِهِ  
 اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ تَزَلْ يَا  
 وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ  
 أَعْلَمُ لِسِرِّ رَبِّهِ مِنْكَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْنِي إِحْسَانَهُ وَإِنْ  
 كَانَ مُسِيئًا فَجَعَلْهُ عِنْدَكَ وَاعْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِي  
 أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَلَمْ يَخْلُفْ عَلَى أَهْلِهِ فِي الْغَائِبِينَ وَارْحَمْهُ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَوْ رَأْسِ الْكِبَرِ كَمَا اسْكُو بِهِ  
 أَوْ بِهٖ صَوْرَتِهَا سَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْهُمْ  
 اللَّهُمَّ إِنَّ هَذِهِ أَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ أَمَتِكَ  
 تَزَلْ يَا وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا  
 خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ لِسِرِّ رَبِّهَا مِنْكَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ  
 فِي إِحْسَانِهَا وَإِنْ كَانَتْ مُسِيئَةً فَجَعَلْهُ عِنْدَكَ وَاعْفِرْ لَهَا  
 وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَلَمْ يَخْلُفْ عَلَى أَهْلِهَا  
 فِي الْغَائِبِينَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
 أَوْ رَأْسِ الْكِبَرِ كَمَا اسْكُو بِهِمْ أَوْ رَأْسِ الْكِبَرِ كَمَا اسْكُو بِهِمْ

اور ایک عورت کا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اس طرح ہے **اللَّهُمَّ إِنَّ**  
**هَذَيْنِ عَبْدَكَ وَابْنَتَكَ** اے خداوند! یہ تیرا بندہ اور تیرا لڑکیاں  
**مَنْزُولٍ بِهِ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُمَا إِلَّا خَيْرًا** اور انت اعلیٰ سے بہتر چیزیں  
**اللَّهُمَّ إِنْ كَانَا مُحْسِنِينَ** فرزدی احسان ہمہ اور ان کا مہینہ بہتر  
**عَنْهُمَا وَاعْفِرْ لَهُمَا** اور اجعلہما عندک فی اعلیٰ علیین واخلف  
 علی اہلہما فی الغائبین وارحمہما برحمۃک یا ارحم الراحمین  
 اور اگر جنازہ دونو عورتوں کی ہوں اور نماز مشترک ہے تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا  
 اس طرح ہے **اللَّهُمَّ إِنَّ هَاتَيْنِ امَّاتَكَ وَابْنَتَكَ عَبْدُكَ وَابْنَتُكَ**  
**نَزَّلْتَا بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُمَا إِلَّا خَيْرًا**  
**وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهِمَا مِمَّا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتَا مُحْسِنَتَيْنِ** فرزدی احسان  
**وَأَنْ كَانَتَا مُسِيئَتَيْنِ** فتجاوز عنہما واعف عنہما واجعلہما عندک  
 فی اعلیٰ علیین واخلف علی اہلہما فی الغائبین وارحمہما برحمۃک  
 یا ارحم الراحمین اور اگر جنازہ بہت جمع ہوں مردوں یا مختلف کچھ مردوں کو  
 اور کچھ عورتوں کو بعد چوتھی تکبیر کے دعا کو صیغہ جمع مذکر ہے **اللَّهُمَّ إِنَّ**  
**هَؤُلَاءِ عِبْدُكَ وَابْنَاءُ عِبْدِكَ وَأَمَّا لَكَ نَزْلُوكَ وَأَنْتَ خَيْرُ**  
**مَنْزُولٍ بِهِ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُمْ إِلَّا خَيْرًا** اور انت اعلیٰ سے بہتر چیزیں  
**اللَّهُمَّ إِنْ كَانُوا مُحْسِنِينَ** فرزدی احسان ہمہ اور ان کا مہینہ بہتر  
**عَنْهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ** اور اجعلہم عندک فی اعلیٰ علیین واخلف علی  
 اہلہم فی الغائبین وارحمہم برحمۃک یا ارحم الراحمین اور اگر جنازہ  
 عورتوں کی ہوں تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اس طرح ہے **اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ**  
**امَّاتَكَ وَبَنَاتِ عِبْدِكَ وَأَمَّا لَكَ نَزْلُكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ**



بِهَ الْاَلٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُمْ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّ اَعْمَارِهِمْ  
 مِنْ اَلَاٰلِھِمْ اِنْ كُنَّ مُحْسِنَاتٍ فَرِّدْ فِيْ اِحْسَانِنَّھِمْ وَاِنْ كُنَّ مُسِيئَاتٍ  
 فَجَاعِلٌ اَوْزَعْنَهُنَّ وَاغْفِرْ لَھُنَّ وَاجْعَلْھُنَّ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰی عَلَیَّتِهِنَّ  
 وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِھُنَّ فِي الْغَابِرِیْنَ وَاَسْرَحْھُنَّ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ  
 الرَّاحِمِیْنَ اور اگر جنازہ لڑ کے کا ہو اور سن او سا چھ برس ہو کم نہ ہو اور حد  
 بلوغ کو نہ پہنچا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا سطر جسے پڑھو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَہٗ  
 لَا بَیْوَدَہٗ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَاٰخِرًا اور اسی طرح اگر جنازہ لڑکی کا ہو اور  
 وہ بھی سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو تو دعا اس طور پڑھو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَہَا لَا بَیْوَدَہٗ  
 وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَاٰخِرًا اور اگر جنازہ ایسے شخص کا ہو کہ ضعیف العقل ہو  
 اور مذہب حق و باطل میں تمیز نہ کرے اور اسی سبب سے سن یون اور شیعوں سے  
 عداوت کرتا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے اس دعا کو پڑھو اَمِیت مرد ہو خواہ عورت  
 اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَفِیْھِمْ عَذَابٌ اَلْحَدِیْمِ  
 اور اگر میت کا مذہب معلوم نہ ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے اس دعا کو پڑھو اَمِیت مرد  
 خواہ عورت اَللّٰھُمَّ اِنَّ هٰذِہِ النَّفْسُ اَنْتَ اَحْبَبُہَا وَاَنْتَ اَمْرُہَا اَللّٰھُمَّ  
 وَلَھَا مَا تَوَلَّیْتَ وَاَحْسَنُھَا مَعَ مَنْ اَحَبَّبْتَ اور اگر جنازہ خلاف مذہب یعنی  
 سنی کا ہو اور ضرورت نماز کا اتفاق ہو تو اس کے لیے چار تکبیریں ہیں بعد چوتھی  
 تکبیر کے اگرچہ آہستہ سے ہو یہ کو اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْ عَبْدَکَ فِیْ عِبَادِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَیُّ  
 حَرَّ نَارِکَ اَللّٰھُمَّ اِذْفُہُ اَشَدَّ عَذَابِکَ فَاِنَّہٗ یُوَالِیْ اَعْدَا اَنَاکَ  
 وَیَعَادِیْ اَوْلِیَا اَنَاکَ وَیُبْغِضُ اَهْلَ بَیْتِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 وَاٰلِہٖ اَوْرَاسِیْطِہٖمَ اگر جنازہ عورت سنی کا ہو تو یون کو اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْ  
 اَمْرَکَ فِیْ اِمْرَاِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ لِحَرَّ نَارِکَ اَللّٰھُمَّ اِذْفُہَا اَشَدَّ

عَذَابِكَ فَاَتَمَّهَا لَكَ اَنْ اَعْلَلْتُكَ وَتَعْلَمُ اَوَّلِيَّاتَكَ وَتُبْغِضُ  
 اَعْمَلُ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ پس نماز سے فارغ ہو +  
 مطلب چوتھا اذان اور اقامت کے احکام میں ہے جس معلوم ہو کہ اذان کی  
 اشارہ فصلیں ہیں بنا بر فتویٰ اور مشہور کہ چار مرتبہ اللہ اکبر اور دو مرتبہ  
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ  
 اور دو مرتبہ حَسْبِيَ عَلَى الصَّلٰوۃ اور دو مرتبہ حَسْبِيَ عَلَى الْفَلَاحِ اور دو مرتبہ  
 حَسْبِيَ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ اور دو مرتبہ اللہ اکبر اور دو مرتبہ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ اور  
 اقامت کی تین فصلیں ہیں اول میں تکیہ برن کم ہونی میں اور بعد حَسْبِيَ عَلَى  
 خَيْرِ الْعَمَلِ کے دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ زیاہ ہونا اور آخر کے  
 ایک مرتبہ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ ترک ہو جاتا ہے اور ترتیب فصول شرعیہ کے حسب سہولت  
 بیان ہوئی اوسے طرح سے کچھ ایسے اسطے ہر نماز یومیہ اور نماز جمعہ کے اذان اور اقامت  
 سنت ہے بنا بر مشہور کہ اور یہ قول ہر چند قوت رکھتا ہے لیکن نماز صبح اور مغرب میں احتیاطاً  
 یہ ہر اقامت کو ترک نہ کرے کہ بعض علما واجب جانتے ہیں بلکہ اذان کو بھی ترک  
 نہ کرے اور پشتیہ وقت سے اذان صحیح نہیں لیکن وقت صبح کیو اسطے تینہ غافل و نیکو اذان کی اجازت  
 ہو اور بعد زوال وقت کو دوبارہ کہنا سنت ہے اور قضا کی نماز میں ایک مرتبہ اذان اور  
 نماز کے بعد اقامت جتنی نمازین کہ ایک مرتبہ پڑھے کافی ہے اور اگر بعد فاصلہ کو پڑھے  
 تو پہلے اول دفعہ میں اذان کہے اور باقی نماز میں فقط اقامت کہنا کافی ہے اور اگر  
 اذان اور اقامت دونوں کو نہ کہے چونکہ حسب فتویٰ کو دونوں سنت ہیں تو بھی ضابطہ  
 نہیں اگرچہ کہنا افضل ہے اور چاہے کہ اذان کو باواز بلند اور سہولت سے پڑھ لے  
 وقف میں طول کیے ہو مگر اقامت کو یہ نسبت اذان کے ساتھ آہستگی کو جلد مختصر  
 وقف سے کہہ لیکن عورتیں اذان اور اقامت دونوں کو آہستہ کہیں کہ آواز ان کی

نامحرم نہ سنی بلکہ کبیر اور شہادتین پر اکتفا کر سکتی ہیں اور موزن کو دہراو پائیں التعمات  
 کرنا مکروہ و مثل سنین کو اور اثنا اذانین بات کرنا مکروہ ہوا و اشہد ان علیاً  
 ولی اللہ کا تہ کا کہنا بدولن قصد جزئیست اور بغیر تشریح کو مضایقہ نہیں کہ خبر  
 ایمان ہوا و داخل اذان نہیں اور اقامت میں بات کرنا کرامت شدید ہو بلکہ  
 بعد ققامت الصلوہ کو حرام ہو بنا بر قول بعض علماء کو مگر سلیکے کہ امام کہ آئے  
 کرنا یا جماعت کی صفوں کو برابر اور سیدھا کرنا منظور ہو تو واسطے اسکے اگر کوئی کلمہ  
 کہ تو قباحات نہیں والا اقامت کو دوبارہ کہہ آو چاہئے کہ موزن مسلمان اور  
 عاقل ہو اذان او سکی معتبر ہو اور ان شرطوں میں کچھ خلاف نہیں مگر شیعہ اثنا عشری  
 ہونا بنا بر قول احوط کی درکار ہے پس واسطے مومنین کے اذان سنین کی کافی  
 نہیں اور بعضی حدیث مومنین جو آیا ہو کہ غازیہ تو ساتھ اذان مخالفین کو نواہا  
 مراد اس یہ کہ وقت عذر اگر انکی اذان سے منقطع وقت کا ہم پہنچے تو غازیہ ہو سکتا  
 بعد اذان کو خود اذان اور اقامت کھو اور سنت ہو کہ موزن ساتھ طہارت کرو بقبیلہ  
 کھڑا ہو اور وقت کو بھی پہچانتا ہو اور عادل اور بلند آواز ہو لیکن بالغ اور آزاد ہو  
 کچھ ضرور نہیں اور اکثر علماء فی تصریح کی ہو کہ موزن کا مرد ہو یا ضرور ہو لیکن واسطے  
 عورتوں کو موزن کا مرد ہونا حاجت نہیں کہ مقتا پس عورت کی اذان عورتوں کو واسطے  
 کافی ہو جب نماز بجا عت پڑھیں اور جب وقت کہ کوئی شخص اذان اور اقامت نہ دے تو  
 فراموش کری اور غازیہ مشغول ہو او پیشتر کو عسی یا د آو تو اونکی طرف رجوع کرنا  
 سنت ہو اور غازیہ سر پہ شروع کری اور اگر عذر ترک کی ہو تو رجوع درست نہیں بنا بر  
 مشہور کہ اور ظہر اور عصر کی غازیہ میں ایک اذان اور و اقامت پر اکتفا کری اور سب خطری  
 مغرب اور عشاء میں بھی اگر دیکھا نہیں انکی غازیہ نافلہ نہ کی ہو والا ہر نماز کے لیے اذان  
 اور اقامت دونوں کھو اور اگر مسجد میں ایک گروہ نماز بجا عت ادا کری اور بعد اسکو دوسرا

زود آئے اور وہ بھی چاہی کہ ہاں سمجاعت ادا کرے پس اگر جماعت اول سو کوئی صف ایتر  
 حال پر باقی ہوں تک کہ ایک شخص بھی اپنی جگہ پر تعقیب آورد عین مشغول ہو  
 تو اذان اور اقامت کی حاجت نہیں اور یہی حکم ہو واسطی اوس شخص کے کہ بعد  
 جماعت کو آوے اور نماز تمنا پڑھیں جب تک کہ کوئی تعقیب پڑ نہ ہو الا باقی ہو جماعت و سو  
 اور بعد اذان کراہی عاکو پڑھنا سنت **اللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِي بَارًّا وَعَلِيًّا**  
**قَالَ وَرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ سَائِدًا وَاجْعَلْ لِي عِنْدَ قَابِلِنِيكَ**  
**مُسْتَقَرًّا وَقَرَّ اِرَامَطْلِبْ** یا سبحان افعال غائبین ہو اور اوسین  
 کئی امر میں پہلا امر نیت ہو اور مراد نیت سے نماز کا دلیلیں قصد کرنا ہو اور ادا اور  
 قصد کا قصد ضرور نہیں لیکن اوس صورت میں کہ ظہر ادا اور قضاء و نواو سکون ہو  
 پس نین سو ایک کا تعین کرنا لازم ہو اور اسے طرہ سے قصد واجب اور سنت ہے  
 مثلاً وقت نافلہ فجر اور فرضیہ و نواو کا موجود ہو پس چاہیے کہ انین سے بھی ایک کو  
 تعین کرے اور اگر نافلہ سے فارغ ہوا ہو یا وقت اوس کا باقی نہ ہو تو قصد و جو  
 کچھ ضرور نہیں بلکہ فقط قصد قربت کافی ہو یعنی نماز کرتا ہوں قرۃ الی اللہ اور یہ  
 نہایت سہل ہے لیکن نیت کا ریاس اور مانند اوسکو خالص کرنا البتہ مشکل ہے  
 خداوند عالم شوائب اور اغراض دنیویہ سے عبادات میں محفوظ رکھو و سہل  
 تکبیر الاحرام ہو پس معلوم ہو کہ تکبیر الاحرام واجب ہے اور اگر کان نماز میں سے ہو  
 اور رکن اوسکو کھتر ہیں کہ جسکو ترک سے نماز باطل ہوتی ہو خواہ عمدہ ترک ہو خواہ  
 سہوا پس واجب غیر رکن کا سہوا ترک ہو جانا ضرور نہیں رکعتا اور صورت  
 تکبیر الاحرام کی اللہ اکبر ہو اور اس تکبیر کا باوازل بند کھنا امام کو سنت ہے تاکہ ماسوئ  
 مطلع اور گاہ ہوں کہ نماز شروع ہوئی مگر ماسوم آہستہ کھو بلکہ ایک روایت میں  
 وارد ہے کہ ماسوم کو لائق اور برتر اور انہیں کہ اپنی آواز امام کو کان تک پہنچائے جو

پڑھتا ہو سوائے اس تکبیر کو اور بھی چھ تکبیریں ہیں کہ سنت ہیں اور انکا آہستہ گنا  
 بہتر ہے اگرچہ نماز جہر یہ ہو اور سب ملا کر حساب میں سات تکبیریں ہوتی ہیں ہیں  
 بنا بر قول اکثر علما جسکو چاہے تکبیرۃ الاحرام قرار دی لیکن ساتوں میں تکبیرۃ الاحرام کا  
 قصد کرنا اولیٰ اور احتیاط ہے اور ہر تکبیر کے لیے ماتہ و مکوکانو کی لومک اوٹھانا سنت ہے  
 مگر بیسیان قبلہ کی طرف ہوں اور سر سر بلند کرنا مکروہ ہے بنا بر مشہور اور بعض علما حرام  
 جانتے ہیں اور قول مشہور بظاہر قوت رکھتا ہے لیکن عایت قول ثانی کی احوط ہے اور  
 بعد تکبیرۃ الاحرام کو اس عاکا ہی پڑھنا سنت ہے وَتَحْتَهُ وَجْهِي لِلدِّعْوَى  
 فَطَر السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ عَلَى مِلَّةِ  
 إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمِنْهَا جَعَلِي  
 حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَوَتِي وَنُسُكِي  
 فَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ  
 اُفْرُتْ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تیسرا امر قیام ہے پس قیام نہ گام تکبیر  
 الاحرام اور وقت پڑھنے اور سورہ کو واجب ہے لیکن دو مقام میں کن نماز ہے  
 ایک تکبیرۃ الاحرام میں بنا بر قول احوط کو دوسرا متصل رکوع کو کہ اسکے بعد ہی نہ کر  
 نماز باطل ہوتی ہے اگرچہ فراموش ہو مگر اون دو مقام کو سوا قیام واجب میں سہوا  
 خلل کرنا بنا بر مشہور ضرر نہیں کہتا لیکن احوط اعادہ نماز ہے اور اوقیام ہو سیدھا  
 کہ اٹھو نا ہی اور ایک جماعت نے تصریح کی ہے کہ قیام میں گردن جو کادینا داخل نہیں  
 آگے بہتر ہے کہ گردن بھی نہ جکاوے اور دونو پاؤں پر کھڑا رہنا واجب ہے اور اگر وجہ  
 نہ نکالا جائے نہ پاؤں پر اور گاہ یا میں پاؤں پر دے تو بعض روایات سے جواز  
 معلوم ہوتا ہے لیکن استقرار یعنی ایک حال پر ثابت رہنا شرط ہے اسطرح کہ حرکت  
 اکثر بلکہ اعضاء قیام ساکن زمین اور اگر تھوڑی سی حرکت کرے تو قرات میں قطع

کرے اور پٹھانہ رہے اور احوط یہ ہے کہ ایسی چیز پر کھڑا نہ ہو کہ اوپر پاؤں قائم نہ ہو  
 مثل برف کی یا مثل اوس وئی کو کہ دھنکی ہو اور اوسمین پاؤں چارو چاوین اور بجی  
 شرط ہے کہ کسی چیز پر سہارا نہ دے مثل دیوار یا عصل کو والا غازی بطل ہوگی لیکن  
 اوس مریض کو مضایقہ نہیں کہ بدون اسکے کھڑا نہ ہو نہ ممکن نہ ہو سکی بلکہ اس مع غیر  
 لازم ہے کہ دیوار یا عصا یا کسی شخص کو ہاتھ پر تکیہ کر کے کھڑا ہو اور اگر اس سے بھی  
 عاجز ہو تو غار کو بیٹھہ کے بجالائے جب تک کہ کھڑے رہنے کی قدرت حاصل نہ ہو  
 اور اگر حمدا یا سورہ پڑھنے میں طاقت بہم پہنچائے تو کھڑا ہو یا ضرور ہی لیکن کھڑے  
 ہو نہیں قدرت کرے بلکہ بعد کھڑے ہو جائے بقیہ حمد اور سورہ کو تمام کرے بنا بر  
 فتویٰ اور مشہور کرے اور اسطرح سے پینے کے بھی کئی مراتب ہیں مثل قیام کو پس پہلے  
 سیدہ بیٹھنا ہے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو جگہ کا ہوا بیٹھنا اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو  
 تکیہ لگا کر بیٹھنا اور اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو اور کسی طور پر بیٹھنا ممکن نہ ہو سکی تو لیٹ کر  
 دہنی کروٹ سرور و قبلہ نماز کو ادا کرے والا بایں کروٹ سرور و قبلہ ہو کو نماز کو بجالائے  
 والا چت ہو کر اور پاؤں قبلہ کی طرف کر دی اور واسطے رکوع اور سجدہ و نکل اشارہ کرے  
 اور سجدہ نکلی اشارہ زیادہ کرے تاکہ رکوع اور سجدہ وغینہ تمیز حاصل ہو اور احتیاط سمیرا  
 کہ اگر ہو سکی تو سجدہ پر سے اٹھ کر سجدہ کا پیر کرے اور اگر نہ ہو سکی تو پیشانی پر سجدہ گاہ  
 یا اوس خست کا پتہ لگاؤ سجدہ کا نمونہ رکھو اور اگر قیام ہو سکی لیکن واسطے رکوع  
 اور سجدہ جگہ نہ ہو سکی یا بیٹھنا ہو سکی اور جگہ نہ ہو سکی تو بھی چاہیے کہ اسطرح سے  
 واسطے رکوع اور سجدہ و نکل اشارہ کرے بشرط اس کے کہ سجدہ گاہ کو بلند کر کے سجدہ کر سکے  
 چوتھا امر حمد اور ایک سورہ پڑھنا اور اوسمین کئی مسئلہ میں پہلا مسئلہ یہ ہے  
 کہ ہر نماز واجب کی رعیتین اولین میں حمد واجب ہے اور اوسمین کچھ خلاف نہیں  
 آوے و سر سورہ بعد حمد کو واجب ہے علی الاشہر و ہوا لحوط مگر نماز نافلہ میں

فقط محمد پر الٹا کر سکتا ہو اور دوسرا سورہ درکار نہیں خواہ ضرورت ہو خواہ نہ ہو پس  
 نماز فرض میں ترک سورہ بغیر ضرورت کو جائز نہیں اور ضرورت میں جائز ہے  
 خواہ بسبب ناطاقتی بیماری ہو یا خوف کو یا تنگی وقت کو یا کوئی حاجت و دشمن ہو  
 کہ اسکی فوت ہو مضرت رکھتا ہو تو ان سب صورتوں میں ظاہراً اشکال نہیں  
 مگر بدون ضرورت اور اضطرار کہ اگر سورہ کو عمدتاً ترک کرے تو نماز باطل ہے بنا بر  
 فتویٰ اور مشہور کے بلکہ در صورت ضرورت بھی اعادہ احوط ہے اور معلوم ہو  
 کہ تنگ وقت میں ایسا سورہ طولانی پڑھنا درست نہیں کہ بسبب اس کے  
 وقت نماز کا فوت ہو جائے اور اگر بسبب نسیان کو ایسا اتفاق تو قبل نصف  
 سورہ کو دوسری سورہ مختصر کی طرف عدول کرے دوسرا مسئلہ یہ کہ بسم اللہ  
 ہر سورہ کا خبر ہے سوائے سورہ براءت کو اور اس میں بھی کچھ خلاف نہیں پس چاہیے  
 کہ قبل بسم اللہ کو سورہ کو تعیین کر کے بقصد اس سورہ کو بسم اللہ کہے اور جب وقت  
 کہ بقصد سورہ معین کو بسم اللہ کہے پس اگر سورہ توحید یا قل یا ایہا الکافرون ہو تو اسکو  
 تمام کرے اور اگر اور سورہ ہو تو اگر نصف تک نہ پہنچے ہو تو عدول کر سکتا ہے بنا بر مشہور  
 کو اور بعد اسکو محل تامل ہے اور ایک سورہ کو دو رکعتیں نماز واحد کو پڑھنا مکروہ ہے  
 سوائے سورہ توحید کو تیسرا مسئلہ یہ کہ حمد اور سورہ کا با آواز بلند پڑھنا مردوں پر  
 واجب ہے بنا بر فتویٰ اور مشہور کو صحیح کی دو رکعت میں اور مغرب اور عشا کی پہلی  
 دو رکعت میں اور باقی رکعت میں اور نماز ظہر میں آہستہ واجب ہے مگر بسم اللہ کا با آواز  
 بلند کہنا درست ہے بلکہ یہ عداوت ایمان کی ہے اور ثواب رکھتا ہے خواہ امام ہو خواہ  
 منفرد اور تسبیحات کا آہستہ پڑھنا احوط ہے لیکن عورتیں مختار ہیں مقام جہر میں  
 خواہ حمد اور سورہ با آواز بلند پڑھیں خواہ آہستہ اگر آواز انکی نامحرم نہ سنو والا آہستہ  
 پڑھنا متعین ہے اور مقام اخفات میں باخفات لازم ہے بنا بر مشہور کو اور ظاہراً نسبت

و ان خفات مطلقاً احوت ہو چوتھا مسئلہ یہ کہ نماز میں جو کچھ ٹپتا ہو اس کے  
 حرفوں کا ذکر کیا واجب ہے یا صحت الفاظ اور اعراب یا پنجوان مسئلہ یہ کہ تیری  
 جو تھی رکعت میں حمد اور تین مرتبہ تسبیحات اربعہ میں مختار ہو کہ جسکو چاہے  
 اختیار کرے اور صورت تسبیحات کی تسبیح اَن اللہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ  
 اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ ہے اور بعد انکو استغفر اللہ کہنا اور کار نہیں اگرچہ ظاہر  
 بہتر ہو بلکہ بعض علما فرمایا ہو کہ یہ بھی ہو سکتا ہو کہ اخیر تین کی ایک رکعت نیز  
 حمد پڑھو اور دوسری رکعت میں تسبیحات اربعہ اور الاعد تسبیحات میں شک  
 کرے تو چاہے کہ اقل پر بنا کر دے اور اگر کسی شخص نے دو رکعتوں میں حمد فراموش کی ہو  
 تو آخر کی رکعت میں حمد کا پڑھنا احتیاط ہو یا پنجوان امر رکوع کو احکام میں ہے  
 اور اس میں ہی کسی مسئلہ میں پہلا مسئلہ یہ کہ رکوع واجب ہو ہر رکعت میں ایک مرتبہ  
 اور رکن نماز ہو اسکو عمدہ اور سہو ترک نماز باطل ہوتی ہو دوسرا مسئلہ یہ ہے  
 کہ اسطے رکوع کو جھکنا واجب ہو اسقدر کہ دونو ہاتھوں کی پٹیلیاں دونو گھٹنوں تک  
 پہنچ سکیں پس اسقدر جھکنا واسطے مرونگو اور عورتوں کو بنا پر قول احوط کو ضرور پڑ  
 لیکن ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکنا واجب نہیں البتہ یہ نسبت مرونگو سنت ہے  
 اور عورتوں کو مستحب ہو کہ ہاتھ اپنی ران پر رکھیں مقدم گھٹنوں اور اگر کوئی شخص  
 بیکراہ نماز ہو تو اسقدر رکے کہ والا اسروا شاء رکرو والا چشم و تیسرا  
 مسئلہ یہ کہ رکوع واجب ہے یا تسبیح میں اختلاف ہو اور بنا پر قول ایک  
 جماعت علما کو ایک تسبیح چاہے اختیار کرے اور احوط یہ ہو کہ  
 ضرورت کو تین تسبیح صغیر یا تین تسبیح صغیر پر اکتفا کرنا محل  
 نامل ہے اور صورت تسبیح کی کہ



تسبیح صغیر کی تسبیح آن اللہ چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ رکوع میں بقدر ذکر واجب  
نہرنا واجب ہے اور ذکر کو اپنی پشت پر ابرو رسید کرکھنا سنت ہے کہ اگر اسکی  
پشت پر قطرو پانی کا گریڑہر جائے اور عورت کو قدر واجب سے زیادہ جھکنا بجا  
اور حدیث میں وارد ہے کہ رکوع میں آنکھیں بند کر لے یا پاؤں کی طرف نظر کرے  
اور دونو پاؤں مرد کے بازو میں بلکہ کچھ فاصلہ ہو لیکن ایک باشت و فاصلہ  
زیادہ نہ ہو یا پنجواں مسئلہ یہ ہے کہ رکوع سے سر اوٹنے کے اندک توقف کرنا ہیجہ  
ہو اور تسبیح اللہ تعالیٰ حمد کے کھما سنت ہے اور بعد اس کے اقلہ کہ کہ کو سجڈہ  
جائے چھٹا امر سجدہ و نماز کا مین ہے اور مین میں کسی مسئلہ میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ  
ہر رکعت میں دو سجده واجب ہیں اور دونو ملکی با ہم رکن نماز پر پس اگر دونو کو ترک کرے  
تو نماز باطل ہوتی ہے اگرچہ سہوا ہو دو مسر مسئلہ یہ ہے کہ سات عضو پر سجدہ کرنا واجب  
کہ وہ وسط پیشانی ہے کہ جسکو عربی میں جبہ کہتے ہیں اور دونو ماتھون کی متیلیان مت  
انگشتان علی الظاہر و ہوا لحوط اور دونو زانو اور دونو پاؤں کی انگوٹھی میں اور ان سب کا  
رکنا بقدر اسکو کہ اسم کہن ان اعضا کا صادق آجائے کافی ہے نزدیک بعض اعلام کو  
اور احوط بلکہ لازم یہ ہے کہ تمام بدن کی بوجہ ان سب اعضا پر ہو اور ہر ایک پر اعتنا  
فی الجملہ کرے اور انگوٹھوں میں احوط یہ ہے کہ اطراف انگوٹھوں کی زمین و متصل ہوں  
ناک کا کہنا خاک پر مستحب ہے کہ ہر تیسرا مسئلہ پیشانی کا اور جبہ میں کہنا  
واجب ہے کہ جبہ پر سجدہ درست ہے اور پیشانی میں سجدہ صحیح ہے اور ہر ایک پر سجدہ  
سادت میں اسکو کہنا اور انگوٹھوں میں چپا پنہا کرنا اور ہر ایک پر سجدہ صحیح ہے  
کہ قرآن میں سجدہ کا حکم ہے سجدوا علیہ سجدوا علیہ سجدوا علیہ سجدوا علیہ  
سجدوا جبکہ کہ وہ ایک سجدہ پر سجدہ کرے اور ہر ایک پر سجدہ صحیح ہے  
وہی کہ تفسیر و تفسیر میں ہے

[illegible]

اور کچھ ایسے اور صورت قنوت کی مختصر یہ **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا**  
**وَعَاذْنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ**  
**قَدِيرٌ** اور پوشیدہ نہ ہے کہ چار سورہ قرآنی میں سجدہ واجب ہو کہ وہ **اَللّٰهُمَّ**  
**اَوْرَحِمْنَا وَارْحَمْنَا** اور **اَقْرَأْ** اور ان چار و نین سے کسی سو رکعت پر  
 نماز واجب میں جائز نہیں اور غیر نماز میں جس وقت کہ آیہ سجدہ کی تلاوت کرے  
 تو مکلف پر سجدہ واجب ہوتا ہو خواہ عورت ہو خواہ مرد یا وہ شخص کہ جس نے  
 بقصد سنا ہو لیکن اگر بدو ن ارادہ اور قصد کو آواز کا نہیں آئے تو اس صورت پر  
 حکم وجوب کا مشکل ہے اور احتیاط یہ ہے کہ وہ بھی سجدہ کو ترک نہ کرے چاہے  
 کہ قاری اور سامع دونوں جب وقت آیہ سجدہ کو پہنچیں یا سنیں فوراً سجدہ بجا لیں  
 کہ اس فوریت پر علماء کا اتفاق ہے اور احتیاط یہ ہے کہ سجدہ قرآن میں یہ دعا پڑھے  
 کہ حدیث صحیح میں حکم اسکے پڑھنے کا وارد ہو **يُحَدِّثُ لَكَ رَبُّ تَعَالٰی**  
**وَرَقًا لَمْ تُسْتَكَبِرْ عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا مُسْتَكْبِفًا وَلَا مُتَعَطِّلًا**  
**بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ خَائِفٌ مُّسْتَخِيرٌ** اور طہر اطہارت اس  
 سجدہ میں شرط نہیں ہے لیکن استقبال بہ قبلہ اور پیشانی رکنا یا لیسجدہ  
 علیہ پڑھنا سجدہ اعضا سجدہ پر کرنا احوط ہے ساقوان امر شہد ہے  
 اور یہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ واجب ہے بعد دوسری رکعت اور پہلی  
 رکعت اور چہاں کہی میں دو مرتبہ واجب ہے ایک بعد دوسری رکعت کے  
 اور بعد تشهد کو پڑھنے میں واجب ہے خواہ صورت تشهد مختصر کی یہ وائشہ  
**اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ**  
**صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** پس سیدہ کافی ہو یا نہ فتویٰ کو لیکن  
 احوط یہ ہے کہ اس طرح سے کہوا **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ**

اَشْرَافُكُمْ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَوْ بَعْدُ  
 شہادتین کو نبی اور آل و نکی پر صلوٰۃ بھیجے کہ یہ بھی واجب ہے لیکن غیر نمازین  
 جسوقت کہ نام مبارک اس جناب کا لیا سنو تو بنا بر شوہر کو صلوٰۃ بھیجنا  
 سنت مکرہ ہو لیکن احتیاط یہ ہو کہ ترک نہ کرو بلکہ اثنائے نماز میں بھی اگر سنے  
 تو صلوٰۃ کو ترک نہ کرو آٹھوان امر سلام ہو اور بعض علما سنت جانتے ہیں  
 اور بنا بر فتویٰ اور مشہور کے واجب ہے پس صلیت سلام کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا  
 وَعَلٰی اَعْبَادِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جِبْرِیْلَ یَا اَللّٰهُمَّ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ  
 وَبَرَکَاتُہُ ہو مگر ساتھ ترتیب متعارف کو دونوں کا کہنا اولیٰ اور احتیاط ہے  
 ہر چند اس صورت میں دوسرا سلام سنت ہو اور بعد شہاد اور قبل السلام علینا  
 کو نبی پر بھی سلام بھیجنا سنت ہو پس پہلے بقصد سنت کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
 عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ اور بعد اسکے اُون دونوں  
 سلاموں کو کہ ذکر جنما ہوا اور اگر کوئی شخص صلی پر اثنائے نماز میں سلام کہے  
 اسطریق سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْکُمْ یَا اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ تو مصلیٰ بھی وہی  
 سلام کو حرفاً بحرف اعادہ کرے اور معلوم ہو کہ ابتدائے سلام سنت ہے  
 اور جواب اس کا واجب ہے اور بعض علما مصلیٰ پر سلام کو مکرہ جانتے ہیں لیکن  
 مصلیٰ کو جواب دینا لازم ہے ہر تمہیج بیان سہو و شک کو جو نماز یومیہ میں  
 واقع ہو اور سہو و دو حال سو خالی نہیں یا متعلق رکن سے ہو یا غیر رکن سے  
 پس اس مقام پر کہی امر میں پہلا امر احکام سہو رکن میں ہو پس اگر رکن کو سہو  
 کیا ہو اور دوسرے رکن میں داخل نہیں ہوا تو چاہیے کہ اس رکن کو بجا لائے  
 سو انیت اور تکبیر الاحرام کو کہ اس کا حکم بعد ازین مذکور ہو اور اگر دوسرے  
 رکن میں داخل ہو ہو تو نماز کو پھر سے شروع کرے پس اگر کوئی شخص نیت

یعنی قصد نماز یا کبیرۃ الاحرام کو سہو کر تو نماز او سکی باطل ہو اور حسب وقت یا د  
اے تو نماز کو پہر سر پہ شروع کر دے اور اگر رکوع کو سہو کر دے پس جب تک  
کہ سجدہ میں نہ گیا ہو تو سیدنا کھڑا ہو کر رکوع کرے کہ نماز او سکی صحیح ہو بلا خلاف  
ظاہر اور اگر او سجدہ کیا ہو پھر جبکہ پیشانی او میں چیز پر واقع ہوئی ہو کہ سہو  
سجدہ درست نہیں تو بعضی عالموں نے کہا ہے کہ سجدہ واحد کو حکم عدم میں سمجھو اور  
کھڑے ہو کر رکوع کر لے اور بعد ازان دونوں سجدہ سب الاکر نماز کو تمام کر دے کہ نماز  
او سکی درست ہو اور احوط یہ ہے کہ پہلا سجدہ نماز کو تمام کر دے اور احتیاطاً  
اعادہ نماز کر دے اور اگر دونوں سجدہ کر دے دوسری رکعت کو رکوع  
میں چلا جاوے تو نماز باطل ہو علی الاشہدہ اور اگر قبل رکوع کر دے تو دوبارہ نو سجدہ  
بجالاتے اور نماز کو تمام کر دے اور بعد اسکے دو سجدہ سہو کر دے اور بعد ازان  
اعادہ نماز بھی کر دے تو احوط ہو گا اور اگر یاد نہ ہو کہ دو سجدہ ایک رکعت متحرک ہو  
میں یا دو رکعت ہو تو نماز باطل ہے نہ بامشہور کو اور بہتر یہ ہے کہ بعد سلام کے  
اونوں کو سجدہ نہ کرے کہ جنکو بھولا ہو یا بجا لاکو چاہے سجدہ سہو کر دے اور بیچ نماز کو بھی  
اعادہ کر دے اور ایک رکعت میں اگر دو رکوع سہو کر دے تو نماز باطل ہے اور اگر  
ایک رکعت میں چار سجدہ سہو کر دے تو اس صورت میں بھی نماز باطل ہے اور حکم  
نماز جماعت کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سہو سے قبل امام کو رکوع یا سجدہ میں چلا جائے  
تو سیدنا ہو کر عہد امام کو پہر رکوع یا سجدہ کو بجالاتے اور اگر قبل امام کو رکوع یا سجدہ  
سراوٹھا ہو سہو گیا اس گمان سے کہ امام نے سراوٹھا یا ہو اور پھر ظاہر ہو کہ امام نے  
سہو میں اوٹھا یا تو پہر رکوع یا سجدہ میں چلا جاوے اور ساتھ امام کو سراوٹھائے  
پس ان صورتوں میں زیادتی رکن کی مضر نہ ہوگی نہ بامشہور کو لیکن ان سب  
صورتوں میں احوط یہ ہے کہ حسب طہرے مذکور نماز کو تمام کر کے پھر اعادہ کر دے اور

اگر عدا قبل امام کو رکوع یا سجدہ میں چلا جائے تو گنہگار ہوگا لیکن اسی حال میں  
 نہ اگر رکعت تک کہ امام رکوع یا سجدہ میں جائے اور عدا نماز احوط ہو اور سب سے  
 اگر عدا قبل امام کو رکوع یا سجدہ میں سر اوٹھائے تو بھی اسی حال میں نہ اگر رکعت تک  
 امام رکوع یا سجدہ میں سر اوٹھائے اور ساتھ امام کو نماز کو تمام کر کے دوبارہ نماز کا  
 سجا لانا احوط ہو اور اگر کوئی شخص سہو ایک رکعت زیادہ کرے نماز باطل ہے  
 بنا بر شہود کی لیکن اگر قبل رکوع کو یاد آئے تو لازم ہے کہ بیٹھ جائے اور اگر تشهد نہ  
 پڑھا ہو تشهد پڑھ کر سلام کہو اور دو سجدہ سہو کو احتیاطاً سجا لا تو علی الاشہر منہ  
 صحیح ہے اور اگر سلام کو سہو کرے اور بعد کلام ساتھ اس کلام کو کہ غیر قرآن  
 دعا کو زیادہ آویز چاہیے کہ سلام کو سجا لائے اور بعد ازان دو سجدہ سہو کو لازم ہے  
 اور نماز اسکی صحیح ہے اس سہو کہ سہو کلام سے نماز باطل نہیں ہوتی مگر اس صورت  
 کہ قبل سے خوف ہو گیا ہو یا فعل کثیر کیا ہو یا حدث صادر ہو یا خوف عدا خواہ  
 سہو تو نماز باطل ہے بنا بر قول احوط اور مشہور کے اور اگر بعد کثرت ہو گیا ہو  
 یا دے کہ سلام کو سہو کیا ہو تو لازم ہے کہ بیٹھ جائے اور تشهد کو اگر نہ پڑھا ہو تشهد  
 پڑھ کر سلام کہو اور دو سجدہ سہو کو احتیاطاً سجا لائے اور نماز اسکی صحیح ہے اور اگر  
 کوئی شخص نماز کی ایک رکعت یا زیادہ سہو کرے اور قبل سلام کو متنبہ ہو تو اس  
 رکعت کو پڑھ کر کہ جسکو بہو لا نماز کو تمام کرے اور اس سے زیادتی تشهد کو اگر بی محل  
 پڑھا ہو تو سجدہ سہو کو احتیاطاً کر لے اور اگر بعد سلام کو متنبہ ہو اور قبل سے خوف  
 نہوا ہو اور فعل کثیر نکلیا ہو اور حدث صادر نہوا ہو تو اس صورت میں بہا دس  
 رکعت کو پڑھ کر کہ جسکو بہو لا نماز کو تمام کرے اور اس سے سلام جیادہ دو سجدہ  
 سہو کو واجب ہیں اور نماز اسکی صحیح ہے الا باطل ہے بنا بر مشہور و احوط کے  
 دو سر امر غیر رکن کو سہو میں ہے اور یہ تین صورتوں میں خالی نہیں ہے پہلی

موت وہ ہو کہ حاج تلافی اور تائید سے نہایت سہو کر اور عوطیہ ہر کسی دے  
سہو بجا لائے مثل اسکا کہ حدیث میں ہے کہ کوئی مرد جو اپنے والدین کے ساتھ  
کسی آیت کو اور بعد رکوع کو یا رکوع میں یاد آئے تو اس کی تلافی اور تذکرہ کی حاجت  
نہیں اور نماز اسکی صحیح ہو بلا خلاف و تاویل اگر اول رکوع و نو رکعتوں میں  
حمد اور سورہ سہو کر تو بعض وعدہ کیا ہے کہ تیس سو غنیمتیں حاصل ہونگی  
اور یہ حوط ہی اور اگر جہر یا خفیات میں تیس سو غنیمتیں ہیں یا تیس سو غنیمتیں  
رکوع میں تو اسکی بھی تلافی اور تذکرہ میں دوبارہ نماز اسکی صحیح ہے اور اگر قبل  
رکوع کو یاد آئے تو بھی حاجت تلافی نہیں ہے نیز باقی باب ایک جماعت علماء کا کہ لیکن  
اگر اثنائے حمد یا سورہ میں یاد آجائے تو باقی میرے یہ کہ مقام میں جہر اور خفیات  
کو مقام میں اخفات کرے اور ظاہر ہے کہ اگر اثنائے اوّل سو رکوع کی یاد آئے  
کہ جس میں خلل کیا ہو جہر و اخفات میں اس سورہ کو ابتدا سے شروع کرے خواہ  
حمد ہو خواہ سورہ ثانیہ اور ظاہر انما یہ مخفی نہ ہو گا اور اگر بعد اتمام حمد یاد آیا تو حمد  
اعادہ کرے اور اگر بعد اتمام سورہ ثانیہ یاد آیا کہ خلاص اس سورہ میں خلل ہوا ہے تو  
وہ خلاص اک اعادہ کرے اور اگر بعد اتمام حمد و سورہ یاد آئے کہ فقط حمد میں  
خلل تھا یاد ونویں تو حمد پڑھے اور بعد از ان وہ ہی سورہ جو پڑھا تھا لیکن ان تین  
صورتوں اخیرہ میں اعادہ نماز بھی حوط ہی اور اسطرح سے احتیاج تذکرہ کی  
نیست اگر رکوع یا سجود کو سہو کرے یا رکوع اور سجود میں ٹھہرا سہو کرے حیثیت  
کہ بعد سر اوٹھانیکے یاد آئے یا رکوع سے بعد سر اوٹھانیکے ٹھہرا سہو کرے حیثیت  
کہ بعد جانی سجدہ کی یاد آئے یا سجدہ میں سات اعضا میں سے کسی عضو کا زمین پر  
رکنا سہو کرے سو آپٹھانیکے حیثیت کہ سجدہ سے بعد سر اوٹھانیکے یاد آئے یا بعد  
سجدہ اول کو سر اوٹھا کر بیٹھنا سہو کرے یا تنگ کہ دو ستر سجدہ میں چلا جاوے تو ان

سب صورتوں میں تلافی اور تدارک کچھ نہیں اور غماز اسکی صحیح ہر دوسری صورت  
 یہ ہر کہ محتاج تدارک کی ہو اور بنا بر مشہور کو محتاج سجدہ ہونہیں ہو اور وہ کہی نہیں  
 میں پہلی یہ ہر کہ حمد اور ستودہ کو بالکل سہو کرے اور قبل رکوع کو یاد آئے تو تدارک  
 اسکا یہ ہر کہ اونکو عمل میں لاوے اور اگر الحمد کو فراموش کر کے دوسرے ستودہ پڑھتی ہو  
 مشغول ہو خواہ اثنائے سوگین یاد آئے خواہ بعد اسکی جب تک کہ رکوع میں  
 نہ گیا ہو تو حمد کو پڑھو اور بعد ازاں اس سورہ کا اعادہ کرو جسکو شروع کیا تھا  
 علی الاعمال اور بعض اعلام از تصحیح فرمائی ہے کہ جو سورہ چاہیے بعد حمد کو پڑھو دوسری  
 یہ ہر کہ جہر اور اخفات کو حمد اور سوگین سہو تدارک کرے اور قبل رکوع کو یاد آئے اور  
 ذکر اس مسئلہ کا قبل ازین ہو چکا ہے تیسری یہ کہ اگر رکوع یا ذکر سجدہ کو سہو کرے  
 اور نہ رکوع یا سجدہ سوگین نہ پڑھا یا نہ ہو کہ یاد آئے تو تدارک اسکا یہ ہر کہ اوسن کرے  
 بجا لاوے رکوع یا سجدہ سوگین نہ پڑھا یا نہ ہو کہ یاد آئے تو تدارک اسکا یہ ہر کہ اوسن کرے  
 فراموش کرے اور یاد آئے قبل ایسی دلو پہ رسید جا ہو کہ اندک توقف کرے اور بعد  
 اسکے سجدہ میں جاوے اور اگر سجدہ میں سات اعضا میں کسی عضو کا زمین پر کرنا  
 فراموش کرے سو پائیشیاں کے یا سجدہ میں بقدر ذکر واجب کو نہ فراموش کرے اور  
 نہ سو سجدہ سوگین نہ پڑھا یا نہ ہو کہ یاد آئے تو تدارک اسکا یہ ہر کہ نہ جائے اور اس  
 عذر کو زمین پر رکھو اور اسطرح اگر بعد سجدہ اول کو درست پڑھنا یا رنگ کرنا  
 فراموش کرے اور قبل جاوے کہ پڑھا یا نہ پڑھا یاد آئے تو درست پڑھو دوسری یہ کہ  
 اور اگر ایک سجدہ یا تشریف کو فراموش کرے اور قبل رکوع کو یاد آئے تو بیٹھ جائے اور  
 اوس سجدہ یا تشریف کو بجالائے اور پھر کہ پڑھا یا نہ پڑھا یا تشریحات اربعہ جو کہ پڑھنے کا  
 محل ہوا سو سوگین نہ پڑھا یا نہ ہو کہ یاد آئے پھر کہ پڑھا یا نہ پڑھا یا تشریحات اربعہ جو کہ پڑھنے کا  
 محل ہوا سو سوگین نہ پڑھا یا نہ ہو کہ یاد آئے پھر کہ پڑھا یا نہ پڑھا یا تشریحات اربعہ جو کہ پڑھنے کا









[illegible]

ماہ شعبان میں محسوب ہے اور روزہ اس کا سنت ہی نہیں اگر بقصد ماہ رمضان کو روزہ  
 رکھو تو درست نہیں اگر بعد اس کو چاند ثابت ہو اور اگر یہ نیت سنت رکھو تو کافی  
 ہو جاتا ہے پس اگر کسی شخص نے اس لحاظ سے کہ سنت کے اوّل روزہ نہ رکھا ہو اور  
 قبل وال کے چاند ثابت ہو جائے اور استعمال کسی منظر کا کیا ہو تو نیت روزہ کی  
 کر لے اور کافی ہو گا علی الاشہر اور اگر بعد وال کے ثابت ہو تو اس کا واجب ہے اور بعد  
 ماہ رمضان کو قضا اس کی لازم ہے اور اسید طرہ سے جست قبل طہو حال کو استعمال منظر کیا ہے  
 تو بھی اس کا کرے اور بعد ماہ رمضان کو اس کی قضا کرے لیکن اگر یوم الشک کو بقصد ماہ  
 شعبان کو روزہ سنت کو پس جست کو چاند ثابت ہو جائے تو روزہ ماہ رمضان میں محسوب ہو جائے  
 اور یہ قضا کی جاتی ہے نہیں اور اگر اوّل روزہ قضا یا نذر کا رکھو تو اگر قبل وال کے چاند  
 ثابت ہو تو نیت روزہ ماہ رمضان کی کر لے اور تمام کرے اور بعد ماہ رمضان اوّل روزہ قضا یا نذر  
 اور اگر اوّل روزہ ماہ رمضان ایک روزہ بقصد ماہی الذمہ قرینہ کو تو ظاہر احوطاً واللعلم  
 اور اگر بعد وال کے ثابت ہو تو یہ مشکل ہے اور بہر حوط کو یہ کہ نیت قرینہ روزہ تمام  
 ہے اور بعد ماہ رمضان کو ایک روزہ کو بقصد ماہی الذمہ کے اور اسید طرہ سے اگر متوریکہ روزہ  
 ہے چاند ثابت ہو تو ایک روزہ بعد ماہ رمضان کو بقصد ماہی الذمہ بنا بر احوطاً کو  
 عذاب ہے اور ان چیزوں کو احکام میں ہے کہ روزہ میں جیسے اجتناب لازم ہے اور ان کو عمل  
 میں لانیسے قضا اور کفارہ لازم ہوتا ہے اور وہ کسی میں پہلو پینا یا اس چیز کا عادت میں  
 پیہ ہونا و پینا یا اس چیز کا عادت میں پیہ ہونا مثل عرق گیارہ کو یا پانی کو نہ کرنا کی اسے  
 حلق تک پہنچانا یہ بنا بر مذہب شہور اور احوطاً کو منافی صوم میں اور باعتی قضا  
 اور کفارہ کو ہوتا ہے اور یہ مذہب میں تو نہیں ہے کہ دو گنا اس چیز کا کرے جسے عادت میں  
 کو مانتا ہو یا نہ کہ مانتا ہو مثل سنگریزہ اور برگ شجار کو کہ مذہب شہور کے منافی  
 صوم میں اور موجب قضا اور کفارہ کو ہوتا ہے اور خالی قوت میں نہیں تیسے غبار غلیظ

راق میں پہنچانا ہو مثل اس کے اور دوسری جگہ پر حلق داخل کرنا  
 دوسری جگہ پر غیر کہ اس میں سے نہ نکلا جائے اور اس طرح ملتے جلتے ہی رہیں  
 احتیاط ہو اگر قضا سے پہلے نہ نکلا جائے اور اگر حلق سے حلق میں آیا ہو بغیر اس کے کہ وہ  
 تک پہنچا ہو تو کچھ قیامت نہیں اور آپ میں اگر خیر از کچھ ضرر نہیں کہ بطور عام تو  
 صق میں جانا ہو اور اس طرح سے بعد خضہ خضہ کر کے آپ میں کہ اگر اس میں مسالغہ  
 دیکھ کر نہیں بلکہ انسان کافی ہو کہ بعد خضہ کر کے آپ میں کوڑھ میں مرتبہ ہو کہ اثر  
 پایکا باقی نہ رہے جو جمع ہو عورت اگر چاہے نال ہو کہ وہ بھی ہو قضا و کفار ہو اور  
 اس طرح سے وطی فی الدبر جو قضا و کفار ہو علی الاحوط پانچوں میں مستنہ ہو یعنی بدلتا  
 جماع کو منی کا لٹا خواہ خیال کر نیو عدا خواہ اساس یا بوسہ کے لاسمیں ہی ہوا  
 او کفار ہو تا ہو پیشتر اس میں پانی میں غوطہ لگانا یا تمام سر کو ڈبو دینا اگر چہ  
 پانی سے بدن باہر ہو کہ بعض علماء اس کو حرام اور فسد صوم جانتے ہیں اور بعض فقط حرام  
 کو قائل ہیں اور بعض کہ امت کو اور قول وال حوطا اور اگر نصف سر کو پانی میں  
 ڈبو دے اور پھر اس کو نکال دے دو سر نصف کو ڈبو دے تو اس میں بعض علماء فہم فرمایا ہے  
 کہ ذریعہ میں کچھ خلل نہیں لیکن احتیاطاً کہ اجتناب کرے اور اگر غسل ارتعاسی کرے  
 تو جیسا کہ میں نے غلط ہوتا ہے اس طرح سے غسل ہی باطل ہو جاتا ہے اور دوبارہ غسل  
 اگر ضرر ہو تا تو میں جنابت پر باقی رہنا ہو شبے طلوع صبح تک کہ اس میں قضا  
 او کفار ہو تا پیشل طلوع صبح کو غسل کرنا لازم ہو اور اگر کوئی عذر شرعی مانے ہو  
 تو ہم کہ صبح تک بیدار رہے اور اس کو سالم کہہ یعنی کوئی حادثہ نہ ہو تو پانی سے  
 تو روزہ اس کا صحیح ہے لیکن اگر خواہاں ہو اور پانی سے نہ ہو تو طعام ارتعاسی  
 نہیں بلکہ کچھ حوطا ہو اور جو وقت کہ غسل میں کوئی عذر نہ ہو وہ وقت  
 اعتدال ہے بقصد اس کے کہ حاکم کے غسل کرے گا سو کرے اور چاہے شرب ہو اور نہ

ہو جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے علی الاشہر لیکن اگر یہ قصد غسل کے ہوگا اور صبح ہو جائے  
 تو قضا لازم ہوگا اور کفارہ احوط اور اگر قصد غسل کے جاگزا اور یہ اوستی قصد ہو جائے  
 اور صبح ہو جائے تو اس صورت میں بھی قضا لازم ہوگا اور کفارہ احوط ہے اور اگر وہ دفعہ جاگ کے  
 صبح میں نہیں تیسرے مرتبہ پر سوچ کر یا تنک کی وجہ ہو جائے تو خواب سوم میں قضا و کفارہ  
 ظاہر لازم ہوگا اگر قبل صبح کو بیدار ہو لیکن سبب غفلت کو آب گرم یا انتظار میں  
 یا آب تارہ کوئین سے نکالنے میں صبح ہو جائے تو نہایت قربت قضا کرے یا نہایت دور  
 مذکورہ اگر تا وقت مکان غسل تیمم کرے اور بعد ازاں پانی کو گرم کرنے میں یا کھینچنے میں  
 بے مشغول ہو جائے تو قضا کی حاجت نہیں ہے اگر یہ اتفاق ماہ رمضان میں ہو اور  
 اگر غیر ماہ رمضان میں ہو اور یہ وہ اوستی کی قضا کا ہو تو اوستی فرض صوم کی ترک کرے اور  
 دو سکر دن اور مکہ ذکر نہ کرے بلکہ شہر اسکا یا ماہ رمضان آئندہ سو اویسکر یا ایام باقی  
 ہوں اور اگر روز کسی ہو تو لوہے میں طائر کا شہر ہو ثابت نہیں لیکن اگر وہ اپنے  
 اور روز و آج میں شہر ہو پس اگر کوئی عورت قبل صبح صادق کرے یا شہر یا قضا کرے  
 پاک ہو اور عدا غسل کرے تو روزہ اسکا باطل ہے علی الظاہر اور قضا لازم ہے اور اگر  
 کفارہ بھی رہے یا احوط کو یہ اسباب سے مستحاضہ اگر قبل صبح کو غسل کرے تو وہ  
 بھی روزہ باطل ہے خواہ استحضار نہ ہو یا کثیر ہو پس قضا لازم ہوگا اور کفارہ میں  
 اختلاف ہے اور اگر کفارہ ہی لازم نہ ہو تو میں اور یہ احوط ہے روزہ اگر کسی غسل میں  
 مستحاضہ تصور کرے تو قضا کرے بلکہ استیضا کفارہ بھی دیکھو آئندہ میں عدا فی کذا  
 اور اس میں بھی قضا لازم ہوگا اور کفارہ احوط لیکن اگر بے اختیار ہو تو کچھ ضرر نہیں  
 آئندہ میں خدا اور رسول پر تعصت کرنا یا رسول اسکا کہ حدیث دین سے نقل کرے یا فتویٰ  
 دین کی قابلیت نہ کرے یا خدا اور کچھ گناہ سبب زیادہ اور اس میں قضا اور کفارہ  
 احوط ہے و میں حق ہے کہ بعض علماء اسکو حرام جانتے ہیں اور بعض کہ وہ اسباب

قول احوط کو اجتناب سے لازم ہو اور قضا بلکہ گناہ احوط ہو اور چکارا سے اجتناب  
 کرنا احوط طلب تیسرا اور جن چیزوں کو بیاہن میں چکا عمل میں لانا مکروہ  
 اور وہی ہیں پہلو اور تو نسو ملاسلہ رملہ عجمہ کرنا مکروہ و اگر منی نکلیں گامان نموالا  
 حرام ہو گا و مسکر ہوا کو کبابی سو گنا مکروہ و خصوصاً نہ جہل کا اور احوط یہ ہے  
 کہ خوشبوئی تیسری کہ اجزا او سکرو مانع میں جائیں مگر عطر کا استعمال مضائقہ نہیں  
 چنانچہ حدیث میں وارد ہو کہ جو شخص صائم ہو اور ابتداء روز میں خوشبوئی لگا  
 عقل و سکی زائل نہیں ہوتی تیسرے خون لینا کہ موجب ضعف کا ہو مکروہ و چوبیس  
 پانچویں کیر کو ترک کر کے پہنا ہی مکروہ ہو لیکن پانی میں بیٹنا اور پانی سر چیرنا  
 اور بوسے پر چڑھنا قباحت نہیں کہ کتابنا بر حدیث صحیح کو چھوڑو تو مکروہ ہو یا نہیں  
 جانا اور وہیں بیٹنا نصف بدن تک بنا بر شہو کو اور بعض علماء میں قضا لازم  
 جاتا ہے اور بعض گناہ ہی پس اجتناب سے احوط ہو ساتویں شہر نہ بنا مکروہ ہو یا  
 مضائقہ نہ کہ اس کو اپنے زکا کہ ہوتا ہو خواہ ان کو ہو خواہ راگلو اگر مضائقہ نہ ہو  
 اور اگر جس طرح حضرات میں ہو اور اسید طرحے مرثیہ اور مناجات لیکن بیان کر اہت  
 یعنی قلت ثواب یعنی ان مضامین کا شرمین پر نہ بنا نظم و ترجیح کہ متاسب  
 آٹھویں سرسہ لگانا وہ کہ جسمین مشک لے ہو یا کوئی چیز ایسے ہو کہ مزہ او سکا خلق میں  
 محسوس ہو مکروہ و علی الاثر ہر ملک بلا خلاف ظاہر اور اگر سرسہ ایسا ہو کہ او سکا فخر اعلیٰ  
 میں محسوس نہیں ہوتا تو بعض نفوس ظاہر ہوتا ہو مکروہ و وہی ہیں اور اگر کچھ  
 اجزا او سکا خلق تک پہنچتے ہیں تو اس اجتناب احوط ہو نوین ناس ی لینا مکروہ و  
 اگر خلق تک پہنچے لیکن اگر اس کے ذائقہ میں پہنچے تو یہ نہیں کہ منی نکلیں  
 پس اگر منی نکلیں اور عذر نہ ہو مگر و غرض کا فی حق القباحات نہیں کہ گستا  
 خ و بدعت و جب جمال حاق تک پہنچے نہ ہو الا استیاطہ ترک کر کے دوسویں



شیاف ہی لینا کرو ورنہ بارش ہو کر کے اور ترک ہو جاوے مطلب چوتھا کثاریکے  
یہاں تک کہ کمان جب تیار ہو جس کو کسی چیز کو غلط استعمال میں اسے  
وقفہ اور قیام ہوا ورنہ سوئیں سبب نہیں بلکہ اگر کسی نے میں وضو کو واسطی  
حلق میں پانی چلا جائے بلا قصد تو روز میں کھڑے رہیں ہوتا اگر وضو واسطی نماز  
و اس کے ہوا اور اس صورت میں کہ عیث کلی کی ہو قضا لازم ہے تی ہر بلکہ واسطی وضو  
غارشتی کے ہی قضا احوط ہے اور مخفی شرکاء اس کو کہنا یا کچھ ایسا اور مانند اس کا تک  
چکنا مضائقہ نہیں کہتا مگر چاہیے کہ احتیاط ایسی کرے کہ حلق میں کوئی چیز نہ جائے  
اگرچہ وہین غلط ہے کچھ نہیں اور اگر بے اختیار ہو تو قضا احوط ہے لیکن اگر کوئی شخص  
روزہ دار کے حلق میں کسی چیز کو جیراؤالہ تو قضا کی جتا نہیں اور روزہ اس کا صحیح ہے  
اور اگر سبب م علم کو یعنی مسئلہ نہ جانتا ہو اور استعمال مفطر خود کیا ہو تو اس کی بھی  
قضا اور کفار میں اختلاف ہے اور قضا اور کفار احوط ہے مطلب پانچواں مطلق  
اور مسافر کے حکم میں پس جس وقت کہ مریض روزہ نہ کرے ضرر کا گمان کرے یا کسی  
اور نہ کہے حادث ہو نیکال گمان کرے خواہ اپنی تجربہ ہو اس کو گمان حاصل ہو خواہ  
طبیعی کھنڈ تو روزہ نہ کرے اور بعد وال غدر کا اس کی قضا کرے اور اس پر شرط ہے  
مسافر کہ سفر اس کا مباح ہو اور مسافت سفر آئندہ فرسخ و کم نہ ہو اور باقی شرطیں  
متحقق ہوں تو وہ بھی روزہ کو ترک کرے ہوا کہ سفر میں میں روزہ صحیح نہیں  
اور بعد سفر کے اس کی قضا کرے اور مخفی شرکاء سفر بارہ رمضان میں درست ہے اگر کوئی  
ضرورت پیش ہو۔ جبہ ورت میں اختلاف ہے اور غلطی اگر اہل ہر چند کہ سفر میں  
ہو لیکن بعد تیسویں تاریخ اگر اہل نہیں بنا تبصر بعض عالموں کا کہ ایک حد تک  
کہ مسافر حدتخص کو نہ پہنچو اور حدتخص یہ کہ اول شہر کی عمارت کہاں  
آئندہ عالمی اذان ہی سنائی نہ ہو تو غلط ورت نہیں اور حدتخص یہ جو کہ

افطار کر سکتا ہو اور اگر قبل اس کے افطار کرے تو قضا کی سنت کفارہ بھی واجب ہوگا  
 اور بعض عالمین کے کہنا ہے کہ میت کا تسبیح نہ پڑھو نہ نماز نہ کرو کہ جس دن سفر کیا ہے  
 افطار نہیں ہو سکتا اور بعضوں کا کہنا ہے کہ قبل وال قریب ہو کر تو اوٹن کا  
 روزہ افطار کرے اگرچہ بیت سفر ہے نہ ہو اور بعضوں کا کہنا ہے کہ اگرچہ بیت سفر  
 قریب یا دور ہے اور اگرچہ بیت سفر کی ہوا اور قبل وال شمس سے دور ہو تو اس  
 روز کی افطار کرے اور اگر یہ نہ ہو تو شرطین نیائی جائیں تو اوٹن کا روزہ افطار کرے  
 اور بعد تمام سفر اس میں زیکی قضا بھی کرے اور اگر سفر سفر ہو تو شخص تک اسے یا پھر  
 اگر میں داخل ہوئی قبل وال کے تو اوٹن روزہ واجب تاہم اگر استعمال کسی مفطر کا  
 کیا ہو یا اتفاق حبس کہ بعض اس طرح ہو جائے قبل استعمال مفطر قبل وال تو اوٹن  
 بھی جبکہ روزہ اوٹن کا علی الاحوط چنانچہ سابق میں مذکور ہو اور اگر مسافر مفطر کا  
 عند زائل ہو بعد وال شمس یا بعد استعمال مفطر تو اس کا کرنا بقیہ زمین بنابر  
 مشہور ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اس کا کو لازم جو وقت کہ نکاح عورت حیض یا  
 نفاس کے پاک ہو خواہ قبل وال کے خواہ بعد وال کو یا کافر مسلمان ہو یا غیہ یا غ  
 بالغ ہو تو ان سب کو اوٹن زامساک کرنا سنت ہے اور احتیاطاً اس کا کو لازم سمجھیں  
 کہ جبکہ افطار کرنا بعد جائز ہے ماہ رمضان میں یا نہ ہو کو سیر ہو کر استعمال آب طعمہ  
 کا وہ ایک ہر مفطر کا استعمال جائز ہے بلا خلاف سو کھا جماعت کے اس لیے کہ بعض  
 فقہاء نے ماہ صیام میں نہ کو جماعت حرام کی ہے مطلقاً اور رعایت اس قول کی طور  
 مذکور کیہ نہیں تو شدید ہو اور اگر سافر یا زائر یا غائب یعنی مسافر بن جائے ہو اور سفر یا حج  
 نہ ہو تو صحیح ہے کہ مسافر یا زائر یا غائب ہو اور اس کا صیام نہیں اور اس کا صیام  
 عام کا بھی صحیح نہیں اگر وہ حج قریب ہو اور روزہ نہ کرے تو مسلمان مسافر کہتے ہو  
 وہ روزہ یا وہ مسافر کہتا ہے اور اس کا صیام صحیح ہے روزہ اس میں صحیح ہے

دو دو پانی ہو اور وہ اس کا قلیل ہو خواہ کچھ اپنا ہو خواہ غیر کا ہو بلا امتیاز پانی  
 اور زور کے خوف ضرر کا کہتی ہو اپنا یا کچھ کا بشرطیکہ اوکسی عورت نہ ہو وہ پانی نہ  
 اور بعد رفع غدر کو قضا کرے اور عوض ہر روز کو ایک دگنہ تصدق بھی دے علی الاشہر  
 للنفس لکن اگر ممکن ہو کہ لوکاں دوسری عورت کا دیکھے اگرچہ باجرت ہو تو احوط یہ ہے کہ  
 نکری اور دوسرے کا دودھ پلو اور اسے طہ سے جسوقت کہ پیر دیا پیر عورت بسبب پیر  
 رفس و عاجز ہون یا زور و انکوائسہا شو ازہو کہ عادتہ تحمل و سکا نہیں ہو سکتا تو یہی  
 افطار کریں اور عوض ہر روز کو ایک دگنہ صدقہ دیں لیکن مشورہ شفت بین و مد  
 دینا احتیاط ہے اور صورت عجیبین ایک دینا کافی ہے اور زور و مد کا دینا یا زور و احتیاط ہے اور بعض  
 روایات سے مستفاد ہوتا ہے کہ اگر انکوائسہا کی قدر نہ ہو تو فدیہ بھی ساقط ہے مثل قضا کی  
 اگر بعد از انکی قوت ہم پہنچائیں ہر چہ فرض ہے یہ تو قضا احوط ہوگی مطلب  
 چھتا وقت میں جو پیش وقت روزہ کا طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہو اور  
 جب تک کہ صبح ثابت نہ ہو تو اکل و شرب کر سکتا ہے لیکن اگر بعد اکل و شرب کو ثابت ہو  
 کہ صبح تہی تو قضا لازم ہوتی ہے اگر خود مراعات یعنی ملاحظہ افق آسمان کا کیا ہو اور  
 کفار کی حاجت نہیں اور اسے طہ سے جسوقت کہ کسی شخص کو غر کر و صبح کو دریا  
 کریں اور وہ کو صبح نہیں ملا کہ صبح ہو تو قضا لازم ہوتی ہے بخلاف اسکے کہ خود ملاحظہ  
 کر چکا ہو کہ اس صورت میں اگر اشتباہ ہو چکا تو قضا لازم نہیں ہوتی اور حدیث میں تصریح  
 اسکی وارد ہو پس اگر وقت ملاحظہ کر صبح کا یقین حاصل نہ ہو اور استعمال کسی مفرط کا  
 کیا ہو اور بعد اسکے اشتباہ ہو تو قضا کی حاجت نہیں بلکہ اس صورت میں گنہگار ہی نہ ہوگا  
 اور اگر کوئی شخص کو صبح ہو اور اسکی رائے معتد نہ ہو بلکہ کذب کہ تو قضا لازم  
 ہوتی ہے اگر خود ملاحظہ کیا ہو بلکہ اگر کوئی دوسرا مدلل کی پہنچا اور اسکی خلاف کرے  
 کو کفار ہی لازم ہے اور اگر کوئی شخص صحت کیا ہو اور صبح ثابت نہ ہو اور کوئی شخص

کہ صبح ہو اور وہ صبح کو چپا تا ہی ہو تو مسئلہ مشکل ہو اور غلط ہے لہذا اگر شرب کر سکتا ہے  
 اگر طلوع صبح کہ خود ہی پہچانتا ہو لیکن اجتنب احوط ہو جس صورت میں کہ صبح کا نہ  
 ظن حاصل کیا ہو تو مفسطہ کا ترک کرنا لازم ہے یہ چند کہ خلاف او سکا اور شخص کے  
 اور اس طرح سے جب تک یقین غروب کا حاصل نہ ہو تو افطار نہیں کر سکتا اور احوط  
 بلکہ لازم ہے کہ حرکت مشرقیہ جب اٹل ہو تو افطار کر دینا قبل و سکا اور اگر اس پر جو کہ تمام سامان  
 کو گہریا ہوا صائم ایسے مقام میں مقیم ہو کہ یقین غروب کا اول وقت نہ کر سکے تو  
 اس میں یقین بعض علماء نے فرمایا ہے کہ عمل ان گمان پر کر سکتا ہو لیکن احوط یہ ہے کہ افطار میں  
 تاخیر کرے اور جب یقین ہو تو افطار کرے اور اگر کوئی شخص کہہ کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے  
 اور اس کو کسی سرفراز کو افطار کرے اور بعد اسکے ثابت ہو کہ اس نے غلطی سے کہا تھا یا دماغ  
 افطار کیا تھا تو قضا واجب ہوگی و بعید نہیں کہ کفارہ ہی واجب اگر غروب کو خود  
 دریافت کر سکتا ہو اور باوصف مسک خود متوجہ نہوا ہو اور اگر عاجز ہو اور اس کو کسی سرفراز  
 ظن حاصل ہو گیا ہو تو احوط یہ ہے کہ قضا کرے اور کفارہ نہیں ہے اور جس مقام میں کہ محل  
 ظن پر کر سکتا ہو اگر وہ میں خطائے ہو جائے قضا ثابت نہیں ہو لیکن احوط یہ ہے کہ  
 مقام میں کو چیزیں ہیں کہ سنت ہیں پہلے نماز غروب کی پڑھے اور افطار کرنا سنت  
 ہے کہ کوئی شخص اس کو اختیار میں ہو یا اگر سنائی اور شنائی غالب ہو کہ مانع حضو قلب ہو  
 اس صورت میں اول افطار کرنا بہتر ہے و دوسرے وقت افطار کو دعا ہی پڑھنا سنت ہے  
 چنانچہ حدیث میں منقول ہے کہ وقت افطار کو دعا فرمادے کی مستجاب ہو پس  
 یا ایہو وقت قمریہ اول تناول کرے تو اس دعا کو پڑھے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**  
**يَا وَاسِعَ الْمَغْطَرِ اسْتَغْفِرُ لِيْ تِسْعَ مِائَتِيْ سَحَرٌ لِّىْ عَائِدٌ مِّنْهَا سَنَةٌ**  
**وَكَمْ خَسِرْتُ اِمَامَ جَعْفَرٍ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَلَا بَيْنَ كَمْ وَخَسِرْتُ قَتْلَ سَاحِرٍ**  
**سُوْرَةُ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اَوَّلَ لَيْلٍ وَوَقْتُ افطار تو ثواب اس شخص کو ہوتا ہے کہ وہ**

خدا میں ہوا کرے اور بدرجہ شہادت پہنچے اور زمین اپنے دلوسے چھو  
 سحر کو کماناست ہو خصوص ماورہائین کہ زمین تکید بہت ہے اگرچہ  
 ایک جرعبہ آب ہو چنانچہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں  
 کہ میری امت کو سزاوار اور لائق نہیں کہ سحر کو کمانا تک کرین اگرچہ ایک  
 خزانہ نقص ہو مطلقاً ساقوا ان روزیکے آداب میں ہے پس جسوقت  
 روزہ رکھو تو چاہیے کہ اس کے جمیع اعضا ہی روزہ سے ہوں یعنی جمیع اعضا  
 محرمات سے باز رکھنا چنانچہ کتاب کافی میں محمد بن یعقوب کلینی نے بسند خود  
 محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں جسوقت  
 علیہم السلام فرماتے ہیں جسوقت تو روزہ رکھو تو چاہیے کہ تمہارے تمام اعضا  
 ہی روزہ سے ہوں اور پھر فرمایا کہ تیرے روزے کا دن مثل روزانہ گزارنا تو طلب  
 آتھو ان اون روزہ کو احکام میں ہے کہ جو ماہ رمضان میں قضا ہو گئی ہے پس  
 قبل ماہ رمضان آئندہ سے اونکا ادا کرنا واجب ہے اور پے پیچے رکھنا شامائیں  
 لکن مستحب ہے علی الاشہر بلکہ بنا بر اجمال منقول اور بعض نے فرمایا کہ جو روزہ  
 کہ وقت تنگ ہو یعنی قبل روزے قضا کیے ہوں اوسے تو ایام ماہ مبارک  
 ماہ رمضان آئندہ کے داخل ہو نہیں پاتی ہوں کہ زمین تاخیر و انہین اور اگر  
 تاخیر کرے تو گناہ ہے بلکہ تاخیر میں کفارہ ہی لازم ہے اگر تاخیر بدول عذر شرعی  
 ہو اور کفارہ اسکا مقابل میں ہر روز کے ایک درہم سکین کو دینا ہے اور یا وہ ایک  
 درہم واجب نہیں ہے بلّا خلاف ظاہر اور یہاں تک حساب تو تین پاؤں سے  
 ہوتا ہے احتیاطاً تین پاؤں و ماشہ و بنابر سیر انگریزی شد اول فی الحال  
 اور قضا کا غم ہو اور وسعت وقت پر اعتماد کر کے تاخیر کرے اور متصل ماہ  
 رمضان آئندہ کو کوئی عذر لاحق ہو کہ مانع قضا کے مثل مرض یا حیض کو تو قضا

واجب ہے لیکن اگر عمل کے نزدیک وجوب کفار ثابت نہیں ہے مگر ایسا مذکورہ  
 میں احوط ہوا جو بوقت ماہ رمضان داخل ہو تو روزہ قضا کو ترک کر کے قیام  
 حاضرہ میں مشغول ہو اور اگر مرض تمام سال باقی رہے تو قضا سا قضا ہوا  
 عیوض ہر روزہ کے ایک مدفیع دینا لازم ہے بنا بر مشہور کے اور احوط یہ ہے کہ قضا  
 بھی کرے اور مدفیع بھی دے اور اسید طر سے وہ روزہ کہ حالت جنون یا ہوشیاری  
 قضا ہوا ہو ہر چند کہ جنون یا ہوشیاری تمام روزہ رہے تو بھی قضا سا قضا کرے  
 احتیاط یہ ہے کہ بعد زوال غدر کو قضا بھی لازمی ہے ان دنوں تو ہم تو نہیں مطلقاً  
 نواں ہر روزہ واجب میں ہر روزہ واجب کی بین پہلار روزہ ماہ رمضان ایک  
 ہے کہ ہر باغ اور عاقل پر واجب ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت بشہ طائے کے کہ اگر باغ  
 مسافر کو جب قضا واجب ہو نہ ہو اگر پانچ کا یقین حاصل نہ ہو تو روزہ واجب  
 نہیں ہوتا بیشک کہ چاند کو خود دیکھ کر یا اسے لوگ گواہی دیں کہ حبس کی گواہی  
 یقین حاصل ہو جائے لیکن متنبوین شعبان کو چاند میں کچھ شک نہیں اور  
 حساب تقویم اور نجوم کا کچھ احتیاط نہیں ہے کہ اگر روزہ قضا ماہ رمضان کا ہے  
 اور قبل ماہ رمضان آئے ہو تو اگر ایسا سکھایا گیا ہو تو ایسا کہ کر سابق میں  
 پہلے ہی سے روزہ کفایہ ماہ رمضان کا ہو کہ یہ واجب تحجیری ہے یعنی احتیاط ہے  
 خواہ ثلثا ثلثہ روزہ گویا سا ثلثہ سکین کو کمانا دے یا ایک بندہ آزاد کرے جس وقت  
 ماہ رمضان میں بدوین عذر شرعی روزہ ترک کیا ہو عذر انتیاز چوتھا روزہ  
 اوپر ذکر قسم کا ہو کہ یہ بھی واجب ہوتا ہے اگر اپنے اوپر صیغہ بدوین عذر شرعی  
 واجب کرے پس اسی طور پر عمل میں لانا ضروری ہو اور عیضہ مذکورہ میں  
 مثل اس کے ہے کہ کہ **لِلّٰہِ عَلٰی اَنْ حَصَلَ مَطْلُوْبِيْ قَاصِدٌ** کہ اگر  
 اسکو نجاتا ہو تو زبان بنیدین یوں کہ اگر فلان مطلب میرا حاصل ہو

تو واسطے خدا کے مثل ایک روزہ رکھو گا اور اگر عمدہ کرے تو اسی طرح سے اس کا صیغہ  
 عربی میں کہ عاھذ ان شاء اللہ ان حصل مظلونی فاصوم  
 اسکی ہی عربی بنجاتا ہو تو نہیہ میں کہ جو کہ عمدہ کیا میں نے خدا اس کو اگر خدا طلب  
 میرا حاصل ہو جائیگا تو مثلاً ایک روزہ رکھو گا اور اسی طرح سے اگر عربی میں قسم  
 کہ اسے کہ واللہ لا اخلوہم تو اسی ہی روزہ واجب ہوتا ہو بلکہ اگر نہیہ میں کہ  
 اللہ عاھذ ان شاء اللہ روزہ رکھو گا تو بھی روزہ واجب ہو جائیگا اور اگر مثلاً دو روزہ  
 ہوں تو بے اسے اصوم یوماً واصوم یومین اور اگر تین ہوں تو اصوم ثلث ايام کم اور  
 اگر اس سے زیادہ ہوں تو اسی طرح سے ذکر و نکاح بھی عربی میں یا نہیہ میں کر دیا پھر  
 روزہ اجاڑا کہ یہ بھی واجب ہوتا ہے پس حسب وقت کہ اجاڑ لینا چاہیے اس پر لازم  
 کرے اور اسی طرح سے روزہ اعتکاف بھی بعض صورتوں میں واجب ہوتا ہے اور اس طرح سے  
 وہ روزہ کہ بابت قضا ہوا ہو اور شوہر مانتہ قضا کی جگہ پائی ہو وہ روزہ اگر  
 تو اس کا اتنا کہ اس پر کلام پر واجب ہوتا ہو کہ اس کو خود داکرے اور اگر اسکی  
 طرف سے اور کہی بنا اجرت بجالا  
 بعض علماء کو بہ طلب اسواں سنہ میں جو اور روزہ سنتی چیز ہے  
 بہ ہالیکین وہ روزہ جن میں ثواب زیادہ ہو وہ کئی قسم میں قسم پہلی روزہ ہر مہینہ کے  
 اول پچھنچہ اور آخر پچھنچہ اور دوسری عشرہ کو اول تہا شنبہ کا ہے کہ یہ وہ  
 شیطانیا و شیطانیہ ہے اور تاکید اور ثواب اس کا بہت ہو بلکہ ثواب ہمیشہ روزہ  
 رکھنے کا کہتا ہو کہ اگر روزہ ہو یا روزہ رکھنا وہ بہتر شواہد ہو تو بعض ہر روز کو ایک  
 درہم راہ خدا میں دے گا و اب و سکا روزہ کو ثواب تو زیادہ ہوتا ہے یا ایک مدد سے  
 جسے کہ بعض انھیں ہر ستماد ہوتا ہے و قسم دوسرے روزہ ہر مہینہ کو ایام البیض  
 میں یا تیرہ توہین اور چودہ توہین اور پندرہ توہین کی میں بنا بعض روایات کہ بڑا

ثواب روزہ تمام سال کہ بین قسم تیسری روزہ ہر شب اور ہر صبح کی چوتھی  
 صوم روزہ الارض کہ پچیسویں ذیقعد کی چارویں روزہ برابر ساٹھ مہینہ کی روزہ کو  
 ہے قسم پانچویں روزہ ایام مخصوصہ ماہ ذی الحجہ مثل روز اول کہ روزہ اسکا بڑا  
 دن منی جیسے کہ ہے اور روزہ آٹھویں کا کہ وہ یوم الترویہ ہے اور صوم مذکور گذر  
 ہے ستائیس برس کے گنا ہونکا اور روزہ انہارین کا کہ عید غدیر ہے اور یہ روزہ برابر  
 ہے میام عمر دنیا کا اور روزہ چوبیسویں کا کہ بنا بر مشہور عید مبارک ہے اور روزہ  
 پچیسویں کا کہ جس دن سورہ قتل آتی نازل ہوا قسم چوتھی روزہ روز اول  
 محرم کہ موجب استجاب دعا ہے اور روزہ اسکی تیسری تاریخ کا کہ موجب آسانی کا  
 ماہ دشوار ہے قسم ساتویں روزہ سترہویں ربیع الاول کا کہ روز ولادت  
 باسعادت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہے اور یہ روزہ برابر ثواب  
 تمام تمام سال ہے قسم آٹھویں روزہ تمام ماہ رجب کو خصوصاً ایام البیضاء  
 اور نہ ہماروزہ ستائیسویں کا کہ عید بہشت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ ہے بنا بر مشہور کہ قسم نویں روزہ تمام شعبان کے خصوصاً پہلی تاریخ  
 کہ روزہ کا ثواب عظیم ہے اور خصوصاً تشریعی تاریخ کہ روز ولادت باسعادت  
 حضرت امام حسین علیہ السلام ہے علی لا شہر اور خصوصاً پندرہویں تاریخ  
 کہ روز ولادت بابرکت حضرت صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ وآلہ خصوصاً  
 تین دن آخر ماہ شعبان سے تاکہ اسل نوین روزے او سکماہ رمضان کو قسم  
 دسویں میام روزہ ماہ متبرکہ مثل روزہ ماہ ولادت محصوین صلوات اللہ  
 علیہم اجمعین جیسا کہ بعض علما نے تصریح فرمائی ہے اور تفصیل ایام ولادت  
 و وفات محصوین بہ تحقیق تمام شرح حدیث کتاب القوم میں مسطور ہے اور  
 خلاصہ او سکماہ و نفع الاحکام کتاب الصیام میں مذکور ہے قرآن مجید







۱  
 حکمت ہے کہ جب شے حلال سے روزہ شکنی کی ہو تو اگر کسی نے اس پر کرم  
 روزہ شکنی کی ہو مثل شراب کے یا زنا کے پس بنا بر بعض نص میں کہ حلال  
 لکھتا ہے اور واجب میں یعنی عتق رقیعہ صیام و واما مع طعام شکستہ سکینز  
 وہو الا حوط مسئلہ دوم روزہ قضاے ماہ رمضان کا افطار کیا قبل زوال  
 شمس کے جبکہ زمانہ قضا صلیق نہ ہو جائز ہے علی الاشیء اور بعض اعلام کے  
 سپر معنی باجماع فرمایا ہے اور بعد زوال شمس افطار جائز نہیں ہے بعض  
 ظاہر میں اگر بعد زوال شمس بلا عند شرعی روزہ شکنی کو دے تو اس روزہ کو  
 عوض پھر روزہ رکھو اور کفارہ بھی دے اور کفارہ اور کیا بنا بر تصریح محققین کہ  
 اور بعض اعلام کی یہ ہے کہ دس مسکین کو کھانا کھلا دے اتنا کہ وہ سیر ہو جائیں  
 یا ہر مسکین کو ایک مد گندم دے اور اگر اس سے عاجز ہو جائے تو دس روزہ  
 پیچھ کر عیساکر بعض نصوص سے ثابت ہوتا ہے اور جو اعلام نے یہ  
 نقل کی ہے کہ یہ قول شریعت میں ہے بین الاصحاح اور بعضوں نے کہا ہے روزہ  
 منقول ہے اس پر اور جبکہ زمانہ قضا مضیق ہو یعنی جتنے دن ماہ رمضان میں  
 میں باقی ہیں اس وقت روزہ قضا ہیں تو اس صورت میں روزہ قضا کا  
 ترک کرنا بدوین عند شرعی کسی وقت میں جائز نہیں ہے پس اگر بعد زوال افطار  
 کرے تو کفارہ مثل سابق واجب ہوگا اور اگر قبل زوال شمس افطار کرے  
 تو بعض اعلام نے فرمایا ہے کہ کفارہ لازم نہیں معلوم ہوتا لیکن بعض  
 کہ کفارہ دینا احوط ہو واللہ یعلم مسئلہ سوم روزہ سنتی کا تمام  
 شروع کے کسی حال میں واجب نہیں ہوتا بلکہ جائز ہے کہ غروب  
 جب چاہے افطار کرے لیکن بعد زوال آفتاب افطار کرنا مکہ  
 جانے دعوت نہ

طعام کے تو اس وقت روزہ سنتی کا افطار کرنا افضل ہے اگرچہ دن کم باقی ہو  
بلکہ اولیٰ یہ ہے کہ جب وہ دعوت کرے طرف طعام کے تو اس سے افطار کرے  
اور صومہ کا گھر سے اور صومہ کو افطار کرے ایسے کہ اگر افطار کر کے افطار کرے  
تو اس کو ثواب ملے روزوں کا طبع کا اور اگر بدون افطار افطار کرے گا تو بڑے  
میں سے روزہ کا ثواب حاصل ہوگا انشاء اللہ اور بعض روایات میں وارد ہے  
یہ کہ روزہ افطار کرنا تیرا خانہ برادر مومن میں بہتر ہے شتر روزے یا ثواب  
روزوں سے مسئلہ چہارم ماہ رمضان کا روزہ کیا کرنا یا بعد شروع کے  
اوسکا فاسد کرنا عید ایوں عذر شرعی جہان زمین سے پس اگر ترک کرے  
افسوس تو حاتم شیعہ اوسکا تعویذ کرے اور اگر وہ کسی مرتبہ یہ ترک کرے  
حاکم شرع تعزیر کرے یا اور اسی طرح مرتبہ ثالث میں او جب چوتھی مرتبہ یہ  
کرے گا تو مستحق قتل کا ہوگا اور اگر حلال جائے صومہ ماہ رمضان بدین عذر  
شرعی ترک کرے تو وہ کافر ہوگا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ الْمَجْلِبِلُ وَهُوَ  
بَعْدَ مَا مَنَ يَشَاءُ إِلَى سَوَاءِ السَّيِّئِينَ وَجَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا  
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَاتِمِ النَّبِيِّينَ اَمَّا بَيْتُ الصَّاهِرِينَ

ماہ جنوری ۱۸۸۰ء بمقام لکھنؤ محلہ فراشناہ وزیرین  
اکثرین دعا گو مومنین سید عابد علی مالک مطبع طبع شد



نماز گاہ میں شائق ہو کر گھومنا اور نماز کو اعادہ ہی کرنا مضیاط اور بے  
 فائدہ اور یعنی نماز شک سے باطل ہو جاتی ہے۔ **سقطت اگر چار رکعت نماز میں**  
 پہلے دو رکعت میں شک کریں اسطورہ کہ یہ رکعت پہلی ہو یا دوسری تو اس  
 صورت میں بھی نماز باطل ہے دوسرا مسئلہ یہ کہ قبل ا کمال سجدہ میں کے  
 دو اور تین یا دو اور چار رکعت میں شک کریں کہ اس صورت میں کہ دو رکعت  
 شک متعلق ہو قبل سجدہ تین تو اس صورت میں نماز باطل ہے تیسرا مسئلہ یہ  
 کہ اگر چار رکعت نماز میں شک کر دو یا دو تین یا دو چار یا  
 پانچ رکعت میں پس اگر ظن کسب طوف کا حاصل ہو جائے تو  
 موافق اس کو عمل کرنا علی الظاہر الاشہر پس اگر ظن زیادتی کسب طوف ہو اور  
 یہ پوری ہو نہ مانگی ہو مثل اسکو کہ دو اور چار رکعت میں شک ہوا  
 چار رکعت میں حاصل ہو تو چار رکعت میں کہ اسی رکعت پر نماز کو تمام کرے اور پھر اسکا کہہ لے  
 نہیں اور نماز اسکی درست ہو اور اگر گمان اکثر یہ ہو اور نماز اسقدر میں پوری نہ ہو  
 مثل اسکو کہ دو اور تین رکعت میں شک ہو پس اگر تین رکعت پر ظن حاصل ہو  
 تو نماز اکثر یعنی تین پر کہہ لے ایک رکعت اور پھر کو نماز کو تمام کرے اور اگر گمان زیادتی  
 رکعت کا ہو مثل اسکو کہ چار اور پانچ رکعت میں شک ہو اور پانچ کا گمان حاصل ہو  
 پس اگر پانچ ہو تو پانچ رکعت میں کہہ لے اور تشهد اور سلام بجا لے نماز کو تمام کرے اور نماز اسکی  
 درست ہو لیکن اسطریق قیام وغیرہ کو سجدہ کو بقصد قربت کرے اور  
 اگر رکوع میں چلا جائے یا رکعت تمام ہو تو نماز باطل ہو اسواسطے کہ زیادتی کا  
 ایک رکعت کی ہوئی ہو اور زیادتی رکعت اور ایک رکعت کی باطل نماز ہو علی الظاہر  
 اگرچہ بعد تشهد کو پیشہ چکا ہو پس نماز کو سر پر سر ہو کر کرے اور اگر غلطی کی ہو  
 تو جتنا کہ غلطہ نقصان کا ہو اس پر نیا رکعت کو بجا لے اور چوتھا مسئلہ یہ کہ ظن کسب طوف



کھڑا ہو اور چار او پانچ رکعت میں شک کرے خواہ حمد یا تسبیحات پڑھتا ہو یا احتیاط  
 ہو یا نفل میں رکعت کو موقوف کر کے نہیں چلے اور چار پر بنا کر کہے نماز کو تمام  
 کر دینا اگر تشہد کو نہ پڑھا ہو تو تشہد پڑھ کر سلام کرے اور بعد اسکے نماز احتیاط کی ایک رکعت  
 کو پڑھ کر اور رکعت میں بیٹھے بجائے اور پھر دو رکعت کو احتیاط کرے اور بعد اسکو اعادہ نماز  
 اور پھر سوم بیٹھے کہ نہ دو رکعت کو پڑھ کر دو رکعت کو پڑھ کر اور پھر دو رکعت  
 میں شک کرے تو تیسرا اور شہد اور سلام بجائے اور بعد اسکو دو رکعت کو پڑھ کر اور نماز  
 او سکی صحیح و سوم بیٹھے کہ بعد کوع اور قبل سجدہ کو کیا اتنا سے سجدہ نہیں چار او پانچ  
 رکعت میں شک کرے تو اس صورت میں بعض علماء فرماتے ہیں کہ نماز او سکی باطل ہے  
 اور یہ قول خالی قوس نہیں ہے لیکن اگر اس رکعت کو پورا کر کے نماز تمام کرے اور پھر دو رکعت  
 سہو کرے اور پھر اعادہ ہی کرے تو احوط یہ فائدہ دوسرے افعال کے شک میں ہے  
 تشہد مصلیٰ افعال نماز کو کسی فعل میں شک کرے کہ محل وسکا باقی ہو یعنی دوسرے  
 فعل میں داخل ہوا ہو تو اس شک کا اعتبار نہیں اور اگر محل باقی ہو یعنی فعل نامیں  
 داخل نہ ہوا ہو تو اسکو جیالا علی الاشہر خواہ شک ل کی رکعت میں ہو یا آخر کی خواہ  
 رکعہ میں ہو خواہ غیر رکعہ میں پس مصلیٰ اگر نیت میں شک کرے بعد تکبیر الا حرام کی  
 یا تکبیر الا حرام میں شک کرے بعد شروع کرنے حمد کو نہ اسکا اعتبار نہیں اور اگر  
 حمد میں شک کرے بعد شروع سہو کو تو محل خلاف ہے بعض علماء فرمایا ہے کہ اعادہ حمد  
 حاجت نہیں ہے لیکن احوط یہ کہ نہ اوڑھی ہو نہ نیت قربت پڑھو اور نہ تہا سے احتیاط  
 یہ کہ نماز کو دو باوڑھی ہو اور اسبط حکم یہ اگر حمد سہو دو نو میں شک کرے بعد شروع  
 قنوت کو اور اگر واسطے رکوع کو جبکہ اوڑھو نہ رکوع تک پہنچا ہو اور شک کرے کہ آیا حمد  
 سہو پڑھا یا نہیں تو پھر نہ احوط یہ نماز کا اعادہ کرنا احتیاط لازم ہوا ہے اگر حمد  
 رکوع تک پہنچا ہو تو البتہ احوط کی حاجت نہیں اور اگر رکوع کا شک کرے میں اگر نماز



نو کوع کرے اور اگر سجد میں جا کر شک کرے تو رکوع کی پہر احتیاج نہیں اور اگر پیشانی پر  
 ہنوز سجدہ کا پرت رکھا ہو تو اختلاف ہو اور خالی اشکال سے نہیں لیکن اگر حوطہ پر ہو کہ رکوع  
 سجدا اور بعد فرغ نماز کا اعادہ کرے اور اگر سجدہ کا شک کرے جو شبہ کہ پیشانی پر آیا ہو نو  
 سجدہ کی بات نہیں کیا تو دو سجدہ کرے اور بعد فرغ نماز کا رکوع احتیاطاً اور اگر  
 اگر شک کرے کہ ایک سجدہ کیا یا دو تو ایک جھک کرے اور پھر اعادہ نماز کرے اور اگر دو  
 سجدہ کرے جبکہ او پیشانی کو نہ سجدہ کا پرت رکھا ہو اور شک کرے کہ آیا سجدہ اول سے  
 بعد سر اوٹھانیکے درنگ کی تھی یا نہیں تو اس میں بھی اختلاف ہو اور احتیاط یہ ہے  
 کہ درست بیٹھ کرے اور درنگ کر کے سجدہ میں جاوے پھر اعادہ نماز کرے اور اگر سجدہ میں جا  
 شک کرے تو اسکا اعتبار نہیں اور اگر سجدہ میں پہلے کھڑا ہو اور ہنوز سجدہ نہ ہو  
 اور شک کرے کہ سجدہ کیا یا نہیں تو اس میں بھی اختلاف ہو اور حوطہ پر ہو کہ سجدہ شک  
 کو بجا لا کر نماز کو تمام کرے اور بعد اسکا اعادہ کرے اور اگر بعد کھڑی ہو جائیکے شک کرے  
 اعتبار نہیں اور اگر رکوع ہو کھڑا ہو کہ شک کرے کہ آیا رکوع کیا تھا یا بعد رکوع نہ  
 ہی کی تھی تو اسکا اعتبار نہیں اور اگر شک کرے کہ رکوع میں بقدر واجب سجدہ  
 تو حوطہ پر کہ رکوع کرے اور بعد تمام نماز اعادہ کرے اور اگر سجدہ میں سر اوٹھا  
 شک کرے کہ آیا رکوع کیا تھا یا بعد رکوع کی تھی یا سات اعضا میں سجدہ  
 کسی عضو کو نہیں شک کرے سو پیشانی کے تو اسکا بھی اعتبار نہ کرے لیکن اگر پیشانی  
 رکھ کر شک کرے کہ اس میں خلل واقع ہوا ہو خواہ یہ شک بعد رکوع ہو یا  
 بین السجدتین ہو اور ایک سجدہ میں ہو یا دو میں تو یہ شکل ہے اور بنا بر احتیاط سجدہ  
 مشکوک کو بجا لا کر نماز کو بھی احتیاطاً اعادہ کرے اور اگر تشهد کو اٹھانے میں شک کرے  
 کہ نہ سجدہ کیا یا نہیں تو اسکا بھی اعتبار نہ کرے اور اگر تشهد کا شک کرے جو شبہ  
 کہ کھڑا ہو یا تشهد پڑھ کر ہی تھا نہیں لیکن اس صورت میں کہ کھڑی ہونے میں

شک کرے تو اختلاف ہو اور احوط یہ ہے کہ شبیہ جاوے اور تہمید نہ کرے  
 نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے نماز کا اعادہ کرے اور جب مصلیٰ باعتبار شک  
 کسی فعل کو عمل میں لائے اور بعد اسکے یاد آئے کہ اسکو عمل میں لاچکا تھا  
 پس اگر وہ فعل رکن ہے مثل تکبیر الاحرام کے اور رکوع اور دو نوسجہ و نکر  
 تو نماز باطل ہے اور اعادہ لازم ہوگا اور اگر غیر رکن ہے تو ضرر نہیں رکھتا  
 اور اگر کوئی شخص ترک کرے یا اس چیز کو کہ حال شک میں اسکا سجالاتا چاہتا ہو تو  
 سجالاتا کرے کہ نہ بچوہ شک و نہ اسکو عمل میں نہ لانا تھا پس اگر یہ امر ازراہ جہالت کو عموماً  
 ہو تو نماز کا اعادہ کرنا لازم نہ ہو علی الاحوط اگرچہ وہ فعل غیر رکن ہو اور اگر سہواً ہو پس  
 اگر وہ فعل غیر رکن ہے تو قیام نہیں والا نماز باطل ہوگی اور جو شک کہ بعد فراغ  
 نماز کو عارض ہوا پس متناظر ہو خواہ کجاست میں ہو خواہ افعال میں اور اگر شک  
 کرے کہ اس نماز میں ظہر کی نیت کی تھی یا عصر کی مثلاً تو احوط یہ ہے کہ اگر یہ شک شناسے نماز  
 میں عارض ہو تو تعیین مقصود کرے یعنی یہ نماز کا یہ بنانا منظور ہوا اسکا قصد کرے اور بعد  
 فراغ کو نماز کا اعادہ کرے اور اگر یہ شک بعد نماز کی ہو یعنی شک کرے کہ جو نماز پڑھا یہ  
 بنیت ظہر تھا یا عصر کی یا نہ تو احوط یہ ہے کہ بنیت ظہر اعادہ کرے اور بعد از ان عصر کی نماز  
 بجا لے لے تیسرا مصلیٰ کثیر الشک و شک کا اعتبار نہیں اور مراد کثیر الشک تو  
 ظاہر اوہ شخص ہے کہ عرف میں جس کو کہیں کہ یہ شک بہت کرتا ہو اور بعضی عالم کہ تمیز  
 کہ ایک نماز میں تین مرتبہ شک کرے یا ایک چیز میں تین مرتبہ تو وہ کثیر الشک ہو پس کسی شخص  
 نہ ہو کہ کثیر الشک اگر افعال نماز میں کسی فعل واجب میں شک کرے یا طوع سہو کرے اور  
 فعل کو کیا ہو یا نہیں تو پھر سجالاتا اور کا ضرر نہیں اور شک کا اسکی اعتبار نہیں  
 اگرچہ وسر واجب میں افضل نہ ہو اور اگر کسی رکن کی زیادتی کا شک کرے تو اوپر  
 بھی متناظر نہ ہو اور اسے اگر رکن کی کمی کا شک کرے یعنی رکن نہیں کیا ہوا

اگر کہ تو کہو عین شک کہ تو باز یاد دہیر کہو مثل اسکے کہ تین اجا پر کعت میں شک  
 کہ تو چار پر بنا کہ نماز کو تمام کر دے اور نماز اوسکی صحیح ہو اور نماز احتیاط کی جتنی مانج  
 اسطرح امام یا امام انجمن کے کسی کے شک کا ساتھ حفظ دوسرے کو اعتبار نہیں  
 یعنی اگر امام کو کسی فعل نماز میں شک ہو تو قول پر یا موم کو اعتماد کرے اور اسطرح جسے  
 اگر امام کو شک ہو تو قول پر یا امام کو اعتماد کرے اور اگر کسی شخص کو نماز نافذ کی جھوٹ  
 شک ہو تو بنا بر شہد کو اختیار نہ خواہ بنا کی پر کہ خواہ زیادتی پر لیکن احوط یہ کہ بنا  
 کہ پر کہ فائدہ چوتھا مخفی نہ ہو کہ سبھو چار مقام پر لازم ہوتی ہیں علی الاطلاق  
 ایک تو کہ شہد کلام کیا ہو یا اس گمان سے کہ نماز سے فاسخ ہو چکا ہو دوسری یہ ہے  
 کہ شہد نہ عمل سلام پڑھا ہو یا شہد سے کہ شہد اول کہہ کیا ہو اور بعد کوع کر یا نہ  
 چوتھی شہد کہ چار کعتی نماز میں جا پاو پانچ کعت میں شک کرے یا نہ شہد نو سجدہ بنا  
 بلکہ اسطرح زیادتی اور کمی کو دو سجدہ ہو اور احتیاط بہت قربت اور کیفیت انکی یہ ہے  
 کہ مستقبل قبلہ ہو اور باطہارت ہو پس پہلی زمین نہ کرے کہ دو سجدہ ہو اگر تاہون  
 قریب الی اللہ اور بعد اسکی اللہ کہہ کرے اور پھر سجدہ میں جاوے یا نہ عضو سجدہ کرے کہ بنا  
 جھکا ہو چکا ہو اور پیشانی کو اس چیز پر کہہ کہ سجدہ جسے چاہے نہ ہی یا اس ذکر کو  
 کہ **لَبَّيْكَ اللَّهُ وَبِاللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** اور پھر اگر اسطرح  
 کہ **لَبَّيْكَ اللَّهُ وَبِاللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** یا اسطرح کہ  
**لَبَّيْكَ اللَّهُ وَبِاللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ**  
**بَرَكَاتُهُ** اور بعد اسکو سجدہ اول سے سر اوٹھا اور قد بڑھیکے دو سجدہ میں جاوے  
 اسطرح کہ سجدہ ہی بجائے اور بعد دو سجدہ کو سر اوٹھا کہ پھر اضعیف شہد ہو  
 سمجھ کر اسطرح کہ **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ**  
**اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ**

و تبرکات اور گزنیوں سلام کہ تو بہتر ہو یا بتیسرا روزہ میں نہ اور آسمان  
 کی مطلب میں مطلب پہلا روزہ کی حقیقت اور کیفیت پیش کی کیفیت پہلی  
 یہ کہ اس طرح مٹاؤ کہ چند چیزوں پر تین روزہ کمنا ہو طالع صبح صادق سے غروب  
 آفتاب تک اور ذکر اور نماز کے بالتفصیل ہو گا اور اسی کا نام روزہ پہلے جسدا ہوا  
 روزہ کا تو نیت شب کو کرنا لازم ہو اور اگر شب کو سو ہو کر تو نیت کر سکتا  
 بنا ہے۔ ہر روز نیت کے بعد یا آئینہ یا خیر کی ہو و اگر وہ باطل ہو گا لیکن اگر نیت  
 صوم شب میں ہو کر یا رمضان میں یا روزہ نہ رعیت میں یا روزہ قضا و ماہ رمضان  
 میں شب صحیح روزہ قضا مضیق ہو تو احوط یہ کہ قبل نیت کے تجدید نیت کر کر دے  
 اور سدا کہ اور بعد از ان میں نیز کی قضا کر یا احتیاطاً اور اگر نیت قضا وسیع ہو یا  
 میں نہ ہو تو اور سدا روزہ نہ کی بعد اوستھوم کو بچا لا اور اسید طرحت سے ساقب  
 اپنے گھر پہنچنے سے قبل نیت کرے اور استعمال مفسد کا کیا ہو نیت کر کے روزہ کرنا اور آیت  
 بلا خلاف ظاہر اور حاجت قضا روزہ مذکورہ ہو گی علی المشی و بعض النص و من اور  
 مریض ہی جیسے اور سدا قبل نیت کے جاتا ہو تو نیت قریب روزہ کرے اور قریب  
 وجوہ نکرے اور بعد اوستھوم احتیاطاً اس میں نیز کی قضا کرے اور چاہے کہ بعد نیت  
 فوراً کرے اور اگر کسی شخص نے نیت شب کو عمدہ ترک کی ہو ماہ رمضان یا قضاے مضیق  
 یا نہ رعیت میں اور بعد اسکے صبح کو نادم اور شہیمان ہو کہ قبل نیت کے نیت کرے  
 تو ایک جماعت نے فرمایا ہے کہ روزہ اور سکا صبح ہو اور یہ مشکل ہے اور احوط بلکہ لازم یہ  
 کہ اس میں نیز کی تمام کرے اور بعد اوستھوم قضا کرے اور کفارہ بھی دے اور روزہ سنتی میں قبل  
 نیت کرنا قباح نہیں کہتا بلکہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ غروب آفتاب تک نیت  
 اسکی کر سکتا ہو والا اول اولیٰ اور یوم الشک یعنی تیسرے شعبان کو اگر چاند  
 ماہ رمضان ثابت نہ ہو تو روزہ واجب نہیں ہے کہ دن شرعاً جب تک چاند ثابت نہ ہو

ماہ شعبان میں محسوب ہے اور روزہ اس کا سنت ہو یا نہیں اگر بقصد ماہ یہ تھا تو روزہ  
 رکھو تو درست نہیں اگرچہ بعد اس کے چاند ثابت ہو اور اگر نہ نیت سنت رکھو تو کافی  
 ہو جاتا ہو پس اگر کسی شخص نے اس لحاظ سے کہ سنت ہے اس میں روزہ نہ رکھا ہو اور  
 قبل نواں کے چاند ثابت ہو جاوے استعمال کسی منقطع کا کیا ہو تو نیت روزہ کی  
 کر لے اور کافی ہو گا علی الشہرہ اور اگر بعد نواں کے ثابت ہو تو اس کا واجب ہے اور بعد  
 ماہ رمضان کو قضا اس کی لازم ہو اور اسید طرحت سے قبل طہو حال کو استعمال منقطع کیا ہے  
 تو بھی اس کا کرنا واجب ہے ماہ رمضان کو اس کی قضا کر لیکن اگر یوم الشک کہ بعض ماہ  
 شعبان کو روزہ سنت کو پس جیسو کہ چاند ثابت ہو جاوے روزہ ماہ رمضان میں صحیح ہے  
 اور یہ قضائی حجت نہیں اور اگر اس میں روزہ قضا یا نذر کا رکھو تو اگر قبل نواں کے چاند  
 ثابت ہو تو نیت روزہ ماہ رمضان کی کر لے اور تمام کرنا واجب ہے ماہ رمضان اس میں روزہ قضا یا نذر  
 اور اگر بعد ماہ رمضان ایک روزہ بقصد ماہی الذمہ ہے کہ تو بنابر احوط واجب العلم  
 اور اگر بعد نواں کے ثابت ہو اہو تو یہ مشکل ہے اور بنابر احوط کو یہ کہ نیت قربت و تمام  
 کرنا واجب ہے ماہ رمضان کو ایک روزہ کہ بقصد ماہی الذمہ ہے اور اسید طرحت اگر تو نذر کر دینا  
 بعد نواں کے چاند ثابت ہو تو ایک روزہ بعد ماہ رمضان کہ بقصد ماہی الذمہ بنابر احوط  
 مطابق ہے اور ان چیزوں کو احکام میں ہے کہ روزہ میں جیسے اعتناء لازم ہے اور ان کو عمل  
 میں لانیسے قضا اور کفارہ لازم ہوتا ہے اور وہ کسی بین پہلو پینا ہے اور سنیر کا عادت میں  
 پتہ ہوں اور پتہ اوچیز کا عادت میں پتہ ہوں مثل عرف گیا اور کیا پانیکو ناک کی اسے  
 حلق تک پہنچانا یہ سب بنابر مذہب شہور اور احوط کو منافی صوم میں اور بابت قضا  
 اور کفارہ کو ہوتا ہے اور یہ مذہب خالی تو سنیر میں ہے دوسرے کہنا اس چیز کا ہے کہ جس عادت میں  
 کہتا ہے وہاں کہتا ہوں مثل سنگریزہ اور برگ شجرا کو کہ چوبہب شہور کے منافی  
 صوم میں اور موجب قضا اور کفارہ کو ہوتا ہے اور خالی تو سنیر میں تیسرے غبار غلیظ

خلق میں پہنچانا ہو مثل اسکا اور خاک کے اور زمین غلط کارہ خلق میں کرنا نسل  
 دوہا کو بھی اگر اس میں ہی قضا و کفار اور اسطرح باجم کی ہو چنانچہ  
 اعتدال ہو اگر قضا کے دن تک یا ہو تو اگر غرض و خلق میں یا ہو بغیر اسکے کہ دن  
 تک پہنچا ہو تو کہ قیامت نہیں آئے آج ہی اسکا اثر از کچھ ضرور نہیں کہ بطور عادت کو  
 حملہ سے پہلے اور اسطرح سے بعد قضا کے کہ آج ہی کو اخراج میں سبالتہ  
 کا نہیں بلکہ کافی ہو کہ بعد قضا کے کہ آج ہی کو دو تین مرتبہ ہو کہ اثر  
 یا یکا پانی نہ ہو تو جو جماع ہو غور سے اگر چہ اترا ل نہ ہو کہ وہ بھی ہو قضا و کفار ہو اور  
 یا جس وقت کہ قضا و کفار ہو علی الاحوط یا پیشہ میں استننا ہو یعنی بدو  
 جماع کو نہ پانی کا خواہ خیال کر نیسے عدا خواہ ساس یا ہو سیکے کہ اس میں ہی قضا  
 اور غا ہو تاہم پورا قضا یعنی پانی میں غوطہ لگانا یا تمام سر کو ڈبو دینا اگر چہ  
 یا نہ ہو کہ بعض علماء اسکو حرام اور فسد صوم جانتے ہیں اور بعض فقط حرام  
 اور قائل نہیں اور بعض کہ اہت کو اور قول دال احوط اور اگر نصف سر کو پانی میں  
 ڈبو دیا اور چار سہ نکال کے دو سہ نصف کو ڈبو دیا تو اس میں بعض علماء نے فرمایا ہو  
 کہ یہ صحیح ہے کہ چھل نہیں لیکن احتیاط یہ کہ اجتناب کرے اور اگر غسل ارتماسی کرے  
 تو جب سارے میں چھل ہو تاہم اسطرح سے غسل ہی باطل ہو جاتا ہو اور دوبارہ غسل  
 کرنا ضروری ہے تاہم جنابت پر باقی رہنا اور شب سے طلوع صبح تک کہ اس میں ہی قضا  
 اور اگر پیشہ میں چھل ہو تو غسل کرنا لازم ہو اگر کوئی عذر شرعی مانے ہو  
 تو نیم کر کو صبح تک بیدار ہو اور اسکو سالم کہ یعنی کوئی حدت صادر نہ ہو بلکہ  
 اور اگر صبح ہو لیکن اگر خواب ہو اور بے اختیار سو جا تو ظاہر قیامت  
 نہیں لیکن قضا احوط ہو اور جو وقت کہ غسل میں کوئی عذر نہ ہو اور وسعت وقت  
 اعتدال کے بعد اسکا کہ صبح کے غسل کرنا سب سے اوجہ گناہت قہر ہو اور

ہو جا تو اوپر کچھ لازم نہیں علی الاشہر لیکن اگر بے قصد غسل کے سوچا اور صبح ہو جا  
 تو قضاء لازم ہو اور کفارہ احوط ہو اور اگر بے قصد غسل کے جاگرا اور پھر اوستی قصد سے سوچا  
 صبح ہو جا تو اس صورت میں بھی قضاء لازم ہو اور کفارہ احوط ہو اور اگر وہ دفعہ جاگ کے  
 اس وقت میں تیسرے مرتبہ پر سوچ گیا تاکہ صبح ہو جا تو خواب سوم میں قضاء کا ذکر  
 ظاہر لازم ہو اور اگر قبل صبح کو بیدار ہو لیکن بسبب غرت کو آب گرم کو انتظار میں  
 یا آب تازہ کو تین سے نکال نہیں صبح ہو جا تو نہایت قربت قضا کر لیا لیکن روت  
 مذکور اگر تا وقت مکان غسل تیمم کرے اور بعد ازاں پانی کو گرم کرے مین یا اپنے پتھر میں  
 منصرف ہو اور صبح ہو جا تو قضا کی حاجت نہیں اگر یہ اتفاق ماہ رمضان میں ہو اور  
 اگر غیر ماہ رمضان میں ہو اور روزہ ایسی کی قضا کا موتو اس میں ضرورت ترک کرے اور  
 دو ستر دن او سکوادا کرے بشرط اسکی کہ ماہ رمضان آئندہ سوای سیکوادا کو ایام باقی  
 ہوں اور اگر روزہ سنتی ہو تو او مین طہارت کا شرط بنو نا بات نہیں لیکن احوط ہے  
 اور روزہ واجب میں شرط ہو پس اگر کوئی عورت قبل صبح صادق کو حیض یا نفاس  
 پاک ہو اور عمدہ غسل کرے تو روزہ او کا باطل ہے علی الظاہر اور قضاء لازم ہو اور  
 کفارہ بھی بنا بر احوط کو یہاں اسی طرح سے مستحاضہ اگر بعد از قبل صبح غسل کرے تو روزہ  
 بھی روزہ باطل ہے خواہ استحاضہ متوسط ہو یا کثیر ہو پس قضاء لازم ہو اور کفارہ مین  
 اختلاف ہو اور بعضی علماء کفارہ بھی لازم جانتے ہیں اور یہ احوط ہو اور اگر کسی غسل میں  
 مستحاضہ قصور کرے تو قضا کرے بلکہ احتیاطاً کفارہ بھی دیو اگر آٹھویں عمداتی کرنا  
 اور اس میں بھی قضاء لازم ہو اور کفارہ احوط لیکن اگر بے اختیار ہو تو کچھ ضرر نہیں  
 توین خدا و رسول پر تمت کرنا ہو مثل اسکی کہ حدیث دروغ نقل کرے یا فتویٰ  
 مذکور کی قابلیت نہ کرتا ہو اور پس گناہ سب سے زیادہ ہو اور اس میں قضا اور کفارہ  
 احوط ہو سومن حنفیہ کہ بعضی علماء اسکو حرام جانتے ہیں اور بعضی مکروہ اور بنا بر

قول احوط کو اجتناب سے لازم ہوا قضا بلکہ کفارہ احوط ہو اور سچکارتیہ واجتناب  
 کرنا احوط طلب تیسرے اور چہرہ کو کیا نہیں ہے کہ وزیر میں جبکہ عمل میں لانا مکروہ  
 اور وہ کسی میں پہلو عورتوں سے ملاسلے اور ملاعبہ کرنا مکروہ ہے اگر سنی نکاح کا گمان نہ ہو الا  
 حرام ہو گا و سکر پہلو کا بھی ہو نہ گنا مکروہ ہے نہ واجب جس کا اور احوط یہ ہے  
 کہ خوشبوئی نہ پیسہ کہ اجزا او سکودیاغ میں جائیں مگر عطر کا استعمال مضائقہ نہیں گشتا  
 چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص صائم ہو اور ابتداء روز میں خوشبوئی لگا  
 ء تل و سکی زائل نہیں ہوتی تیسرے خون لینا کہ موجب ضعف کا ہو مکروہ ہے  
 پانچویں کپڑے کو تکرار کر کے پہنا بھی مکروہ ہے لیکن پانی میں بیٹنا اور پانی سر نہ تھپنا  
 اور بورے پر چڑھنا قباحات نہیں کہ کتابا بہ حدیث صحیح کو چھوئے عورت کو مکروہ ہے پانچویں  
 جہاں اور اوچھین بیٹنا نصف بدن تک بنا بر مشہور کو اور بعض علماء اس میں قضا لازم  
 جاتے ہیں اور بعض کفارہ بھی پس اجتناب سے احوط ہو ساتویں شعر نہ پہنا مکروہ ہے و ہوا  
 و مٹانین کہ اس کے ثواب نہ رکھا کہ ہوتا ہے خواہ ان کو ہو خواہ رات کو اگر چہ منہ او سکا حق ہو  
 اور اگر چہ صبح حضرات میں ہو اور اس میں طے فرماتے اور مناجات لیکن یہاں کراہت  
 یعنی قلت ثواب کی یعنی ان مضامین کا نہ میں نہ پہنا نظم سے ترجیح کہ کتابا بہ  
 آٹھویں سر نہ لگانا وہ کہ جب میں مشکٹ ہو یا کوئی چیز ایسے ہو کہ مٹا اب سکا حلق میں  
 محسوس نہ مکروہ ہے نہ علی الاثر بلکہ بلا خلاف ظاہر اور اگر سر نہ لیا ہو کہ او سکا فاحشہ  
 میں محسوس نہیں ہوتا تو بعض نسخوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکروہ ہے نہ میں اور اگر کہہ  
 اجزا او سکا حلق تک پہنچے ہیں تو اسے اجتناب احوط ہے نویں ناس نہ لینا مکروہ ہے  
 اگر حلق تک پہنچے لیکن اگر اس کو بعد اخلق میں پہنچاے تو بعد میں کہ منافق صوم  
 پس اس صوم میں قضا اور کفارہ احوط بلکہ روغن کا غیر فی المناقبات نہیں رکھنا  
 بیش کو جب احتمال حلق تک پہنچے نہ ہو الا احتیاطاً کہ میں دسویں





افطار کر سکتا ہے اور اگر قبل اس کے افطار کرے تو قضا کو ساتھ کفارہ ہی واجب ہے۔  
 اور بعض عالمین کہتے ہیں کہ جب تک اس وقت سفر نہ ہو اور نہ کفارہ کہ جس دن سفر کیا  
 افطار نہ کر سکتا اور بعضوں نے فرمایا کہ قبیلین والے آفتاب سفر کرے تو اوڑھ نکال  
 روزہ افطار کرے اور اگر قبیلین نہ ہو تو سفر نہ کرے اور بعضوں نے فرمایا کہ اگر قبیلین  
 فرمایا ہے تو اگر قبیلین نہ ہو تو سفر نہ کرے اور اگر قبیلین نہ ہو تو سفر نہ کرے اور اگر قبیلین  
 روزہ افطار کرے اور اگر قبیلین نہ ہو تو سفر نہ کرے اور اگر قبیلین نہ ہو تو سفر نہ کرے  
 اور بعض عالمین کہتے ہیں کہ جب تک اس وقت سفر نہ ہو اور نہ کفارہ کہ جس دن سفر کیا  
 افطار نہ کر سکتا اور بعضوں نے فرمایا کہ قبیلین والے آفتاب سفر کرے تو اوڑھ نکال  
 روزہ افطار کرے اور اگر قبیلین نہ ہو تو سفر نہ کرے اور اگر قبیلین نہ ہو تو سفر نہ کرے  
 اور بعض عالمین کہتے ہیں کہ جب تک اس وقت سفر نہ ہو اور نہ کفارہ کہ جس دن سفر کیا  
 افطار نہ کر سکتا اور بعضوں نے فرمایا کہ قبیلین والے آفتاب سفر کرے تو اوڑھ نکال  
 روزہ افطار کرے اور اگر قبیلین نہ ہو تو سفر نہ کرے اور اگر قبیلین نہ ہو تو سفر نہ کرے

دود و طاقی ہو اور دودہ اوسکا قلیل ہو خواہ سچ اپنا سوخواہ غیر کا اگرچہ بلا اجرت پلاؤ  
اور روزہ کو نہ خوف ضرر کا کہتی ہو اپنا یا سچ کا یا شہ طیکہ او کسی عورت سنز دودہ پلوانا ممکن  
اور بعد فرض غدر کہ قضا کرے اور عوض ہر روز ایک مدگنہ تصدق ہی و علی الاشہ  
ملفص لکن اگر ممکن ہو کہ نوکاد و دوسری عورت کا دودہ اگرچہ باجرت ہو تو احوط یہ ہے کہ  
نکری اور دوسرے کا دودہ پلو آ اور اسید طرے حسب قوت کہ پیر مرد یا پیر عورت بسبب پیر  
رفیز و عا جہوں یا روزہ انکو ایسا دشوار ہو کہ عا دۃ تحمل اوسکا نہیں ہو سکتا تو یہی  
افطار کریں اور عوض ہر روز ایک مدگنہ صدقہ دین لیکن مشورت میں و ما  
وینا احتیاط ہو اور صورت عجیبین ایک دینا کافی ہو اور دودہ کا دینا یا زیادہ احتیاطی اور غیر  
روایا سے مستفاد ہوتا ہو کہ اگر بالکل فدیہ نہ کی قدرت نہ ہو تو فدیہ ہی ساقط ہو مثلاً قضا کا  
اگر بعد ازاں قوت بہم پہنچائیں ہر چند فرض جمید ہو تو قضا احوط ہوگی مطلب  
چھٹا وقت میں ہر وقت روزہ کا طایع صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہوا  
جب تک کہ صبح ثابت نہ ہو تو اکل و شرب کر سکتا ہے لیکن اگر بعد اکل و شرب کو ثابت ہو  
کے صبح ہی تو قضا لازم ہوتی ہو اگر وہ مراعات یعنی ملاحظہ افق آسمان کا نکلیا ہو اور  
کفار کی حاجت نہیں اور اسید طرے حسب قوت کہ کسی شخص کو مقرر کرے صبح کو رفت  
کریں روزہ کو صبح نہیں حالانکہ صبح ہو تو قضا لازم ہوتی ہو بخلاف اسکے کہ غلط  
کریں چاہے کہ اس وقت میں اگر شبہ ہو تو قضا لازم نہیں ہوتی اور حدیث میں تصریح  
اسکی وارد ہو پس اگر وقت ملاحظہ کرے صبح کا یقین حاصل نہ ہو اور استعمال کسی مغلطہ کا  
کیا ہو اور بعد اسکے شبہ ہو تو قضا کی حاجت نہیں بلکہ اس وقت میں گناہ ہی نہ ہوگا  
اور اگر کوئی شخص کو صبح ہو اور اوسکو کہیں پر اعتقاد نہ ہو بسبب کذب کہ تو قضا لازم  
ہوتی ہو اگر خود دریافت نکلیا ہو بلکہ اگر کوئی دوسرا عدل کی پہنچ اور اوسکو خلاف کرے  
تو کفار ہی لازم ہوتا ہو اور اگر اوسنی خود دریافت کیا ہو اور صبح ثابت نہ ہو اور کوئی شخص

کہ اگر صبح ہو اور وہ صبح کو چھپتا ہی ہو تو مسئلہ شکل ہو اور نظام ہو کہ اگر کھانا شرب کر سکتا ہے  
 اگر طالع صبح کو خود بھی چھپتا ہو لیکن اجتناب حوطہ اور جس صورت میں کہ صبح کا خود  
 ظن حاصل کیا ہو تو مفسر انکار ترک کرنا لازم ہے یہ چند کہ خلاف او سکوا اور شخص کے  
 او اس پر جسے جتنک یقین غروب کا حاصل ہو تو افطار نہیں کر سکتا اور احوط  
 بلکہ لازم ہے کہ حرم مشرقیہ چائے ہو تو افطار کر کے نہ قبل و سکوا اور اگر اس پر ہو کہ تمام سال  
 کو گھبرا ہوا صائم ایسے مقام میں مقید ہو کہ یقین غروب کا اول وقت نکر سکتے تو  
 صوم قید بعض علماء ذہریا ہے کہ عمل انہی گمان پر کر سکتا ہے لیکن احوط یہ ہے کہ افطار پر  
 تاخیر کرے اور جب یقین ہو تو افطار کرے اور اگر کوئی شخص کو یا آفتاب غروب ہو گیا  
 اور او سکوا کہ نہ ہو کہ افطار کرے اور بعد اسکے ثابت ہو کہ او سکوا غلط ہو گیا تھا یا غی  
 اظہار کیا ہے تو قضا واجب ہوگی و بعد یہ نہیں کہ غارہ بھی واجب ہے اگر غروب کو خود  
 دریافت کر سکتا ہو یا باز غلط ہو خود متوجہ نہ ہو یا اگر عاجز ہو اور او سکوا کہ نہ ہو  
 ظن حاصل ہو گیا ہو تو احوط یہ ہے کہ قضا کرے اور اگر غارہ نہیں ہے اور جس مقام میں کہ عمل  
 ظن پر کر سکتا ہو اگر وہ یقین غارہ ثابت ہو جائے قضا ثابت نہیں ہو لیکن احوط یہ ہے کہ  
 مقام میں کہ یقین نہیں کہ وہ منت میں پہنچا نہ ہو غروب کی طرف کو افطار کرنا سنت  
 مگر یہ کوئی شخص نہ ہو کہ میں ہو یا اگر سنگی اور تشنگی غالب ہو کہ مانع منقلب کو ہو  
 کہ اس صورت میں اول افطار کرنا بہتر ہے و کسر وقت افطار کو دعا بھی پڑھنا سنت ہے  
 چنانچہ حدیث میں ہے کہ وقت افطار کو دعا فرمادے اور کی مستجاب ہو پس  
 یا ہو سو قوت لغز اول تناول کرے تو اس دعا کو پڑھے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**  
**یَا وَاسِعَ الْمُخْفَرَةِ اسْفِرْ لِيْ تَيْسِرْ كَوْنِيْ سَحْرَ كَيْتِيْ عَابِرَ هِنَا سَمْتَ**  
**یَا کَیْتَ حَضْرَتِ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَرَاوَدَیْنِ کہ جو شخص وقت سحر**  
**سورۃ اَنَا اَنْزَلْنَا کَیْتَ پڑھے وقت افطار تو اے اے ہوس شخص کو ہوتا ہے کہ اے**

خدا میں جہاد کرے اور بدرجہ شہادت پہونچے اور غوغین اپنے لوٹے چوتھو  
 سحر کو کھانا سنت ہو خصوص ماہ رمضان میں کہ اس میں تاکید بہت ہے اگرچہ  
 ایک جرحہ آب ہو چنانچہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں  
 کہ میری امت کو سزاوارا اور لائق نہیں کہ سحر کو کھانا ترک کریں اگرچہ ایک  
 خرمانا قص ہو مطلب کہ ساتواں روز یکے آداب میں ہے پس جسوقت  
 روزہ رکھو تو چاہیے کہ اس کے جمیع اعضا ہی روزہ ہوں یعنی جمیع اعضا  
 محرمات و باز رکھو چنانچہ کتاب کافی میں محمد بن یعقوب کلینی نے بسند خود  
 محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر بن محمد صلی اللہ علیہ  
 علیہ السلام فرماتے ہیں جسوقت تو روزہ رکھو تو چاہیے کہ تیرے تمام اعضا  
 ہی روزہ کیسے ہوں اور پھر فرمایا کہ تیرے ذریکادین مثل روزانہ نماز کو نہ تو طایفہ  
 اکتھوان اون روزہ کو احکام میں ہے کہ جو ماہ رمضان میں قضا ہو گویا میں پس  
 قبل ماہ رمضان آئندہ سے اونکا اوکڑنا واجب ہے اور پے درپے رکھنا شرط نہیں  
 لکن صحیح ہے علی الاشہر بلکہ بنابر اجماع منقول اور بعض نصوص کو مگر اوصاف میں  
 کہ وقت تک ہو یعنی جتنی روزے قضا کیے ہوں اوسے قدر ایام ماہ شعبان کے  
 ماہ رمضان آئندہ کے داخل ہوئیں باقی وہ ان کے اس میں تاخیر و انہیں اور اگر  
 تاخیر کرے تو گنہگار ہے بلکہ تاخیر میں کفارہ بھی لازم ہے اگر تاخیر بدوین عذر شرعی  
 ہو اور کفارہ اسکا مقابل میں ہر روز کے ایک مدسکین کو دینا ہے اور زیادہ ایک  
 مدسکین واجب نہیں ہر بلا خلاف ظاہر اور مدینا کو حساب و تین پاؤں سو قدر کے اند  
 ہوتا ہے احتیاطاً تین پاؤں اور دو ماشہ عریض برسیہ اگر نیری ہوتا اول فی الحال کے  
 اور اگر قضا کا غم ہو اور وسعت وقت پر اعتماد کر کے تاخیر کرے اور متصل ماہ  
 رمضان آئندہ کو کوئی عذر لاحق ہو کہ مانع قضا کے۔ تل مرض یا حیض کو تو قضا



تو واسطے اس کے مثل ایک روز کوئی ایک روز تو اسی طرح سے اور سب سے  
 عربی میں کہو اھذت اللہ ان حصص التوبی فاصوم اور  
 اسکی ہی عربی بجاتا ہو تو ہنیدین کہو کہ ہم کیا میں نے خدا سے کہ اگر فلاں مطلب  
 میرا حاصل ہو جائیگا تو مثلاً ایک روزہ رکھوں گا اور اس طرح سے اگر عربی میں قسم  
 کما کہ واللہ اراکھونم تو اسی ہی روزہ واجب ہوتا ہو بلکہ اگر ہنیدین کہو  
 کہ قسم خدا کی تین ایک روزہ رکھوں گا تو بھی روزہ واجب ہو جائیگا اور اگر مثلاً دو روزہ  
 ہوں تو بجائے اصوم یوماً و اصوم یومین اور اگر تین ہوں تو اصوم ثلث ايام کہو اور  
 اگر اس سے زیادہ ہوں تو اسی طرح سے ذکر اونکا بھی عربی میں یا تین یا چار یا پانچ روزہ  
 روزہ اجاڑے گا کہ یہی واجب ہے۔ لیکن یہ روزہ تو اپنے اوپر لازم  
 کرنا اور اس سے بڑھ کر روزہ رکھنا اور سب سے بڑھ کر روزہ رکھنا اور سب سے بڑھ کر  
 وہ روزہ کہ مار سب سے بڑھ کر روزہ رکھنا اور سب سے بڑھ کر روزہ رکھنا اور سب سے بڑھ کر  
 تو اسکا انتقال کو بعد اپنے کلان چاہے۔ لیکن یہ روزہ تو اپنے اوپر لازم  
 طرف سے اور کوئی بلا اجرت بجالا سکے تو عیشہ اللہ ہو بیگا اور بیگا رہے۔ لیکن یہ  
 بعض علماء کو یہ مطلب سوال میں روزہ سنتی ہیں اور روزہ سنتی جب رخصت ہو جائے  
 ہوگا لیکن وہ روزہ جن میں ثواب زیادہ ہو وہ کوئی قسم ہنیدین قسم پہلی روزہ ہنیدین  
 اول خپشنبہ اور آخر خپشنبہ اور دوسری عشرہ کو اول خپشنبہ کا کہو کہ یہ قسم  
 شیطانیکو لے سو ورتا ہو اور تاکید اور ثواب اسکا بہت ہو بلکہ ثواب ہمیشہ روزہ  
 رکھنے کا کتنا ہو لیکن اگر عاخر ہو یا روزہ رکھنا اور پھر شواہد ہو تو عوض ہر روز کو ایک  
 درہم راہ خدا میں دو کہ ثواب و سکا روزہ کو ثواب سے زیادہ ہوتا ہو یا ایک درہم سے  
 کہ نہ انحصار ہو مستفاد ہوتا ہو

تہذیب و تمدن کے بارے میں ایک جامع اور مفصل کتاب ہے۔ اس کتاب میں  
مصر، یونان، روم، ایران، ہندوستان اور دیگر ممالک کی تہذیب و تمدن کی  
تاریخ اور حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی نگارش ایک مشہور  
محقق نے کی ہے۔ اس کتاب کی مدد سے ہم ان ممالک کی تہذیب و تمدن  
کی بڑی تفصیل سے جانتے پڑھتے ہیں۔ اس کتاب کی نگارش میں  
بسیار سی باتیں لکھی گئی ہیں۔ اس کتاب کی مدد سے ہم ان ممالک  
کی تہذیب و تمدن کی بڑی تفصیل سے جانتے پڑھتے ہیں۔ اس کتاب  
کی نگارش میں بہت سی باتیں لکھی گئی ہیں۔ اس کتاب کی مدد سے  
ہم ان ممالک کی تہذیب و تمدن کی بڑی تفصیل سے جانتے پڑھتے ہیں۔





نمونگی لیکن بعض علما کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ اگر عید اکتیس دن بھی  
 بدون عذر تفریق کرے تو گنہگار ہوگا اگرچہ اعادہ صیام سابقہ نہیں ہے اور قبل  
 اکتیس دن کے اگر بلا عذر شرعی ترک معوم کرے کسی دن تو جو قبل اوّل روز  
 روزے رکھی ہیں وہ محسوب نہ ہوں گے پھر از سر نو روزے رکھنے ہوں گے  
 تا اکتیس دن پیہم بان اگر مرض موجب افطار عارض ہو یا عورت کو حیض  
 آوے تو بنا بر مشہور قبل اوّل کے جو روزے رکھی ہیں وہ محسوب ہوں گے  
 یعنی اگر دنوں روزے مثلاً قبل مہر فی حیض کے رکھے تھے تو بعد زوال مرض  
 یا حیض کے اکتیس روزے پیہم رکھو اسکے بعد تفریق کرنا موجب عبادت  
 ماضی نہ ہوگا جیسا کہ ظاہر کلام اکثر فقہائے مستفاد ہوتا ہے اور اگر عید  
 بعد زوال عذر اکتیس روزے پھر رکھو تو ادلی ہے اور طہارہ مسالین میں  
 لازم ہے کہ وہ مومن ہوں اور انکو کوکما نا کھلا۔۔۔ تاکہ وہ سیرت مجاہدین اور  
 یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر احد کو مد گنہم یا نا۔۔۔ سے بڑا شہور اور وہ  
 احد طہ ہے اور قیمت کافی نہیں ہے اور ایسا شخص کو کئی حصہ یہ  
 ہوگا اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ ان امروں میں ترتیب معتبر ہے  
 بندہ آزاد کرنا لازم ہے پس اگر ممکن ہو تو وہ مینے علی التہالی روزہ کرے  
 اگر ایسی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو نساۃ سکیں کو کما نا کھلا۔۔۔  
 اس قول کی اوجھ ہے اور اگر کوئی شخص دن کو ماہ رمضان میں روزہ  
 عدا بلا عذر شرعی چھوڑا کر ادوٹی کرے اور وہ دونو صائم ہوں پس اگر روزہ  
 بیہودہ نہ ہو تو اس اور استماع کا باقی نہ تھا تو زوجہ پر کفارہ نہیں ہے بلکہ وہ پر  
 واجب ہے کہ وہ کفارہ سے اکرے اور اگر زوجہ نے اختیار نہ بھی تو ہر ایک  
 انہیں ایک سے کفارہ ہوگا اور ہر صورت یہ کفارہ ہر روزے کے لئے

او سوقت ہے کہ جب شے حلال سے روزہ شکنی کی ہو اور اگر کسی چیز حرام کو  
 روزہ شکنی کی ہو مثل شراب کے یا زنا کے پس بنا بر بعض نفیوں کو خصماً  
 ثلثہ او سپر واجب بین یعنی عمیق رقیب صیام دو ماہ مع اطعام شہت مسکین  
 و ہوا الا حوط مسئلہ دوم روزہ قضاے ماہ رمضان کا افطار کرنا قبل زوال  
 شمس کے جبکہ روزانہ قضا مضیق نہ ہو جائز ہے علی الاشہار اور بعض اعلام نے  
 اسپر دعویٰ اجماع فرمایا ہے اور بعد زوال شمس افطار جائز نہیں ہے بل اختلا  
 ظاہر ہے اگر بعد زوال شمس بلا عذر شرعی روزہ شکنی کرے تو اس روز کو  
 عوض پھر روزہ رکھو اور کفارہ بھی دے اور کفارہ ادا نہ کیا بنا بر تصریح محققین کو  
 اور بعض اعلام کی یہ ہے کہ نہ مسکین کو کھانا کھلائے اتنا کہ وہ سیر ہو جائیں  
 یا ہر مسکین کو ایک مد گندم دے اور اگر اس سے عاجز ہو پس تین روزہ  
 یا چھ روزہ جیسا کہ بعض نفیوں سے ثابت ہوتا ہے اور جو اسہل الکلام میں مسالک  
 نقل کی ہے کہ یہ قول مشہور ہے بین الاصحاب اور بعضوں نے کہا ہے اجماع  
 مقول ہے اسپر از بیکہ زمانہ قضا مضیق ہو یعنی جتنے دن ماہ رمضان میں  
 میں باقی ہیں اوسے قدر روزہ قضا میں تو اس صورت میں روزہ قضا کا  
 ترک کرنا بدوہان عذر شرعی کی سی وقت میں جائز نہیں ہے پس اگر بعد زوال افطار  
 کرے تو کفارہ مثل سابق واجب ہوگا اور اگر قبل زوال شمس افطار کرے  
 تو بعض اعلام نے فرمایا ہے کہ کفارہ لازم نہیں معلوم ہوتا لیکن بعینہ  
 کہ کفارہ دینا احوط ہو واللہ یعلم مسئلہ سوم روزہ سنتی کا تمام کرنا بعد  
 شریع کے کسی حال میں واجب نہیں ہوتا بلکہ جائز ہے کہ غروب قیام تک  
 جب پاسے افطار کرے لیکن بعد زوال آفتاب افطار کرنا مکروہ و بدوہان  
 میں کہ بیکسی نے دعوت نکی ہو پس اگر کوئی مومن دعوت کرے نہ طرف

طعام کے تو اس وقت روزہ سنتی کا افطار کرنا افضل ہے اگرچہ دن کم باقی ہو  
 بلکہ اولیٰ یہ ہے کہ جب وہ دعوت کرے طرف طعام کے تو اس سے اطہار کرے  
 روزے کا نکرے اور صوم کو افطار کرے ایسے کہ اگر اطہار کر کے افطار کرے  
 تو اس کو ثواب دس روزوں کا ملے گا اور اگر بدون اطہار افطار کرے تو برس  
 دن کے روزوں کا ثواب حاصل ہوگا انشاء اللہ اور بعض روایات میں وارد ہوا  
 کہ ہر آئینہ روزہ افطار کرنا تیرا خانہ براور مومن میں بہتر ہے شتر روزے یا نوے  
 روزوں سے مسئلہ چہارم ماہ رمضان کا روزہ ترک کرنا یا بعد شروع کے  
 اس کا فاسد کرنا عمدہ بدون عذر شرعی جائز نہیں ہے پس اگر ترک کرے یا  
 انسا تو حاکم شرع اس کو تعزیر کرے گا اور اگر دوسری مرتبہ بھر ترک کرے تو پھر  
 حاکم شرع تعزیر کرے گا اور اسی طرح مرتبہ ثالث میں اور جب چوتھی مرتبہ ترک  
 کرے تو وہ کافر ہوگا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ الْجَلِيلِ وَهُوَ  
 نَیْسَاءُ إِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 مَلِی اللہ علی خاتم النبیین وَاھْلِ بَیْتِ الطَّاهِرین

بیچ بست و نهم ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۰۳۵ ہجری مطابق تاریخ ۲۵  
 بنوری سنہ ۱۸۸۸ء بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج باہتمام  
 رن دیاگو مونسین، سید عابد علی مالک مطبع طبع شد













